شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کی اہمیت وافادیت، مختصر وضاحت اور مدنی بہاروں پر مشتمل مدنی گلدستہ

شرحِ شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ

مع

عطاریوں کی 47 مدنی بہاریں

پیشکش: مجلس المدینة العلمیة (دعوتِ اسلامی)
شعبۂ اصلاحی کتب

مکتبۃ المدینہ
SC1286

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ کی اہمیت واَفادیت، مختصروضاحت اور
مدنی بہاروں پر مشتمل مَدَنی گلدستہ

شرحِ شجرۂ قادِریہ رضویہ عطّاریہ

مع

عطّاریوں کی 47 مَدَنی بہاریں

پیش کش
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر
مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: شرحِ شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ
پیش کش: شعبۂ اصلاحی کتب (اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)
سِنِ طَباعت: ٨ ربیعُ الغوث ١٤٢٩ھ، 15 اپریل 2008ء
ناشِر: مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ٨ ربیع الثانی ١٤٢٩ھ
حوالہ: ١٥٤

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید المرسلین وعلی الہ واصحا بہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"شرحِ شجرۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پرمجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرثانی کی کوشش کی گئی ہے۔مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پرنہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

15 - 04 - 2008

E.mail:ilmia26@yahoo.com
www.dawateislami.net Ph:4921389-90-91 Ext:1268

مَدَنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
اِس کتاب کو پڑھنے کی 25 نیّتیں	6
دُرود شریف کی فضیلت	9
انمول نعمت	9
بُرے خاتمے سے امان	11
ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ	12
حکمِ قرآنی	13
بیعت کی 4 شرائط	14
فیضانِ امیرِ اہلسنّت	14
سلسلہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ	16
مدنی مشورہ	17
شجرہ عالیہ کے اشعار کس نے لکھے؟	18
دعائیہ اشعار کی ایک خوبی	19
وسیلہ ڈھونڈو	21
بینائی واپس آگئی	21
بارش کی دُعا	22
شجرہ عالیہ پڑھنے کی برکتیں	23
دعا مؤمن کا ہتھیار ہے	24
دُعا دافعِ بلا ہے	24
دُعا کے تین فائدے	24
شجرہ پڑھنے کے بعد ایصالِ ثواب کا طریقہ	25
درودِ غوثیہ	26
شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کے 4 فوائد	26
شجرہ قادریہ کی بارگاہ رسالت میں مقبولیت	30
شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ	32
ے یاالٰہی رحم فرما مصطفٰی کے واسطے	34

عنوان	صفحہ نمبر
رحمۃٌ للعٰلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم	36
ے مشکلیں حل کر شہِ مشکل کُشا کے واسطے	40
حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ	41
بخشش ہوگئی	43
حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ	45
کنویں کا پانی اُبل پڑا	49
ے سیّدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے	50
امام زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ	51
اونٹنی سُدھر گئی	54
امام محمد باقر رضی اللہ تعالٰی عنہ	54
غضب ناک شیر	56
ے صدقِ صادق کا تصدُّق صادق الاسلام کر	57
امام جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ	58
خلیفہ پر دبدبہ طاری ہوگیا	60
امام موسٰی کاظم رضی اللہ تعالٰی عنہ	61
شیر کی تصویر کو زندہ فرمادیا	62
امام علی رضا رضی اللہ تعالٰی عنہ	63
تیز ہوا نے تعظیم پیش کی	64
ے بہرِ معروف و سری معروف دے بے خود سری	66
حضرت معروف کرخی علیہ رحمۃ القوی	67
چہرے کا نشان	69
حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ القوی	70
شرابی کو نمازی بنادیا	71

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
حضرت جُنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	72	؎ بہرِ ابراہیم مجھ پر نارِ غم گلزار کر	96
کامل مرید	73	حضرت ابراھیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	97
؎ بہرِ شبلی شیرِ حق دنیا کے کتوں سے بچا	75	حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	98
حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	76	؎ خانۂ دل کو ضیاء دے روئے ایماں کو جمال	99
عیسائی طبیب مسلمان ہوگیا	77	حضرت قاضی ضیاء الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	100
حضرت عبدالواحد تمیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	78	حضرت شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	101
؎ بُوالفرح کا صدقہ کر غم کو فَرَح، دے حُسن وسَعد	78	؎ دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے	101
حضرت شیخ محمد یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	80	حضرت شیخ فتح محمد کالپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	102
حضرت علی بن احمد ہکاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	80	بدکار کو نیکوکار بنادیا	103
حضرت مبارک مخزومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	81	حضرت سیّد احمد کالپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	104
؎ قادری کر، قادری رکھ، قادریوں میں اٹھا	82	حضرت سیّد فضل اللہ کالپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	106
غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	83	؎ دین و دنیا کے مجھے برکات دے برکات سے	107
عذابِ قبر دور ہوگیا	86	حضرت برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	108
عصا مبارک چراغ کی طرح روشن ہوگیا	87	؎ حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لئے	109
؎ اَحسَنَ اللّٰہُ لَھُم رِزقًا سے دے رِزقِ حَسَن	88	حضرت آلِ محمد مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	111
حضرت عبدالرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	89	حضرت شاہ حمزہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	111
؎ نصرِ اَبی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ	89	؎ دل کو اچھا، تن کو ستھرا، جان کو پُرنور کر	113
حضرت عبداللہ نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	91	حضرت اچھے میاں مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	114
حضرت محمد بن صالح رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	92	برص زدہ اچھا ہوگیا	114
؎ طُورِ عرفان وعُلُوّ وحمد وحُسنیٰ وبَہا	92	تین بیٹوں کی بشارت	115
حضرت شیخ علی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	93	؎ دو جہاں میں خادمِ آلِ رسول اللہ کر	116
حضرت میر سیّد موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	94	حضرت آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	116
حضرت شیخ حسن بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	95	؎ کر عطا احمد رضائے احمدِ مرسَل مجھے	118
حضرت احمد جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	95	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	119
حضرت بہاؤ الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	96	؎ پُرضیاء کر میرا چہرہ حشر میں اے کبریا	129

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت ضیاء الدین مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	130
ے اَحیِنا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنیا سَلامٌ بالسلام	134
ے عشقِ احمد میں عطا کر چشمِ تر سوزِ جگر	136
امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ	135
امیر اہلسنت کا تاریخی کارنامہ	142
پیدائشی نابینا کی آنکھیں روشن ہوگئیں	149
سبز عمامے والے بزرگ	153
ے صدقہ ان اَعیاں کا دے چھ عین، عزّ وعلم و عمل	155
عطاریوں کی مدنی بہاریں	
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مرحبا	156
نزع کی سختیاں آسان ہوگئیں	158
قبر میں راحتیں نصیب ہوئیں	159
بغیر آپریشن پتھری سے نجات مل گئی	160
کھوئی ہوئی رقم واپس مل گئی	161
سر کا درد جاتا رہا	162
گھریلو جھگڑے ختم ہوگئے	163
مقدمہ بازی سے جان چھوٹ گئی	164
شادی کی تیاریاں مکمل ہوگئیں	165
مکان مل گیا	166
مسجد دوبارہ آباد ہوگئی	167
جن بھاگ کھڑا ہوا	168
صحت یابی مل گئی	169
دم توڑتے مریض کو شفا	170
اجتماع میں شریک ہوگئے	172
گردے کا درد جاتا رہا	173
ویزے مل گئے	175
بھائی کی شادی ہوگئی	176
چڑیلوں سے جان چھوٹ گئی	177
مسئلہ حل ہوگیا	178

عنوان	صفحہ نمبر
ہڈی ٹوٹنے سے محفوظ رہی	179
مالی طور پر خوشحال ہوگئے	180
کتّے بھاگ گئے	181
پوشیدہ بیماری دور ہوگئی	182
طویل پریشانی سے نجات مل گئی	182
سبق یاد ہوجاتا ہے	184
مدنی ماحول میں استقامت مل گئی	184
لاکھوں کا کاروبار واپس مل گیا	186
ذہنی پریشانی سے نجات مل گئی	186
تنخواہ بڑھ گئی	188
کھوئی ہوئی چابی مل گئی	189
دل نیکیوں کی طرف مائل ہوگیا	191
دل ستھرا ہوگیا	191
گھریلو مسائل حل ہوگئے	192
مدنی منّی صحت یاب ہوگئی	193
خوفناک بلا	195
ہوش میں آگئیں	198
گھریلو پریشانیاں دور ہوگئیں	199
سینے کی تکلیف دور ہوگئی	200
اثرات ختم ہوگئے	201
خوفناک خواب	201
پُراسرار بچی	202
ڈرنا چھوڑ دیا	203
مدنی منے نے رونا چھوڑ دیا	204
T.V خریدنے سے باز آگئے	205
ڈر سے نجات مل گئی	206
سکون کی نیند سویا	207
میں فنکار تھا	211
روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام	214
تواریخ اعراس و مدفن شریف	216

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

''دوجہاں میں خادمِ آلِ رسولُ اللہ کر'' کے پچیس مقدس حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ''25 نیّتیں''

فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** ٥ مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حَمْد و ﴿۲﴾ صلٰوۃ اور ﴿۳﴾ تعوُّذ و ﴿۴﴾ تَسمِیَہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا)۔ ﴿۵﴾ رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾ حَتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضُو اور ﴿۷﴾ قِبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ''اللہ'' کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ''سرکار'' کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم پڑھوں گا۔ ﴿۱۲، ۱۳﴾ شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھنے کا معمول بناؤں گا۔ ﴿۱۴﴾ اس روایت ''عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ'' یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رَحمت نازل ہوتی ہے۔'' (حِلیۃُ الاولیاء، حدیث ۱۰۷۵۰، ج ۷،

ص۳۳۵) پرعمل کرتے ہوئے ذکرِ صالحین کی بَرَکتیں لُوٹوں گا ﴿۱۵﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) عِندَ الضَّرورت خاص خاص مقامات پر انڈر لائن کروں گا۔ ﴿۱۶﴾ (اپنے ذاتی نسخے پر) ''یادداشت'' والے صفحہ پرضَروری نِکات لکھوں گا۔ ﴿۱۷﴾ کتاب مکمل پڑھنے کیلئے روزانہ چند صفحات پڑھ کرعلمِ دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا۔ ﴿۱۸﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿۱۹،۲۰﴾ اس حدیثِ پاک ''**تَهَادَوْا تَحَابُّوْا**'' ایک دوسرے کوتحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔'' ﴿مؤطا امام مالک، ج۲،ص۴۰۷، رقم:۱۷۳۱﴾ پرعمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کوتحفۃً دوں گا۔ ﴿۲۱﴾ اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا ﴿۲۲﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غلطی ملی تو ناشرین کوتحریری طور پرمُطَّلع کروں گا (ناشِرین ومصنّف وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا) ﴿۲۳﴾ ہرسال ایک بار یہ کِتاب پوری پڑھا کروں گا۔ ﴿۲۴﴾ جو نہیں جانتے انہیں سِکھاؤں گا۔ ﴿۲۵﴾ مشائخِ کِرام قُدِّسَ سِرُّھُم کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اچھی اچھی **نیّتوں** سے متعلق رَہنمائی کیلئے، **امیرِ اہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کا سنّتوں بھرا بیان ''**نیّت کا پھل**'' اور نیتوں سے متعلق آپ کے مُرتّب کردہ **کارڈ** اور **پمفلٹ** **مکتبۃ المدینہ** کی کسی بھی شاخ سے ھدیّۃً حاصِل فرمائیں۔

پہلے اسے پڑھ لیجئے

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے ادارے ''**المدینة العلمیة**'' کی تادمِ تحریر تقریباً 119 کتب (بشمول مختصر رسائل) **مکتبة المدینہ** سے شائع ہو کر علماء وعوام سے دادِ تحسین پا چکی ہیں۔طویل عرصے سے دامنِ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ **عطّاری** اسلامی بھائیوں کی طرف سے اصرار تھا کہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کی شرح وفوائد پر مشتمل کوئی کتاب شائع کی جائے۔چنانچہ اسی موضوع پر ایک کتاب بنام ''**شرحِ شجرہ قادریہ** رضویہ عطّاریہ'' شائع کی جارہی ہے۔ یہ کتاب **3 اَبواب** پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں **شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ** کی اہمیت وافادیت کا بیان ہے،دوسرے باب میں شجرہ شریف کے دعائیہ اشعار کی مختصر **وضاحت** اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے **مشائخ کرام** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا مختصر تعارُف پیش کیا گیا ہے، تیسرے باب میں **شجرہ** عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کی 47 منتخب **بہاریں** (حکایات) درج کی گئی ہیں۔

اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں کو پڑھنے کی ترغیب دے کر ثوابِ جاریہ کے مستحق بنئے۔ **اللہ** تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش**'' کرنے کے لئے **مدنی انعامات** پر عمل اور **مدنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینة العلمیة** کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

شعبہ اصلاحی کتب (مجلس المدینة العلمیة)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

﴿پہلا باب﴾

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ تَقَرُّب نشان ہے: ''جس نے مجھ پر سومرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔

(مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۲۵۳، حدیث ۱۷۲۹۸، دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب !　　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَنمول نعمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں ایمان جیسی اَنمول نعمت عطا فرمائی۔ ہم اپنی قیمتی دنیاوی اشیاء کو عموماً بڑی حفاظت سے رکھتے ہیں کہ کوئی اسے چُرا نہ لے تو اس اَنمول نعمت (یعنی ایمان) کی حفاظت کی فکر تو ہمیں دُنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہونی چاہیے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے تھے: ''**خدا کی قسم!** کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہوسکتا کہ مرتے وقت اس کا **اسلام** باقی رہے گا یا نہیں!''

(کیمائے سعادت ج ۲ ص ۸۲۵ انتشارات گنجینہ تہران)

امامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، مجدِدِ دین وملت **اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضاخان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کا ارشاد ہے: عُلَمائے **کرام فرماتے** ہیں جس کو (زندگی میں) سلْبِ ایمان کا خوف نہیں ہوتا، نَزْع کے وقت اُس کا ایمان سلْب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے۔

(الملفوظ حصہ ۴، ص ۳۹۰، مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہے اُس کی خفیہ تدبیر کو کوئی نہیں جانتا، کسی کو بھی اپنے علم یا عبادت پر ناز نہیں کرنا چاہئے۔ شیطان نے **ہزاروں سال عبادت** کی، اپنی رِیاضت اور علمیّت کے سبب **مُعَلِّمُ المَلَکُوت** یعنی فرشتوں کا اُستاذ بن گیا تھا لیکن اس بدبخت کو تکبُّر لے ڈوبا اور وہ کافر ہوگیا۔ اب بندوں کو بہکانے کیلئے وہ پورا زور لگاتا ہے، زندَگی بھر تو وسوسے ڈالتا ہی رَہتا ہے مگر مرتے وقت پوری طاقت صَرف کردیتا ہے کہ کسی طرح بندے کا **بُرا خاتمہ** ہو جائے۔ چُنانچِہ روحُ البیان جلد 10 صفحہ 315 میں ہے: ایکبار مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دربار میں شیطان مکّار روپ بدل کر ہاتھ میں **پانی کی بوتل** لئے حاضِر ہوا اور عرض کی: میں لوگوں کو نَزع کے وَقت یہ بوتل **ایمان** کے بدلے فروخت کیا کرتا ہوں۔ یہ سن کر آقائے نامدار، شفیعِ روزِ شمار، اُمّت کے غمخوار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اتنا روئے کہ **اہلبیت اطہار** بھی رونے لگے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے وحی بھیجی، **اے میرے محبوب!** آپ غم مت کیجئے! میں بحالتِ نزع اپنے

بندوں کو شیطان کے مکر سے بچاتا ہوں۔ (روح البیان ج ۱۰ ص ۳۱۵ کوئٹہ)

ہر اُمّتی کی فکر میں آقا ہیں مُضطَرِب
غمخوار والدین سے بڑھ کر حضور ہیں

صَلُّوا عَلَی الحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمارا کیا بنے گا؟

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حالِ زار پر کرم فرمائے، نَزع کے وَقت نہ جانے ہمارا کیا بنے گا! آہ! ہم نے بَہُت گناہ کر رکھے ہیں، نیکیاں نام کو نہیں ہیں، ہم دُعاء کرتے ہیں اے **اللّٰہ!** عَزَّوَجَلَّ نزع کے وقت ہمارے پاس شَیاطین نہ آئیں بلکہ رحمۃٌ لِّلعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کرم فرمائیں۔

نَزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یا ربّ

بُرے خاتمے سے اَمان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا فرمانِ عالی ہے: **بُرے خاتمے** سے **اَمن** چاہتے ہو تو اپنی ساری زندگی **اللّٰہُ رَبُّ الْعِزَّت** عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں بسر کرو اور ہر ہر گناہ سے بچو، ضَروری ہے کہ تم پر عارِفین جیسا خوف غالِب رہے حتّٰی کہ اس کے سبب تمہارا **رونا دھونا** طویل ہو جائے اور تم ہمیشہ **غمگین** رہو۔ آگے چل کر **مزید فرماتے ہیں: تمہیں اچھے خاتمے** کی تیاری میں مشغول رہنا چاہئے۔ ہمیشہ ذِکرُ اللہ میں لگے رہو، دل سے دنیا کی مَحبَّت

نکالدو، گناہوں سے اپنے اَعضاء بلکہ دل کی بھی حفاظت کرو، جس قدر ممکن ہو بُرے لوگوں کو دیکھنے سے بھی بچو کہ اِس سے بھی دل پر اثر پڑتا ہے اور تمہارا ذِہن اُس طرف مائل ہوسکتا ہے۔ (احیاء العلوم ج٤ ص ٢١٩۔٢٢١ مُلخصاً دار صادر بیروت)

مسلماں ہے عطّارؔ تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یا الٰہی

(ماخوذ از رسالہ "برے خاتمے کے اسباب")

مدینہ: ایمان کی حفاظت کا مزید جذبہ پانے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دامت برکاتہم العالیہ کے رسالہ **"برے خاتمے کے اسباب"** مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے اور آپ دامت برکاتہم العالیہ ہی کا VCD بیان **"ایمان کی سلامتی"** دیکھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک اعمال پر استقامت کے ساتھ ساتھ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی **"مرشدِ کامل"** سے **بیعت** ہو جانا بھی ہے۔ امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کی نزع کا جب وقت قریب آیا تو شیطان آیا اور ان کا ایمان سلب کرنے کی بھرپور کوشش کی (کیونکہ شیطان اس وقت ہر مسلمان کا ایمان برباد کرنے کی کوشش کرتا ہے)۔ اُس نے پوچھا: اے رازی! تم نے ساری عمر مناظروں میں گزاری ذرا یہ تو بتاؤ تمہارے پاس خدا کے ایک ہونے پر کیا دلیل ہے؟ آپ نے ایک دلیل دی۔ وہ خبیث چونکہ مُعَلِّمُ المَلَکوت رہ چکا تھا۔ اس نے وہ دلیل اپنے علمِ

باطل کے زور سے (اپنے زُعْمِ فاسد میں) توڑ دی۔ آپ نے دوسری دلیل دی، اس نے وہ بھی (اپنے زُعْمِ فاسد میں) توڑ دی، یہاں تک کہ آپ نے 360 دلیلیں قائم کیں اور اس نے وہ سب (اپنے زُعْمِ فاسد میں) توڑ دیں۔ اب آپ سخت پریشان ہوئے۔ شیطان نے کہا، اب بول خدا کو کیسے مانتا ہے؟ آپ کے پیر حضرت نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے میلوں دور کسی مقام پر وُضو فرماتے ہوئے چشمِ باطن سے یہ مناظرہ ملاحظہ فرما رہے تھے۔ آپ نے وہیں سے آواز دی: رازی! کہہ کیوں نہیں دیتے کہ میں نے خدا کو بغیر دلیل کے ایک مانا۔ امام رازی نے یہ کہا اور کلمۂ طیبہ پڑھ کر جان! جان آفرین کے سپُرد کر دی۔ (الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۳۸۹)

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

حکمِ قراٰنی

اللہ عزّوجلّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ نَدْعُوْ كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ج ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ (پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۱)

تفسیر **نورُ العرفان** میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس آیتِ مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں: ''اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیئے **شریعت** میں ''**تقلید**'' کر کے، اور **طریقت** میں ''**بَیْعَت**'' کر کے، تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔ اگر صالح امام نہ ہوگا تو اس کا امام شیطان ہوگا۔ اس آیت میں تقلید، بَیْعَت اور مُریدی سب کا ثبوت ہے۔''

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

بیعت کی 4 شرائط

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے کہ کسی کو اپنا پیر بنانے کے لئے 4 شرائط کا لحاظ انتہائی ضروری ہے۔ چنانچہ امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 603 پر پیر کی شرائط کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں:

(۱) صحیح العقیدہ سنّی ہو۔ (۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ (۳) فاسقِ مُعلِن نہ ہو (ایک بار گناہ کبیرہ کرنے والا یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر علی الاعلان کرے تو فاسقِ معلن ہے۔) (۴) اس کا سلسلۂ بیعت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم تک متّصل (یعنی ملا ہوا) ہو۔

مدینہ: بیعت اور طریقت کے متعلق تفصیلی معلومات کے لئے المدینۃ العلمیۃ کی پیش کردہ کتاب **''آدابِ مُرشِدِ کامل''** مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

فیضانِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر دور میں امّتِ محبوب علٰی صاحبہا الصلوۃ والتسلیم کو ایسی نابغہ روزگار ہستیاں عطا فرمائیں جنہوں نے نہ صرف خُود اَمْــــرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنے) کا مقدّس فریضہ بطریقِ احسن انجام دیا بلکہ مسلمانوں کو اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کا ذہن دیا۔ اُنہی میں ایک ہستی **شیخِ طریقت**، امیرِ اَہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادِری** رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ بھی ہیں جنہوں

نے آج سے تقریباً پچیس سال قبل ۱۴۰۱ھ بمطابق **1981**ء میں بابُ المدینہ کراچی میں تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کے مَدَنی کام کا آغاز اپنے چند رُفقاء کے ساتھ کیا۔**آپ** دامت برکاتہم العالیہ نے **اِس مَدَنی** تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' کے ذریعے **لاکھوں** مسلمانوں بالخصوص نوجوان اسلامی بھائیوں اور بہنوں کی زندگیوں میں **مَدَنی انقلاب** برپا کردیا،کئی بگڑے ہوئے نوجوان **توبہ** کر کے راہِ راست پر آگئے ، بے نمازی نہ صرف **نمازی** بلکہ نمازیں پڑھانے والے (یعنی اِمامِ مسجد) بن گئے ،ماں باپ سے نازیبا رویّہ اختیار کرنے والے **باادب** ہوگئے ،کفر کے اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو **نورِ اسلام** نصیب ہوا، یورپی ممالک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواہش مند **کعبۃُ الْمُشَرَّفہ وگنبدِ خضریٰ** کی زیارت کے لئے **بے قرار** رہنے لگے ،فکرِ آخرت کی مَدَنی سوچ کے **حامِل** بن گئے ، فُحش رَسائل وڈائجسٹ کے شائقین عُلمائے اَہلسنّت دامَتْ فُیُوضُہُم کے رسائل اور دیگر دینی کتب کا **مطالَعہ کرنے** لگے ،تفریح کی خاطر سفر کے عادی **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ راہِ خدا عزَّوَجلَّ میں سفر کرنے والے بن گئے اور ''کھاؤ، پیو اور جان بناؤ'' کے نعرے کو مقصدِ حیات سمجھنے والوں نے اس مَدَنی مقصد کو اپنا لیا کہ (ان شآء اللہ عزَّوَجلَّ) ''**مجھے اپنی اورساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**'' اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عزَّوَجلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام (تادمِ تحریر) دنیا کے کم وبیش **66** مُمالک میں پہنچ چکا ہے۔

اس عظیم الشان تحریک کے بانی حضرت علامہ **مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ خوفِ خداعزوجل وعشقِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم،

جذبۂ اتباعِ قرآن وسنّت ،جذبہ احیاءِ سنّت ،زہدوتقویٰ،عفو ودرگزر، صبروشکر، عاجزی وانکساری،سادگی،اخلاص،حسنِ اخلاق،جودوسخا،دنیا سے بے رغبتی،حفاظتِ ایمان کی فکر،فروغِ علمِ دین،خیرخواہیٔ مسلمین جیسی صفات میں یادگارِاسلاف ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **شیخِ طریقت امیرِ اَہلسنّت** بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ میں مُرید کرتے ہیں اورقادری سلسلے کی عظمت کے تو کیا کہنے کہ اس کے عظیم پیشوا حضور سیدنا غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قیامت تک کے لئے (بفضلِ خداعزَّوَجلَّ) اپنے مریدوں کے توبہ پر مرنے کے ضامن ہیں۔

(بهجة الاسرار،ص ۱۹۱،مطبوعة دارالكتب العلمية بيروت)

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے قطبِ مدینہ خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت سیدنا **ضیاء الدین** مدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے بیعت کی اور آپ علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے ہی خلیفہ حضرت مولانا عبدالسلام قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی سے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کوخلافت حاصل ہے۔آپ دامت برکاتہم العالیہ کو دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء ومشائخ دامت فیوضھم سے **خلافت** حاصل ہے،مثلاً شارِحِ بخاری،فقیہِ اعظم ہند **مفتی شریف الحق امجدی** علیہ رحمۃ اللہ الولی ،مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت **مفتی وقار الدین** قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی اور جانشین **سیدی قطبِ** مدینہ حضرت مولانا **فضل الرحمٰن**

صاحب اشرفی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اَسانید و اِجازات سے نوازا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی مشورہ

جو کسی کا مُرید نہ ہو اُسکی خدمت میں مَدَنی مشورہ ہے کہ اس زمانے کے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کے عظیم بزرگ شیخ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے وجودِ مسعود کو غنیمت جانتے ہوئے بلا تاخیر ان کا مُرید ہو جائے۔ یقیناً مُرید ہونے میں نقصان کا کوئی پہلو ہی نہیں، دونوں جہاں میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہی فائدہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشائخِ کرام کا یہ دستور رہا ہے کہ اپنے مُریدین وطالبین کو ایک **شجرہ** شریف بھی عطا فرماتے ہیں جس میں دیگر اوراد و وظائف کے ساتھ دعائیہ اشعار پر مشتمل شجرہ عالیہ بھی ہوتا ہے۔ ان اشعار میں سلسلۂ عالیہ کے تمام مشائخ کے نام اس ترتیب سے لکھے ہوتے ہیں کہ سلسلہ نبیِ کریم رؤف رحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم تک پہنچتا ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے بھی ایک بہت ہی پیارا رسالہ "**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**" مرتب فرمایا ہے۔ جس کے شروع میں **شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ** منظوم اشعار کی صورت میں موجود ہے (یہ

رسالہ مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے ھدیۃً حاصل کیا جاسکتا ہے)۔اسی رسالے میں گناہوں سے بچنے کیلئے ،کام اٹک جائے تو اس وقت،اور روزی میں بَرَکت کیلئے کیا کیا پڑھنا چاہیے، نیز جادوٹونے سے حفاظت کیلئے کیا کرنا چاہیے،اسی طرح کم وبیش 52 **''اَوراد ووظائف''** لکھے ہیں۔**اس کوصرف وہ ہی پڑھ سکتے ہیں**،جو **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے قادری رضوی عطاری سلسلے میں مُرید یا طالب ہوتے ہیں۔ان کے علاوہ کسی اور کو پڑھنے کی **اجازت نہیں**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شجرۂ عالیہ کے اشعار کس نے لکھے؟

شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کل 23 اشعار پر مشتمل ہے۔اس کے ابتدائی 18 اشعار اور مقطع (یعنی آخری شعر) امامِ اَہلسنّت،اعلیٰ حضرت علامہ مولانا **الشاہ امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کا کلام ہے۔ملک العلماء مولانا **محمد ظفرالدین** بہاری علیہ رحمۃ اللہ الباری **حیات اعلیٰ حضرت** جلد 3 صفحہ 54 پر لکھتے ہیں:''ہم لوگ متوسلین بارگاہِ رضویہ،**اعلیٰ حضرت** قدس سرہ العزیز کی حیات میں تو اسی طرح پڑھا کرتے تھے جیسے اعلیٰ حضرت نے نظم فرمایا اور اس کتاب (یعنی حیاتِ اعلیٰ حضرت) میں درج ہے اور مقطع (یعنی آخری شعر) کا یہ مطلب لیتے تھے کہ خداوندا (یعنی اے خداعزوجل) ببرکتِ پیرومُرشِد برحق حضرت **مولانا احمد رضا خان** صاحب ہم لوگوں کو چھ عین؛عز،علم،عمل،عفو،عرفاں،عافیت عطا فرما۔جب ۲۵ صفر روزِ جمعہ مبارکہ ۱۳۴۰ھ میں اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کا وصال ہوا اور حضرت حجۃ الاسلام

مولانا شاہ **حامد رضا خان** صاحب خلف اکبر (یعنی بڑے بیٹے) **اعلیٰ حضرت** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے جانشین ہوئے تو ایک شعر (یعنی انیسواں) انہوں نے **اعلیٰ حضرت** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کے نامِ نامی کا اضافہ فرمایا:

کر عطا احمد رضائے احمدِ مُرسل مجھے
میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

اور مقطع میں بجائے "**احمد رضا**"، "**اِس بےنوا**" بنادیا اور اس کو اس طرح پڑھنے لگے:

صَدْقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عین، عِزّ، عِلم وعَمل
عَفْو وعرفاں، عافیت، اِس بے نوا کے واسِطے

(حیاتِ اعلیٰ حضرت ج سوم، ص۵۴تا۵۶)

(مدینہ: یہاں لفظ "واسطے"، "کے لئے" کے معنی میں ہے)

جبکہ یہ اشعار (یعنی ۲۰واں اور ۲۲واں) **عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ہیں:

پُر ضیاء کر میرا چہرہ حَشْر میں اے کبریا (عَزَّوَجَلَّ)
شہْ ضیاءُ الدین پیرِ باصَفا کے واسِطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اور......

عشقِ اَحمد میں عطا کر چشمِ تَر سوزِ جگر
یاخُدا اِلیاس کو اَحمد رضا کے واسِطے

۲۱واں شعر ''اَحیِنَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنیَا الخ'' کے بارے میں حتمی طور پر معلوم نہ ہوسکا کہ کس کا ہے۔واللہ تعالٰی اعلم بالصواب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دعائیہ اشعار کی ایک خوبی

اِن دعائیہ اشعار کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ مصرع میں جہاں کسی بُزُرگ کے نامِ مبارک یا ان کے مشہور وَصف کو ذکر کرتے ہوئے وسیلہ بنا کر بارگاہِ الٰہی میں **دعا** مانگی گئی ہے وہیں اس نام کے الفاظ کی مناسبت سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے **نعمت** طلب کی گئی ہے اور کہیں نام مبارک کے معنی کے اعتبار سے **مراد** مانگی گئی ہے جیسے **مشکلیں حل کر ''شہ مُشکل کُشا'' کے واسِطے** ۔اس مصرع میں مولا علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کے مشہور ومعروف وَصف **''مُشکل کُشا''** کو ذکر کر کے اللہ تعالٰی سے مشکلیں آسان ہونے کی دعا کی گئی اور ساتھ ساتھ **''مُشکل کُشا''** اور ''مشکلیں'' کے الفاظ میں استعمال ہونے والے حُروف (ش،ک،ل) میں یہ مناسبت ہے کہ ان کے معنی ایک ہیں اور کبھی صرف الفاظ کے لحاظ سے مناسبت یوں پائی گئی جیسے **''کربلائیں رَدّ ''شہیدِ کربلا کے واسِطے''** اس مصرعہ میں **''کربلائیں رَدّ''** کا معنی کچھ، اور **''کربلا''** کا کچھ اور ہے، یہاں شہید کربلا کا واسطہ دے کر بلاؤں سے حفاظت طلب کرنے میں معنوی مناسبت نہیں بلکہ لفظی مناسبت اس لطیف انداز میں ہے کہ دونوں کلموں میں **''کربلا''** کی شکل بن گئی ہے **حالانکہ دونوں کے معنی مختلف ہیں۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وسیلہ ڈھونڈو

شجرہ عالیہ کے ہر شعر میں کسی نہ کسی بزرگ کا وسیلہ پیش کیا گیا ہے اور وسیلہ اختیار کرنے کا حکم خُود ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے چنانچہ **سورۃُ المآئدہ** کی آیت نمبر **35** میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (پ۶، المائدہ: ۳۵)

ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔

مُتَعَدَّد احادیثِ مبارکہ میں اس بات کا واضح ثُبوت موجود ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اَنبیاءِ اَولیاء کا وسیلہ پیش کرنا دعاؤں کی قَبولیت کا آسان ذریعہ ہے۔

بینائی واپس آگئی

حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنی نابینائی کی شکایت عرض کی، آپ نے ارشاد فرمایا: ''صبر کرو۔'' عرض کی: ''مجھے ہاتھ پکڑ کر چلانے والا کوئی نہیں ہے، جس کی وجہ سے مجھے مشقت کا سامنا ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''جا کر وُضو کرو اور دو رَکْعت نماز پڑھ کر یہ دعا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلٰی رَبِّيْ فَتُقْضٰی لِيْ حَاجَتِيْ

یعنی اے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے نبیِّ رَحمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے وسیلۂ جلیلہ سے تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں۔ **یارسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے۔

راوی (یعنی سیّدُ ناعثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم وہاں سے اٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ وہی صاحب دوبارہ وہاں آئے تو اُن کی بینائی اس طرح بحال ہوچکی تھی کہ گویا وہ کبھی نابینا ہی نہ تھے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ،ج۹، ص ۳۰، الحدیث ۸۳۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دُعا

حضرتِ سیّدُ نا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کے زمانۂ خلافت میں) لوگ قحط میں مبتلا ہوئے تو **حضرت عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کے وسیلے سے بارش کے لیے یوں دعا کی:** ''اَللّٰھُمَّ إنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ إلَیْکَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا، وَإنَّا نَتَوَسَّلُ إلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَا سْقِنَا

(ترجمہ:) اے ہمارے اللہ! ہم تجھ سے اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے وسیلے سے دعا مانگتے تھے تو تُو ہمیں بارش عطا فرماتا تھا، اب ہم اپنے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے چچا (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں ہمیں بارش عطا فرمادے۔'' راوی فرماتے ہیں: **پھر اس دعا کی بَرَکت سے انہیں بارش دی جاتی۔**

(صحیح البخاری، کتاب الاستسقاء، الحدیث ۱۰۱۰،ج۱/ص۳۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِمام مُوسیٰ کاظِم رضی اللہ عنہ کا وسیلہ

اپنے زمانے میں حنابلہ (یعنی فقہ حنبلی کے پیروکاروں) کے **شیخ امام خلاّل** رحمۃ اللہ علیہ

فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں **امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق** (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے مزار پر حاضر ہوکر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری مشکل کو آسان کر کے **میری مراد مجھے عطا فرما دیتا ہے۔**

(تاریخ بغداد، باب ماذکر فی مقابر بغداد الخصوصة بالعلماء والزهاد، ج ۱ ص ۱۳۳)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شجرۂ عالیہ پڑھنے کی برکتیں

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس شجرہ عالیہ کو پڑھنے کی بڑی برکتیں ہیں۔ جیسا کہ ابھی گزرا کہ یہ **شجرہ عالیہ** دراصل اپنے بزرگوں کے وسیلے سے مانگی جانے والی منظوم **دُعا** ہے اور **دُعا** مانگنا بڑی پیاری نعمت، عمدہ دولت اور بہت بڑی سعادت ہے۔ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں پانے اور دنیوی واُخروی مصائب ومشکلات کے حل کے لئے اس سے بڑھ کر **مؤثر ذریعہ** کوئی نہیں۔ قراٰن واحادیثِ مبارکہ میں جگہ جگہ دُعا مانگنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ چنانچہ پارہ 24 سورۂ مؤمن کی آیت 60 میں ارشادِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہے:

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ (پ ۲۴، المؤمن: ۶۰)

ترجمۂ کنزالایمان: مجھ سے دُعاء کرو میں قبول کروں گا۔

سورۂ بقرہ کی آیت 186 میں ارشادِ ربُّ العباد ہے:

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ (پ ۲، البقرة: ۱۸۶)

ترجمۂ کنزالایمان: میں دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں، جب وہ مجھے پکارے۔

دعا مؤمن کا ہتھیار ہے

خاتَمُ النَّبِیّین، صاحِبِ قراٰنِ مُبین ،محبوبِ ربُّ العٰلَمین، جنابِ صادِق وامین عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے ارشادفرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جوتمہیں تمہارے دشمن سے نَجات دے اورتمہارا رِزْق وسیع کردے، رات دن اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے رہو کہ دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔''

(مسند ابی یعلیٰ،مسند جابر بن عبداللہ، الحدیث۱۸۰٦،ج۲،ص۲۰۱)

دُعا دافِعِ بلا ہے

مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے: ''بَلا اُترتی ہے پھر دُعا اُس سے جاملتی ہے۔ پھر دونوں قیامت تک جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ یعنی دُعا اُس بلا کو اُترنے نہیں دیتی۔'' (المستدرک ،کتاب الدُعاء، باب الدُعاء ینفع ... الخ، الحدیث ۱۸۵٦، ج ۲، ص ۱٦۲)

دُعا کے تین فائدے

اللہ کے محبوب ،دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم فرماتے ہیں: دُعاء بندے کی ،تین باتوں سے خالی نہیں ہوتی ﴿۱﴾ یا اُس کا گُناہ بخشا جاتا ہے۔ یا ﴿۲﴾ اُسے فائِدہ حاصِل ہوتا ہے۔ یا ﴿۳﴾ اُس کے لئے آخرت میں بَھلائی جمع کی جاتی ہے کہ جب بندہ آخرت میں اپنی دُعاؤں کا ثواب دیکھے گا جو دُنیا میں مُسْتَجاب (یعنی مقبول) نہ ہوئی تھیں تمنّا کرے

گا، کاش! دُنیا میں میری کوئی **دُعاء** قبول نہ ہوتی اور سب یہیں (یعنی آخرت) کے واسِطے جمع ہو جاتیں۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرھِیب ج۲ ص۳۱۵)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **دُعا** رائِگاں تو جاتی ہی نہیں۔ اِس کا دُنیا میں اگر اثر ظاہِر نہ بھی ہو تو آخِرت میں اَجْر وثواب مِل ہی جائے گا۔ لہٰذا **دُعا** میں سُستی کرنا مُناسِب نہیں۔ اس لئے ہمیں چاہئیے کہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ **شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ** کے دعائیہ اشعار کو **روزانہ** کم از کم ایک بار ضرور پڑھ لیا کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شجرہ پڑھنے کے بعد ایصال ثواب کا طریقہ

ہر روز بعد نماز فجر ایک بار''**شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ**'' پڑھ لیا کریں۔ اس کے بعد''دُرُودِ غوثیہ'' سات بار، ''اَلْحَمْد شریف'' ایک بار''آیت الکرسی'' ایک بار''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ شریف'' سات بار، پھر ''دُرُودِ غوثیہ'' تین بار پڑھ کر اس کا ثواب **بارگاہ رسالتمآب** (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) میں نذر کر کے تمام **انبیاء** علیہم السلام، **صحابۂ کرام** اور **اولیائے عظام** رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ارواح طیبہ کی نذر کریں جن کے ہاتھ پر **بیعت** کی ہے وہ زندہ ہوں تب بھی ان کا نام شامل فاتحہ کر لیا کریں کہ جیتے جی بھی ایصال ثواب ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا صالح ابن درہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت میں آتا ہے کہ وہ فرماتے ہیں، ہم حج کرنے

جارہے تھے کہ ایک شخص ملاتو اس نے کہا، کیا تم سے کوئی قریب بستی ہے جسے ''اُبُلّہ'' کہا جاتا ہے۔ہم نے کہا، ہاں (یہ سن کر) اس شخص نے کہا تم میں کون اس کا ضامن بنتا ہے کہ ''مسجد عشّار'' میں میرے لئے دو یا چار رکعتیں پڑھ دے اور کہہ دے کہ یہ نماز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے (ایصالِ ثواب) کیلئے ہے۔ الخ (کہنے والے خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے) (مشکوٰۃ کتاب الفتن ۔ باب الملاحم، ص٤٦٨) اور ساتھ ہی دعائے درازیٔ عمر بالخیر بھی کریں۔ (شجرہ قادریہ عطّاریہ رضویہ عطّاریہ، ص١٧)

دُرُود غوثیہ

اَللّٰھُمّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شجرہ عالیہ پڑھنے کا معمول بنانے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ دعا مانگنے کے ساتھ ساتھ ہمیں دیگر **فوائد** بھی حاصل ہونگے۔

''شَجَرَہ'' کے چار حُروف کی نسبت سے ''شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ'' پڑھنے کے4 فوائد

اعلٰی حضرت امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 26 صفحہ 590 پر لکھتے ہیں: ''شجرہ **حضور** سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک بندے کے اِتصال (یعنی سلسلہ کے ملنے) کی سند ہے جس طرح حدیث کی

اسنادیں۔" مزید لکھتے ہیں: شجرہ خوانی سے (یعنی شجرہ پڑھنے کے) **متعدد فوائد** ہیں:

(قوسین ﴿ ﴾ میں دیئے گئے الفاظ ادارے کی طرف سے تسہیل و وضاحت کی کوشش ہے۔)

اوّل: رسولُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **تک اپنے اتصال** (یعنی سلسلہ کے ملنے) **کی سند کا حفظ۔**

﴿**یعنی** شجرہ عالیہ بار بار پڑھنے سے نبی مکرّم، نُورِ مجسم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تک اپنے (سلسلۂ طریقت کے) اِتّصال (یعنی ملنے) کی سَنَد یاد ہو جاتی ہے، جو یقیناً سعادت ہے۔ کیونکہ جب مرید کو یہ یاد رہے گا کہ میں نے جس مرشِد کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے، اُن کا سلسلہ اِن مشائخِ عِظام سے ہوتا ہوا نبیِ کریم رؤف رحیم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تک پہنچتا ہے، تو اس کے دل میں "اپنے مشائخ" کی محبت مزید بڑھے گی اور صالحین سے محبت اُخروی نعمتوں کے حُصول کا ذریعہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے: **اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ** یعنی آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب الادب، الحدیث ٦١٦٨، ج٤، ص١٤٧)﴾

دُوُم: صالحین (یعنی نیک بندوں) **کا ذکر کہ مُوجِب نُزُولِ رحمت** (یعنی رَحمت کے نازل ہونے کا سبب) **ہے۔**

﴿**یعنی** شجرہ شریف پڑھنے سے صالحین کا ذکر نصیب ہوتا ہے اور ذکرِ صالحین رَحمت کے نازل ہونے کا سبب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "نیک لوگوں کا ذکر گناہوں کے لئے کفّارہ ہے۔" (کشف الخفاء، الحدیث ١٣٤٣، ج١، ص٣٧١) **ایک اور**

روایت میں ہے کہ نیک لوگوں کے تذکرے کے وقت (اللہ تعالیٰ) کی رَحمت نازل ہوتی ہے۔(کشف الخفاء، ج ۲،ص ٦٥)

عارِف باللہ سَیِّد عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل میں فرماتے ہیں مشائِخِ کرام رحمھم اللہ کا ذکر سچے مریدوں کے ایمان کو تازہ کرتا ہے اور ان کے واقعات، مریدین کے ایمان پر تجلیاں ڈالتے ہیں۔(سبع سنابل،ص۵۷) شَیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ اخبارالاخیار کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کا تذکرہ باعثِ رَحمت،قُربِ الٰہی ہے۔(اخبارالاخیار،ص٦)﴾

سُوم: **نام بنام اپنے آقایانِ نعمت** (یعنی سلسلے کے مشائخ کرام رحمھم اللہ) کو **ایصال ثواب کہ ان کی بارگاہ سے موجبِ نظرِعنایت** (یعنی نظر کرم ہونے کا سبب) ہے۔

﴿یعنی نام بنام اپنے سلسلے کے مشائخ کرام رحمھم اللہ کوایصالِ ثواب کا موقع ملتا ہے اور یہ ان کی بارگاہ سے نظر کرم ہونے کا سبب ہے۔ چنانچہ جب مرید شجرۂ عالیہ پابندی سے پڑھتا ہے۔اورسلسلے کے بُزرگوں کی ارواحِ مقدسہ کوایصالِ ثواب بھی کرتا ہے۔تو اس سے ان بزُرگوں کی ارواحِ مقدسہ خوش ہوتی ہیں ۔ اور ایصال ثواب کرنے والے مرید پرخُصوصی نظرِعنایت کی جاتی ہے۔جس سے مرید کو دینی ودنیوی بیشمار برَکتیں حاصل ہوتی ہیں۔﴾

چھارم: **جب یہ** (یعنی شَجَرہ عالیہ پڑھنے والا) **اوقاتِ سلامت** (یعنی راحت)

میں ان کا (یعنی اپنے سلسلے کے مشائخ کرام رحمھم اللہ کا) **نام لیوا رہے گا۔تو وہ اوقاتِ مصیبت** (یعنی کسی بھی پریشانی اور مشکل کے وقت) **میں اسکے دستگیر ہونگے** (یعنی اسکی مدد فرمائیں گے)۔ **رسول اللہ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم **فرماتے ہیں: تعرّف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ.** رواہ ابو القاسم بن بشران فی امالیہ عن ابی ھریرۃ وغیرہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھم بسند حسن . **تُو خوشحالی میں اللہ تعالیٰ کو پہچان وہ مصیبت میں تجھ پر نظرِ کرم فرمائے گا۔** اس کو ابوالقاسم بن بشران نے امالی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اسی کے غیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔(الجامع الصغیر مع فیض القدیر ، حرف التاء ، رقم ۳۳۱۷ ، ج۳ ص ۳۳۱)

واللہ تعالیٰ اعلم

﴿یعنی جب شجرہ عالیہ پڑھنے والا خوشحالی میں اپنے سلسلے کے مشائخ کرام رحمھم اللہ کا نام لیوا رہے گا۔تو وہ اوقاتِ مصیبت میں (یعنی کسی بھی پریشانی اور مشکل کے وقت) اسکے دستگیر ہونگے (یعنی اسکی مدد فرمائیں گے)۔ان شاء اللہ عزَّوَجلَّ﴾

(فتاوٰی رضویہ، جلد۲۶،ص۵۹۰،۵۹۱)

مزید یہ کہ شَجَرہ شریف میں دیئے ہوئے **''اَورادووظائف''** اور مخصوص ہدایات پڑھنے سے مرید کو اپنا وہ عہد بھی یاد رہے گا، جو اس نے مرشدِ کامل کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر کیا تھا، نیز اَورادووظائف پڑھنے کی بھی ان شاء اللہ عزَّوَجلَّ برکتیں حاصل ہوں گی۔

شجرۂ قادریہ کی بارگاہِ رسالت میں مقبولیت

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے ملیر ہالٹ کے ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: ۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ کی بات ہے، عالمی مَدَنی مرکز **فیضان مدینہ** باب المدینہ کراچی میں **اجتماعی اعتکاف** کے پرکیف مناظر تھے اور نمازِ فجر کے بعد معتکفین اسلامی بھائی شیخ طریقت **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے **دیدار** کی برکتیں لُوٹ رہے تھے۔ **اعتکاف** کے جدول کے مطابق **شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ** پڑھا جانے لگا تو میں پہلی صف میں آ کر بیٹھ گیا۔ سب اسلامی بھائی مل کر بلند آواز سے شجرہ عالیۂ قادریہ رضویہ کے منظوم دعائیہ اشعار پڑھ رہے تھے جب **سرکارِ مدینہ** سُرورِقلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ذکر مبارک آیا تو میں نے اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے۔ یکا یک مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی، سر کی آنکھیں کیا بند ہوئیں میرے دل کی آنکھیں کھل گئیں۔ میں نے دیکھا کہ **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ہمراہ شجرۂ شریف پڑھنے والے تمام اسلامی بھائی **سنہری جالیوں** کے روبرو حاضر ہیں۔ ہمارے مَدَنی آقا، دوعالم کے داتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم وہاں اپنے عشاق کو شربتِ دیدار پلا رہے ہیں۔ حاضرین شجرۂ عالیہ کے **دُعائیہ اشعار** پڑھ رہے تھے اور ہمارے **میٹھے میٹھے آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے دست پرانوار بلند کئے ان دعائیہ اشعار پر **اٰمین** فرما رہے تھے۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُعا کا ایک ادب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ دعا فہمِ معنی کے ساتھ ہو کیونکہ لفظ بے معنی قالبِ بے جان (یعنی بے جان دل) ہے۔ چنانچہ آنے والے صفحات میں شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار کے مطالب نثر میں آسان انداز سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس دوران اِن اُمور کی پابندی کی گئی ہے:

(۱) تلفظ کی درستگی کے لئے بزرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ المبین کے ناموں اور مشکل الفاظ پر اعراب لگائے گئے ہیں کیونکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عقیدت میں شجرہ عالیہ تو پڑھتے ہیں مگر الفاظ کی ادائیگی میں عموماً غلطیاں کرتے ہیں اور بزرگوں کے نام بھی ٹھیک سے نہیں پڑھ پاتے۔

(۲) مشکل الفاظ کے معانی بیان کردیئے گئے ہیں۔

(۳) اہلِ ذوق کی تسکین کے لئے اس شعر کی ادبی خُوبی کو وضاحت کے عنوان سے بیان کیا گیا ہے۔

(۴) شعر میں ذکر کردہ بزرگ کا **مختصر تعارُف** بھی پیش کیا گیا ہے۔جس کے لئے زیادہ تر اِن کتب ورسائل سے مدد لی گئی ہے؛ **(1) سیرتِ مصطفٰی** صلی اللہ علیہ وسلم از علامہ عبدالمصطفٰی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ **(2) صبحِ بہاراں (3) امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات (4) مدینہ شریف سے بریلی تک (5) تذکرہ امام احمد رضا** رحمۃ اللہ علیہ **(6) سیدی قطبِ مدینہ** رحمۃ اللہ علیہ، از: امیر اہلسنّت مدظلہ العالی **(7) تذکرۃ الاولیاء** از: حضرت فرید الدین عطّار رحمۃ اللہ علیہ **(8) روض الریاحین** از: علامہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ **(9) تذکرۂ مشائخ قادریہ** از: مولانا عبدالمجتبیٰ رضوی قدس سرہ **(10) تعارفِ امیرِ اہلسنّت** از: المدینۃ العلمیۃ

شَجَرۂ عالیّہ

حضراتِ مشائخ کرام سلسلہ مبارکہ قادِریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ

یاالٰہی رحم فرما مُصطفٰے[۱] کے واسِطے
یارسولَ اللہ کرم کیجیے خُدا کے واسِطے

مُشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا[۲] کے واسِطے
کر بَلائیں رَد شہیدِ کربلا[۳] کے واسِطے

سیِّدِ سَجاد[۴] کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے
عِلمِ حق دے باقِر[۵] عِلمِ ہُدیٰ کے واسِطے

صِدقِ صادِق[۶] کا تَصَدُّق صادِقُ الاِسلام کر
بے غضب راضی ہو کاظِم[۷] اور رضا[۸] کے واسِطے

بہرِ معروف[۹] وسری[۱۰] مَعروف دے بے خُودسَری
جُندِ حق میں گِن جنیدِ[۱۱] باصَفا کے واسِطے

بہرِ شبلی[۱۲] شیرِ حق دُنیا کے کُتّوں سے بچا
ایک کا رکھ عبدِ واحِد[۱۳] بے رِیا کے واسِطے

بُوالفَرَح[۱۴] کا صدقہ کرغم کو فَرَح دے حُسن وسَعد
بُو الحَسَن[۱۵] اور بُوسعیدِ[۱۶] سَعدِ زا کے واسِطے

قادِری کر قادِری رکھ قادِریوں میں اُٹھا
قدرِ عبدُ القادِرِ[۱۷] قدرت نُما کے واسِطے

اَحسَنَ اللّٰہُ لَھُم رِزْقًا[1] سے دے رزقِ حَسَن
بندۂ رزّاق تاجُ الاَصفِیا[۱۸] کے واسِطے

نَصر اَبی صالِح[۱۹] کا صدقہ صالِح و مَنصور رکھ
دے حیاتِ دین مُحیِ[۲۰] جانفزا کے واسِطے

طُورِ عِرفان و عُلُوّ و حَمد و حُسنٰی و بَہا
دے علی[۲۱] موسیٰ[۲۲] حسن[۲۳] احمد[۲۴] بَہا[۲۵] کے واسِطے

---

1 : یعنی اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اچھی روزی عطا فرمائی۔

بہرِ ابراھیم[۲۶] مجھ پر نارِ غم گلزار کر
بھیک دے داتا بھکاری[۲۷] بادشا کے واسطے

خانۂ دِل کو ضِیا دے رُوئے ایماں کو جَمال
شہ ضیا[۲۸] مولیٰ جمالُ الاولیا[۲۹] کے واسِطے

دے محمد[۳۰] کے لیے روزی کر احمد[۳۱] کے لیے
خوانِ فضلُ اللّٰہ[۳۲] سے حصہ گدا کے واسِطے

دِین و دُنیا کے مجھے بَرَکات دے بَرَکات سے[۳۳]
عشقِ حق دے عشقی عشقِ اِنتما[1] کے واسِطے

حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ محمد[۳۴] کے لیے
کر شہیدِ عشق، حمزہ[۳۵] پیشوا کے واسِطے

دِل کو اچھا تَن کو سُتھرا جان کو پُر نور کر
اچھّے پیارے شمسِ دیں بدرُ العلیٰ کے واسِطے

دو جہاں میں خادمِ آلِ رسولُ اللّٰہ کر
حضرتِ آلِ رسولِ[۳۷] مُقتدا کے واسِطے

کر عطا احمد رضائے احمدِ مُرسَل مجھے
میرے مولیٰ حضرتِ احمد رضا[۳۸] کے واسِطے

پُر ضِیا کر میرا چہرہ حشر میں اے کبریا
شہ ضِیاءُ الدِین[۳۹] پیرِ باصفا کے واسِطے

اَحیِنَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنیَا سَلامٌ بِالسَّلام[2]
قادِری عبدُالسلامِ[۴۰] خوش ادا[3] کے واسِطے

عشقِ احمد میں عطا کر چشمِ تر سوزِ جگر
یاخُدا الیاس[۴۱] کو احمد رضا کے واسِطے

صدقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عَین عِز، عِلم و عمل
عَفو و عِرفاں عافیت اِس بے نَوا کے واسِطے

۱: یعنی عشق کی نسبت رکھنے والے۔ ۲: یعنی ہمیں دین و دُنیا میں سلامتی عطا فرما۔
۳: قبل ازیں مطبوعہ شجرے کے شعر کے اندر ''عبدالسلام عبدرضا'' میں چونکہ فنّی اعتبار سے ''م'' گر رہا تھا لہٰذا ترمیم کی گئی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

﴿دوسرا باب﴾

دُرُود شَریف کی فَضیلت

شَیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّارقادِری** رَضَوی ضیائی دامَت بَرَکاتُہُم الْعالیہ اپنے رسالے ''ضیائے دُرُود و سلام'' میں **فرمانِ مصطفٰی** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نقل فرماتے ہیں: **''مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لیے طہارت ہے۔''**

(مسند ابی یعلی، ج٥، ص٤٥٨ ،رقم الحدیث ٦٣٨٣ ،دارالکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شَجَرۂ عالِیہ مَنظُومہ قادِریہ رَضَویہ عَطّارِیہ

﴿1﴾ **یا الٰہی رَحم فرما مصطفٰی کے واسطے** (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم)
یارسولَ اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم)

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم تجھ سے اپنے آقا و مولا **محمد مصطفٰی** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کے وسیلہ سے **کرم** اور **بخشش** کے سوالی ہیں اور **یارسولَ اللہ**! صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم آپ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی **رِضا** کے لیے ہم پر کرم فرما دیجئے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

ضروری وضاحت :

اس شعر کے دونوں مصرعوں میں لفظ **''واسطے''** لایا گیا ہے لیکن دونوں جگہ اس کے **معنیٰ** الگ الگ ہیں۔ چُنانچہ پہلے مصرعے میں اس کا معنی ہیں **وسیلہ** اور دوسرے مصرعے میں اِسے (یعنی لفظ ''واسطے'' کو) مُحاورۃً لایا گیا ہے ۔ جیسے کوئی منگتا کسی سخی داتا سے اس طرح کہتا ہے: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے **واسطے** مجھ پر کرم کرو یعنی **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی **رِضا** کے لیے میرا کام کر دو۔'' اس کی مُراد یہ نہیں ہوتی ہے کہ (مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) میں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو وسیلہ بنا کر تم سے سوال کرتا ہوں کیونکہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وسیلہ بننے سے پاک ہے چنانچہ **اعلیٰ** حضرت امامِ اہلسنّت مجدد دِین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 304 پر لکھتے ہیں: ''**اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **وسیلہ وتوسّل بننے سے پاک ہے،** اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہوگا اور اس (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) کے سوا **حقیقی حاجت روا** کون ہے کہ یہ بیچ میں واسطہ بنے گا؟'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۱ ص ۳۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ: اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کی اصل یعنی خاتَمُ النَّبِیّین، صاحِبِ قراٰنِ مُبین ، محبوبِ ربُّ العٰلَمِین ، جنابِ صادِق وامین عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذکرِ خیر ہے، آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(1) رحمۃٌ لّلعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، بِاِذنِ پَروَرْدگار دو عالَم کے مالِک و مُختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام عالمین کے لئے رحمت بن کر ملکِ عرب کے شہر **مکۃ المکرّمہ** میں ۱۲ ربیع الاول بمطابق 571ء **پیر شریف** کو صبحِ صادق کے وقت حضرتِ سیِّدَتُنا **آمنہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطنِ مبارک سے حضرتِ سیِّدنا **عبداللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنگن میں اِس مادرِ گیتی پر جلوہ گر ہوئے۔

مُبارَک ہو کہ ختمُ المرسلیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے آئے
جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلعٰلمیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے آئے

یوں تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بہت سے نام ہیں مگر دو نام **محمد** اور **احمد** بہت مشہور ہیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ابھی شکمِ مادر میں تھے کہ والد نامدار حضرتِ سیِّدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر کی حالت میں **مدینۃ المنورہ** میں انتقال فرمایا۔ وِلادت کے بعد شہرِ مکہ کے دستور کے مطابق دائی حضرتِ سیِّدَتُنا **حلیمہ سعدیہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کو دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ابھی 6 برس کے تھے کہ والدہ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا **آمنہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دورانِ سفر ابُوا نامی گاؤں میں انتقال ہوگیا، وہیں ان کا مزارِ اقدس ہے۔ پھر 8 برس کی عمر تک آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے دادا حضرت **عبدالمطلب** کے پاس رہے۔ جب وہ راہیٔ مُلکِ بقا ہوئے (یعنی انتقال فرما گئے) تو پرورش کا ذمہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے

چچا ابو طالب نے لے لیا۔ 25 برس کی عمر میں حضرتِ سیِّدَتُنا **خدیجۃ الکبریٰ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے **پہلا نکاح** ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال فرما جانے کے بعد حضور نبی کریم رءوف رحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **اور بھی نکاح فرمائے**۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **ازواج مطہرات** رضی اللہ تعالیٰ عنہن **کی تعداد 11** ہے۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے مشہور کنیت **ابوالقاسم** ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا **قاسم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلے فرزندارجمند ہیں جو حضرتِ **خدیجۃ الکبریٰ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے اور صرف 17 دن حیات رہے۔ اس کے علاوہ حضرتِ سیِّدَتُنا **ماریہ قبطیہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بطنِ اقدس سے پیدا ہونے والے دوسرے شہزادے حضرتِ سیِّدُنا **ابراہیم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جن کا 17 یا 18 ماہ کی عمر میں وصال ہوگیا تھا) کے حوالے سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کُنیت **ابوابراہیم** بھی ہے۔ ان دونوں کے علاوہ آپ کے ایک شہزادے حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں جو بچپن ہی میں وفات پاگئے تھے۔ آپ کی 4 صاحبزادیاں تھیں جن کے نام یہ ہیں: (۱) حضرتِ سیِّدَتُنا زینب (۲) حضرتِ سیِّدَتُنا رقیہ (۳) حضرتِ سیِّدَتُنا اُمّ کلثوم اور (۴) حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

40 سال کی عمر میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے **اعلانِ نبوّت** فرمایا اور لوگوں کو ایک خدا عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور بطورِ نبی اپنی اطاعت کی طرف بُلایا۔ اعلانِ نبوّت کے 12 سال بعد معجزۂ معراج وقوع پذیر ہوا۔ تقریباً 53 سال **مکۃ المکرمہ** کی

سرزمین کو اپنے قدم چومنے کا شرف عطا فرمانے کے بعد کفارِ مکّہ کے ظلم وستم سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے حکمِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ پر عمل کرتے ہوئے **مدینہ شریف** کی طرف ہجرت کی اور تقریباً 10 برس تک **مدینۂ طیّبہ** کو اپنے نورِ جمال سے روشن کرنے کے بعد 63 برس کی عمر میں ۱۲ ربیع النور ۱۱ھ میں وصالِ ظاہری فرما کر **روضۂ اقدس** میں رونق افروز ہوئے۔

تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ
میری چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

الحمد للّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے **میٹھے میٹھے آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **حسنِ اخلاق** کے تمام گوشوں کے جامع تھے یعنی حلم وعفو، رحم وکرم، عدل وانصاف، جود وسخا، ایثار وقربانی، مہمان نوازی، عدم تشدد، شجاعت، ایفائے عہد، حسن معاملہ، صبر وقناعت، نرم گفتاری، خوشروئی، ملنساری، مساوات، غمخواری، سادگی و بے تکلفی، تواضع وانکساری، حیاداری کی اتنی بلند منزلوں پر فائز وسرفراز ہیں کہ حضرت سیِّدَتُنا **عائشہ صدیقہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک جملے میں اس کی عکاسی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآنَ یعنی تعلیمات قرآن پر پورا پورا عمل یہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق تھے۔"

جس طرح ہمارے **مَدَنی آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے کمالِ سیرت میں تمام اولین وآخرین میں افضل واعلیٰ بنایا اسی طرح آپ کو جمالِ صورت میں بھی بے مثل و بے مثال پیدا فرمایا۔ **صحابہ کرام** رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو دن رات، **سفر وحضر** میں آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے **جسمِ نورانی** کی تجلیاں دیکھتے رہے،

انہوں نے آپ کے سراپا اقدس کے فضل وکمال کی جومنظر کشی کی ہے اس کی دل کشی سے دل شوقِ زیارت سے بے تاب ہوجاتا ہے۔مدّاح رسول حضرتِ سیّدُ نا **حسان بن ثابت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ اقدس میں اس طرح عرض کی:

وَاَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَيْنِىْ!
وَاَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

یعنی یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ سے زیادہ حسن و جمال والا میری آنکھ نے کبھی کسی کو دیکھا ہی نہیں اور آپ سے زیادہ کمال والا کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

خُلِقْتَ مُبَرَّءً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ!
كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَآءُ

(یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ ہر عیب ونقصان سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا آپ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے حسین وجمیل پیدا ہونا چاہتے تھے۔

حضرت علامہ بوصیری علیہ رحمۃ القوی نے اپنے قصیدۂ بردہ میں فرمایا کہ

مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِىْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٖ

یعنی حضرت محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی خوبیوں میں ایسے یکتا ہیں کہ اس معاملہ میں ان کا کوئی شریک ہی نہیں ہے۔کیونکہ ان میں جوحسن کا جوہر ہے وہ قابل تقسیم ہی نہیں۔

حسّانُ الہنداعلیٰ حضرت مولانا **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے بھی اس مضمون کی عکاسی فرماتے ہوئے کتنے نفیس انداز میں فرمایا ہے کہ

ترے خُلق کوحق نے عظیم کہاتری خَلق کوحق نے جمیل کیا
کوئی تجھ ساہواہے نہ ہوگا شہاترے خالق حسن وادا کی قسم

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰى على محمَّد

سُورج پلٹ آیا

حضرتِ سیّدُتنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ''**خیبر**'' کے قریب ''منزل صہبا'' میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر حضرتِ سیّدُنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں اپنا سرِ اقدس رکھ کر سو گئے اور آپ پر وحی نازل ہونے لگی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرِ اقدس کو اپنی آغوش میں لیے بیٹھے رہے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور آپ کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی **نماز عصر** قضا ہو گئی تو آپ نے یہ دعا فرمائی کہ ''یا اللہ! یقیناً علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے لہٰذا تو سورج کو واپس لوٹا دے تا کہ علی **نماز عصر** ادا کرلیں۔''

حضرتِ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ڈوبا ہوا سورج **پلٹ** آیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور زمین کے اوپر ہر طرف دھوپ پھیل گئی۔ (المواهب اللدنية وشرح الزرقاني ،باب ردالشمس له، ج٦،ص ٤٨٤)

اللہ عَزّوَجَلّ اِن کے صدقے ہماری مغفِرت فرمائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(2) **مشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسِطے** (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسِطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

شہ: سردار **مشکل کُشا:** مشکلیں حل کرنے والا **رَد:** دُور **واسِطے:** وسیلہ سے

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے امیر المؤمنین مولا **مُشکل کُشا** حضرتِ سیِّدُ نا **علی المرتضٰی** کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم اور اِن کے فرزند دِلْبَند، **شہیدِ کربلا** امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُ نا **امامِ حسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کا واسطہ میری مشکلات حل فرما کر مجھے پریشانیوں سے نجات عطا کر۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ: اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے دوسرے اور تیسرے شیخِ طریقت یعنی مولا **مُشکل کُشا** حضرتِ سیِّدُ نا **علی المرتضٰی** کرم اللہ وجہہ الکریم اور اِن کے فرزندِ دِلْبَند، امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُ نا **امامِ حسین** رضی اللہ تعالٰی عنہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ان دونوں رضی اللہ تعالٰی عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

﴿2﴾حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا **علی المرتضٰی** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيم **مکۂ مکرّمہ** میں پیدا ہوئے۔آپ کی کنیت **ابوالحسن** اور **ابوتُراب** ہے اور مشہور القابات مرتضٰی، اسدُ اللہ، حیدرِ کرار، شیرِ خدا اور مولا مشکل کُشا ہیں۔آپ کے والد کا نام ابوطالب اور والدۂ ماجدہ کا نام **فاطمہ** بنت اسد رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے۔آپ کی والدہ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا بیان ہے کہ پیدا ہونے کے بعد آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيم نے 3 دن تک دودھ نہیں نوش فرمایا جس کی وجہ سے گھر کے سارے افراد پریشان ہوگئے۔

اس بات کی خبر رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو دی گئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تشریف لائے اور حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اپنی آغوشِ رحمت میں لے کر پیار فرمایا اور اپنی **زبان اطہر** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دہن میں ڈالی۔ حضرت **علی** کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم **زبان اقدس** کو چوسنے لگے۔ اس کے بعد سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ **دودھ** نوش فرمانے لگ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف 5 سال اپنے والدین کے زیرِ سایہ پرورش پائی اس کے بعد نبی کریم رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنے **سایۂ رحمت** میں لے لیا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تربیت فرمانے لگے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچوں میں سب سے پہلے ایمان لائے اور شجرِ اسلام کی آبیاری میں اپنا حصہ ملانے لگے۔ **نبیٔ** محترم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی مجھ سے ہے میں علی سے ہوں اور وہ ہر مومن کے لئے ولی ہیں۔

(مشکوۃ المصابیح، ج٤، ص٤٢٨، الحدیث ٦٠٩٢)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح شہزادیٔ رسول حضرت **فاطمۃ الزہرا** رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا، جن سے آپ کے 3 صاحبزادے؛ حضرت سیدنا امام **حسن**، حضرت سیدنا امام **حسین**، حضرت سیدنا **محسن** رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور 3 صاحبزادیاں؛ حضرتِ سیِّدَتُنا **زینب**، حضرتِ سیِّدَتُنا **ام کلثوم** اور حضرتِ سیِّدَتُنا **رقیہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہن پیدا ہوئیں۔ حضرت سیِّدُنا **عثمان غنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دوسرے دن ۳۵ھ میں

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ کے طور پر **مسندِ خلافت** پر جلوہ افروز ہوئے۔ جمعرات ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ کو کوفہ میں نمازِ فجر کی ادائیگی کے لئے مسجد جارہے تھے کہ ابن ملجَم خارجی نے آپ پر قاتلانہ حملہ کیا جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید زخمی ہوگئے اور چند دن **صاحبِ فراش** رہنے کے بعد اتوار کی رات 63 برس کی عمر میں جامِ شہادت نوش کیا۔ حضرتِ سیّدُنا امام حسین وحسن اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل دیا اور امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **نمازِ جنازہ** پڑھائی۔ قبرِ انور کے بارے میں مشہور ومعروف قول یہ ہے کہ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْھَہُ الْکَرِیْم **نجف شریف** میں مدفون ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **ان کے صدقے ہماری مغفِرت فرمائے**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بخشش ہو گئی

ایک بار امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْھَہُ الْکَرِیْم زِیارتِ قُبُور کے لئے کوفہ کے قبرستان تشریف لے گئے۔ وہاں ایک تازہ قَبْر پر نظر پڑی۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو اُس کے **حالات** معلوم کرنے کی خواہش ہوئی۔ چُنانچہ بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عَرض گُزار ہوئے، ''یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! اِس مَیِّت کے حالات مجھ پر مُنکَشِف (یعنی ظاہر) فرما۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کی اِلتجا فوراً مَسْمُوع ہوئی (یعنی سُنی گئی) اور دیکھتے

ہی دیکھتے آپ کے اور اُس مُردے کے درمیان جتنے پردے حائل تھے تمام اُٹھا دیئے گئے۔ اب ایک قبر کا بھیانک منظر آپ کے سامنے تھا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ مُردہ آگ کی لپیٹ میں ہے اور رو رو کر آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے اِس طرح **فریاد** کر رہا ہے: ''یَا عَلِیُّ! اَنَا غَرِیْقٌ فِی النَّارِ وَحَرِیْقٌ فِی النَّار یعنی یا علی! کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم میں آگ میں ڈوبا ہوا ہوں اور آگ میں جل رہا ہوں۔''

قَبْر کے دَہشت ناک منظر اور مُردے کی دردناک پُکار نے حیدرِ کرّار کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کو بے قرار کر دیا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے اپنے رَحمت والے پروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں ہاتھ اُٹھا دیئے اور نہایت ہی عاجزی کے ساتھ اُس مَیِّت کی **بَخشِش** کیلئے درخواست پیش کی۔ غیب سے آواز آئی، ''اے **علی** (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم)! آپ اِس کی سِفارش نہ ہی فرمائیں کیوں کہ **روزے** رکھنے کے باوُجود یہ شخص رَمَضَانُ الْمُبَارَک کی بے حُرمتی کرتا، رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں بھی گُناہوں سے باز نہ آتا تھا۔ دن کو روزے تو رکھ لیتا مگر راتوں کو گُناہوں میں مُبْتَلا رہتا تھا۔ مولائے کائنات **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم یہ سُن کر اور بھی رنجیدہ ہو گئے اور سَجدے میں گِر کر رو رو کر عرض کرنے لگے، یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے، اِس بندے نے بڑی اُمّید کے ساتھ مجھے پُکارا ہے، میرے مالِک عَزَّوَجَلَّ! تُو مجھے اِس کے آگے رُسوا نہ فرما، اس کی بے بَسی پر رَحم فرما دے اور اِس بیچارے کو **بَخش** دے۔ حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ

اُلکَرِیم رورو کر مُناجات کر رہے تھے۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کا دریا جوش میں آ گیا اور نِدا آئی، **اے علی!** (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیم) ہم نے تمہاری شِکَستہ دِلی کے سَبَب اِسے **بخش** دیا۔ چُنانچہ اُس مُردے پر سے عذاب اُٹھالیا گیا۔

(اَنیسُ الْوَاعِظین، ص ۲۵)

کیوں نہ مُشکِل کُشا کہوں تم کو!

تم نے بگڑی مِری بنائی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیم کی عظمت وشان کے کیا کہنے! **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اہلِ قُبُور سے گفتگو فرمالیا کرتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

{3} حضرت سیِّدُنا امام حُسین رضی اللہ تعالٰی عنہ

نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول امامِ عالی مقام حضرتِ سیِّدُنا **حسین** بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی پیدائش ۵ شعبان المعظم ۴ھ میں **مدینۂ منورہ** میں ہوئی۔ نانائے حَسَنَین، رحمتِ دارین، تاجدارِ حَرَمَین، سرورِ کَونَین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے داہنے کان میں **اذان** دی اور بائیں میں **تکبیر** پڑھی اور اپنے دہن مبارک سے **تحنیک** فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔ ساتویں دن آپ کا نام **حسین** رکھا اور ایک بکری سے **عقیقہ** کیا اور آپ کی والدۂ محترمہ خاتونِ جنت حضرتِ سیِّدَتُنا **فاطمہ زہرا** رضی اللہ تعالٰی عنہا سے ارشاد

فرمایا: حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یعنی حضرتِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بیٹے) کی طرح اس کا سر منڈا کر بالوں کے برابر چاندی خیرات کرو۔'' امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت **ابوعبداللہ** اور مشہور القابات سید الشہداء، شہیدِ کربلا، ذکی، مبارک، سبطِ رسول، ریحانۃ الرّسول ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آغوشِ رسالت میں تربیت پائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نانا جان حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم آپ سے بہت محبت فرماتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: ''حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے ہے اور میں حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دوست رکھے اسے جو حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوست رکھے، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سبط ہے اسباط سے۔''

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، الحدیث ۳۸۰۰، ج ۵، ص ۴۲۹)

جدائی گوارا نہ فرمائی

ایک روز نبی کریم رء وف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے داہنے زانو پر امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بائیں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صاحبزادے حضرتِ ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کی کہ ''ان دونوں کو خدا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس نہ رکھے گا ایک کو اختیار فرمالیجئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جدائی گوارا نہ فرمائی، تین دن کے بعد حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد جب حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوتے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بوسے لیتے اور

فرماتے: ”ایسے کو **مرحبا** جس پر میں نے اپنا بیٹا **قربان** کیا۔“

(تاریخ بغداد، ج۲، ص۲۰۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غلام کو آزاد کر دیا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت رحم دل، سخی، عبادت گزار، تقویٰ شعار اور عفوودرگزر کا پیکر تھے۔ ایک دن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول فرمارہے تھے، غلام گرم گرم شوربے کا پیالہ دسترخوان پر لاتے ہوئے رُعب سے کانپا جس کی وجہ سے شوربے کا پیالہ گر کر **ٹوٹ** گیا اور شوربہ آپ کے رخسار مبارک پر پڑ گیا۔ آپ نے اس کی طرف نگاہ اٹھائی تو اس نے نہایت عجز وادب سے عرض کیا: ”**وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ**“ (یعنی غصہ پینے والے (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں)) آپ نے فرمایا: ”**کَظَمْتُ غَیْظِی** یعنی میں نے اپنا غصہ پی لیا۔“ غلام نے پھر کہا: ”**وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ**“ (یعنی لوگوں سے درگزر کرنے والے (**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ہیں))“ آپ نے فرمایا ”قَدْ عَفَوْتُ عَنْكَ یعنی میں نے تم کو معاف کردیا۔“ غلام نے کہا: ”**وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ**“ (یعنی نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں)“ آپ نے فرمایا: ”اَنْتَ حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہ یعنی میں نے تجھے **اللہ** تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کے لئے **آزاد** کردیا۔

(روح البیان، ج۲، ص۹۵، تحت الآیۃ ۱۳۴، اٰل عمران)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شہیدِ کربلا

صحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُ نا **امیر معاویہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد ۶۰؁ھ میں **یزید پلید** تختِ سلطنت کو اپنے ناپاک **قدموں** سے روندتے ہوئے **خُود ساختہ** بادشاہ بن بیٹھا۔اس نے تمام گورنروں کو اپنی بیعت کے لئے خطوط روانہ کئے اور عاملِ مدینہ ولید بن عقبہ کو لکھا کہ وہ حضرتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **بھی بیعت** لے۔ولید بن عقبہ نے رات کے اندھیرے میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **فوری بیعت** کا مطالبہ کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف **انکار** کردیا جس کی وجہ صاف ظاہر تھی کہ یزید ایک شرابی ،ظالم اور فاسق وفاجر شخص تھا۔ماہِ شعبان ۶۰؁ھ کی اِسی رات امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں **آخری سلام** عرض کرنے کے بعد مع اہل وعیال **مکۃ المکرّمہ** کی طرف روانہ ہوگئے۔یہاں قیام کے دوران آپ کو اہلِ کوفہ کے کم وبیش 150 **خطوط** موصول ہوئے جن میں آپ سے محبت اور وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے **کوفہ** تشریف لاکر انہیں یزید کے **ظلم** وستم سے نجات دلانے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت ہونے کی درخواستیں کی گئی تھیں۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے اپنے چچازاد بھائی حضرتِ سیِّدُ نا مُسلِم بن عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حالات **معلوم** کرنے کے لئے کُوفہ روانہ کیا۔حضرت **مسلم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ **کوفہ** پہنچے،ادھر کوفیوں نے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدد دینے کا وعدہ کیا، بلکہ 18,000 (اٹھارہ ہزار) **داخلِ بیعت** بھی ہوگئے اور حضرت **مسلم** رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کو یہاں تک باتوں میں لے کر اطمینان دلایا کہ انہوں نے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **تشریف** لانے کی نسبت لکھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸ ذو الحجۃ الحرام ۶۰ھ کو موسمِ حج کی رونقیں چھوڑ کر **کوفہ** کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ **۲ محرم الحرام** ۶۱ھ کو **میدانِ کربلا** میں قیام فرمایا۔ محرم کی ساتویں تاریخ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت شرکائے قافلہ پر نہرِ فرات کا **پانی** بند کر دیا گیا۔ **۱۰ محرم الحرام ۶۱ھ** کو یزیدی لشکر کی شقاوت اپنی انتہا کو پہنچی اور آپ کے جانثاران جن میں بھتیجے بھی تھے اور بیٹے بھی، میدانِ جنگ میں دادِ شجاعت دینے کے بعد ایک ایک کر کے شہید ہو گئے۔ سوائے حضرت سیّدُنا **امام زین العابدین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے (جو بیمار تھے) کوئی مرد زندہ نہ بچا تو آخر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تن تنہا ہزاروں یزیدیوں کے مقابلے پر تشریف لائے اور بے شُمار یزیدیوں کو اپنے ہاتھ سے جہنم واصل کرنے کے بعد شجرِ اسلام کی آبیاری کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بھی پیش کر دیا اور بارگاہِ خداوندی میں **مرتبۂ شہادت** سے سرفراز ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **مزارِ پُر انوار** کربلائے مُعلّٰی میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے صدقے ہماری مغفرت فرمائے

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

کُنویں کا پانی اُبل پڑا

حضرتِ سیّدُنا امامِ عالی مقام امام حُسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مدینۂ منوَّرہ سے مکّۂ مکرّمہ زادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیمًا کی طرف روانہ ہوئے تو راستے میں

حضرتِ سیِّدنا ابنِ مُطیع علیہ رحمۃ اللہ البدیع سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عرض کی، میرے کُنویں میں پانی بہُت ہی کم ہے، برائے کرم! دُعائے بَرَکت سے نواز دیجئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کُنویں کا پانی طلب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضِر کیا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا اور کُلّی کی۔ پھر ڈول کو واپس کنویں میں ڈال دیا تو کنویں کا پانی کافی بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہو گیا۔ (الطبقاتُ الکُبریٰ ج۵ ص ۱۱۰ دارالکتب العلمیة بیروت)

باغ جنّت کے ہیں بہرِ مدح خوانِ اہلبیت
تم کو مُژدہ نارکا اے دشمنانِ اہلبیت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ سَیِّدِ سجاد کے صدقے میں ساجد رکھ مجھے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)
عِلْمِ حق دے باقرِ علمِ ہُدیٰ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

سجاد: کثرت سے سجدے کرنے والا **ساجد:** سجدہ کرنے والا **ہدیٰ:** ہدایت

باقرِ علمِ ہُدیٰ: علمِ ہدایت کے ماہر عالم

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے **سَیِّدِ سجاد** یعنی حضرتِ سیدنا امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا واسطہ مجھے سجدہ کرنے والا یعنی نمازی بنا اور **باقرِ علمِ ہُدیٰ** یعنی

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے **امام باقر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے **عِلْمِ دین** کی دولت سے مالا مال فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

وضاحت:

''**سجاد**''اور''**ساجد**''میں معنوی مناسبت یہ ہے کہ دونوں میں ''س، ج اور د'' کا معنی ایک ہے یعنی سجدہ کرنے والا۔ جبکہ ''**عَلَمِ ہُدیٰ**''اور''**عِلْمِ حق**''میں لفظی مناسبت پائی جارہی ہے کہ دونوں میں ایک ہی طرح کے حُرُوف ''ع، ل اور م'' کا استعمال ہوا ہے۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے چوتھے اور پانچویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیدنا امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور اِن کے فرزندِ ارجمند **امام محمد باقر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(4) حضرتِ سیِّدُنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرتِ سیِّدُنا امام **زَین العابدین علی** بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی **وِلادت** ۳۸ھ میں **مدینۃ المنورہ** میں ہوئی۔ آپ کے والدِ بزرگوار حضرتِ سیدنا **امام حسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا **علی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اظہارِ عقیدت کے لئے

اپنے بچوں کے نام **علی** رکھتے تھے۔اسی مناسبت سے امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام بھی **علی** ہے اور کنیت ابو محمد، ابوالحسن، ابوالقاسم اور ابوبکر ہے، جبکہ کثرتِ عبادت کے سبب آپ کا لقب سجاد، زین العابدین، سید العابدین اور امین ہے۔آپ کی والدہ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا شہر بانو رضی اللہ تعالیٰ عنہا فارس کے آخری بادشاہ یزدجرد کی بیٹی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 2 سال تک اپنے دادا حضور حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آغوشِ عاطفت میں **پرورش** پائی، پھر 10 سال اپنے تایا جان حضرتِ سیِّدُنا **امام حسن** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیرِ سایہ رہے اور تقریباً 11 سال اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا **امام حسین** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیرِ نگرانی تربیت پاکر علوم معرفت کی **منازل** طے کیں۔

چہرے کا رنگ زرد پڑ جاتا

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اکابرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پاکیزہ زندگیوں کی چلتی پھرتی تصویر تھے اور خوفِ خدا میں یگانۂ روزگار تھے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وضو کرتے تو خوف کے مارے آپ کے چہرے کا رنگ **زرد** پڑ جاتا۔گھر والے دریافت کرتے، ''یہ وضو کے وقت آپ کو کیا ہو جاتا ہے؟'' تو فرماتے: ''تمہیں معلوم ہے کہ میں کس کے سامنے کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں؟''

(احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء ج ٤، ص ٢٢٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بے ہوش ہو گئے

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کا احرام باندھا تو **تَلْبِیہ** (یعنی لبیک) نہیں پڑھی۔لوگوں نے عرض کی، ''حضور! آپ **لبیک** کیوں نہیں پڑھتے؟'' آبدیدہ ہو کر ارشاد فرمایا، ''مجھے ڈر لگتا ہے کہ میں **لبیک** کہوں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ''**لَا لَبَّیْکُ**'' کی آواز نہ آجائے ،یعنی میں تو یہ کہوں کہ ''اے میرے مالک! میں بار بار تیرے دربار میں حاضر ہوں ۔'' اور ادھر سے یہ آواز نہ آجائے کہ ''نہیں نہیں! تیری حاضری قبول نہیں ۔''لوگوں نے کہا، ''حضور! پھر **لبیک** کہے بغیر آپ کا احرام کیسے ہوگا؟'' یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے **لَبَّیْکُ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکُ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکُ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکُ** پڑھا لیکن ایک دم **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ سے لرز کر اونٹ کی پشت سے زمین پر گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے ۔ جب ہوش میں آتے تو ''**لبیک**'' پڑھتے اور پھر بے ہوش ہو جاتے ،اسی حالت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج ادا فرمایا۔

(اولیائے رجال الحدیث ص ۱۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میدانِ کربلا کی طرف جانے والے حُسینی قافلے کے شرکاء میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے مگر جب ۱۰ محرم الحرام کو بزمِ شہادت سجی تو آپ شدید **بیمار** تھے۔ چُنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسینی قافلے کے ان مردوں میں سے ایک تھے جو اس معرکۂ حق و باطل کے بعد

زندہ بچے تھے۔ 58 برس کی عمر میں ولید بن عبدالملک نے آپ کو زہر دیا جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ محرم الحرام ۹۴ھ میں شہادت کے منصب پر فائز ہو کر مدینہ شریف میں جنت البقیع میں آرام فرما ہوئے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

اونٹنی سُدھر گئی

ایک مرتبہ امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اونٹنی نے شوخی کرنا شروع کر دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے بٹھایا اور کوڑا دکھایا اور فرمایا: سیدھی ہو کر چلو ورنہ یہ دیکھ لو! چنانچہ اس کے بعد اس نے شوخی چھوڑ دی۔ (جامع کراماتِ اولیاء، ج ۲، ص ۳۱۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعہ کربلا سے تین سال پہلے ۵۷ھ میں مدینۂ منوّرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام محمد، کنیت ابوجعفر ومبارک اور لقب سامی، باقر، شاکر اور ہادی تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سیِّدُنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند ہیں۔ آپ کی والدہ محترمہ امّ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیرت وصورت میں اپنے آباء کی طرح تھے۔ جس قدر علمِ دینِ مُتین، علمِ سنّت، علمِ

قراٰن پاک وتاریخ وسیرت اورفنونِ ادب وغیرہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ظاہر ہوئے ، اس کی مثال نہیں ملتی ۔ حضرتِ امام قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ میں نے سیّدُ نا **امامِ اعظم** ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: ''آپ نے حضرتِ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کی ہے؟''فرمایا:''ہاں میں نے ملاقات کی ہے اوران سے ایک مسئلہ بھی دریافت کیا تھا جس کا اتنا شاندار جواب عطا فرمایا کہ اس سے **شاندارجواب کسی سے نہ سُنا۔**

خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ خشیتِ الٰہی کا خزینہ تھا۔آپ کے غلام افلح کا بیان ہے: حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ حج کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور میں آپ کے ہمراہ تھا۔آپ جب مسجد حرام میں داخل ہوئے تو بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہی اتنے زور سے **روئے** کہ چیخیں نکلنے لگیں ۔ میں نے کہا ''حضور! اس قدر زور سے نہ چیخیں کیونکہ تمام لوگوں کی نظریں آپ کی طرف مرکوز ہوگئیں ہیں۔'' تو آپ نے فرمایا:''میں کیوں نہ روؤں؟ شاید **اللہ** تعالیٰ میرے رونے کی وجہ سے مجھ پر **رحمت** کی نظر فرمائے اور میں کل قیامت کے دن اس کے نزدیک **کامیاب** ہو جاؤں۔'' پھر آپ نے **طواف** کیا اور مقامِ ابراہیم پر **نماز** پڑھی اور جب سجدہ کر کے سر اٹھایا تو سجدہ کی جگہ **آنسوؤں سے بھیگی ہوئی تھی۔**

(روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات کرامات الاولیاء، ص ۱۱۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **وصال** مشہور قول کے مطابق ۷ ذو الحجۃ الحرام ۱۱۴ھ پیر شریف کو ہوا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے حضرتِ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت کی تھی کہ مجھے اسی کپڑے کا کفن دیا جائے جس میں میں نماز پڑھتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے غسل دینے کے بعد حسبِ وصیت اسی کپڑے کا کفن دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزارِ پُر انوار جنت **البقیع** میں ہے۔

اللہ عزّوجلّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

غضب ناك شير

ایک مرتبہ بادشاہ وقت نے حضرتِ سیِّدُنا امام ابوجعفر محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **شہید** کرنے کے ارادہ سے ایک شخص کی معرفت بلوایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شخص کے ہمراہ بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے۔ جب بادشاہ وقت کے قریب پہنچے تو وہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **معافی** طلب کرنے لگا اور اظہار معذرت کرتے ہوئے تحائف پیش کئے اور بڑی ہی **عزت واحترام** کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الوداع کیا۔ لوگوں نے بادشاہ وقت سے دریافت کیا کہ تُو نے انہیں قتل کی غرض سے بلوایا تھا لیکن ہم نے تو کچھ اور ہی دیکھا، آخر اسکی کیا وجہ ہے؟'' بادشاہ نے جواب دیا کہ جب حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے قریب تشریف لائے تو میں نے دو بڑے ہی

غضبناک **شیروں** کو دیکھا جوان کے دائیں بائیں کھڑے ہوئے تھے اور مجھ سے کہہ رہے تھے کہ اگر تم نے حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کوئی بھی گستاخی کی تو ہم **تمہیں مار ڈالیں گے**۔(کشف المحجوب(فارسی)،ص ۸۰)

﴾4﴿ صِدْقِ صادق کا تَصَدُّق صادقُ الاسلام کر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بے غَضَب راضی ہو کاظِم اور رضا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)

مشکل الفاظ کے معانی:

صِدق: سچائی **صادِق:** سَچّا **تصدُّق:** صدقہ **صادِقُ الاسلام:** سچا مسلمان

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے امام جعفر صادِق علیہ رحمۃ اللہ الرازق کے **''صِدْق''** کا واسطہ مجھے ایمان کی سلامتی نصیب فرما اور امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے صدقے مجھ سے بِغیر غضب فرمائے راضی ہو جا۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

پہلے مصرع میں **''صِدْق ، صادق اور صادق الاسلام''** میں معنوی اور لفظی دونوں طرح مناسبت ہے، لفظی اس طرح کہ تینوں میں '' ص، د اور ق'' کا استعمال ہوا ہے اور معنوی اس طرح کہ تینوں میں سچائی کا معنیٰ موجود ہے۔ دوسرے مصرع میں **کاظِم** کا معنی ہے غضب نہ کرنے والا ، تو یوں کاظم اور بے غضب میں معنوی مناسبت ہوئی اور **رضا** اور **راضی** میں لفظی ومعنوی دونوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے چھٹے، ساتویں اور آٹھویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیدنا امام جعفر صادِق علیہ رحمۃ اللہ الرازِق، اِن کے صاحبزادے امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر اِن کے صاحبزادے امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ان تینوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(6) حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرتِ سیِّدُنا امام جعفر صادِق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وِلادت ۱۷ ربیع النّور ۸۳ھ پیر شریف کے دن مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔آپ کی کنیت ابوعبداللہ اور ابواسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سیِّدُنا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے صاحبزادے ہیں،آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمّ فردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی تھیں۔امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے اور ریاضت وعبادت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے: میں ایک زمانے تک آپ کی خدمتِ مبارکہ میں آتا رہا۔میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے ملتے یا تلاوتِ قراٰن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے۔

آپ کی عاجزی

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالی نسب ہونے کے باوجود عاجزی کے پیکر تھے۔ایک مرتبہ حضرت سیدنا **داؤد طائی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امام **جعفر صادق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی، ''آپ چونکہ اہلِ بیت میں سے ہیں،اس لئے مجھے کوئی **نصیحت** فرمائیں۔''لیکن وہ خاموش رہے۔جب آپ نے دوبارہ عرض کی کہ''اہلِ بیت ہونے کے اعتبار سے **اللہ** تعالیٰ نے آپ کو جو فضیلت بخشی ہے،اس لحاظ سے نصیحت کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔''یہ سن کر امام **جعفر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،''مجھے تو خود یہ خوف لاحق ہے کہ کہیں قیامت کے دن میرے **جدِ اعلیٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر یہ نہ پوچھ لیں کہ تو نے خود میری **پیروی** کیوں نہیں کی؟ کیونکہ نجات کا **تعلق** نسب سے نہیں اعمالِ صالحہ پر موقوف ہے۔''یہ سن کر حضرت **داؤد طائی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو رونا آگیا کہ وہ ہستی جن کے جدامجد سرورِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہیں، جب ان کے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کا یہ عالم ہے تو میں کس گنتی میں آتا ہوں؟''(تذکرۃ الاولیاء)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 68 برس کی عمر میں ۱۵ رجب المرجب ۱۴۸ھ کو کسی شقی القلب نے **زہر** دیا جو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا سبب بنا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا **مزارِ اقدس** جنت البقیع (مدینۃ المنوّرہ) والدِ محترم حضرت سیدنا امام **محمد باقر** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿امام جعفر صادِق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

خلیفہ پر دبدبہ طاری ہوگیا

خلیفہ منصور نے ایک شب اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ امام ابوجعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میرے روبرو پیش کرو، تاکہ میں ان کو **قتل** کردوں۔ وزیر نے منع کیا کہ دنیا کو خیر آباد کہہ کر جو شخص عزلت نشین ہوگیا ہو اس کو قتل کرنا قرین مصلحت نہیں۔ لیکن خلیفہ نے **غضب ناک** ہو کر کہا کہ میرے حکم کی تعمیل کرنا تم پر ضروری ہے۔ چنانچہ مجبوراً! جب وزیر حضرت سیِّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لینے چلا گیا۔ تو منصور نے غلاموں کو ہدایت کردی کہ جب میں اپنے سر سے تاج اتاروں تو تم فوراً امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **قتل کردینا** لیکن جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو آپ کی عظمت و جلال نے خلیفہ کو اس قدر متأثِّر کیا کہ وہ بے قرار ہو کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استقبال کیلئے **کھڑا** ہوگیا اور نہ صرف آپ کو صدر مقام پر بٹھایا بلکہ خود بھی **مؤدّبانہ** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیٹھ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حاجات اور ضروریات کے متعلق دریافت کرنے لگا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری سب سے اہم حاجت وضرورت یہ ہے کہ آئندہ پھر کبھی مجھے دربار میں **طلب** نہ کیا جائے تاکہ میری عبادات وریاضات میں خلل واقع نہ ہو۔ چنانچہ منصور نے وعدہ کرکے عزت واحترام کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو **رخصت** کیا لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دبدبے کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ لرزہ براندام ہو کر مکمل تین شب وروز بے ہوش رہا۔ بہرحال خلیفہ کی یہ حالت دیکھ کر وزیر اور غلام حیران ہوگئے اور جب خلیفہ سے اس کا حال دریافت کیا تو اس نے

بتایا کہ جس وقت امام جعفر صادق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میرے پاس تشریف لائے تو ان کے ساتھ اتنا بڑا **اژدھا** تھا جو اپنے جبڑوں کے درمیان پورے چبوترے کو گھیرے میں لے سکتا تھا اور وہ اپنی زبان میں مجھ سے کہہ رہا تھا ''اگر تو نے ذراسی گستاخی کی تو تجھ کو **چبوترے سمیت نگل جاؤں گا۔**'' چنانچہ اس کی دہشت مجھ پر طاری ہوگئی اور میں نے آپ سے **معافی** طلب کرلی۔ (تذکرۃ الاولیاء مترجم، ص ۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(7) حضرتِ سیِّدُنا امام موسٰی کاظِم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرتِ سیِّدُنا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقامِ ابوا (جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے) ۷ صفر المظفر ۱۲۸ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ کا نامِ پاک **موسیٰ** اور کنیت سامی، ابوالحسن اور ابوابراہیم اور **القابات** صابر، صالح، امین جبکہ مشہور لقب کاظم ہے۔ **حضرتِ** سیِّدُنا امام جعفر صادِق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی راتیں اپنے رب کی بارگاہ میں سجدوں اور دن روزوں میں گزرتے۔ حلم اور بردباری کا پیکر ہونے کی وجہ سے آپ کا لقب **کاظم** (یعنی غصہ کو پی جانے والا) ہوا۔ جُود وسخا کا یہ عالم تھا کہ فقراءِ مدینہ کو تلاش کرتے اور ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق رقم رات کے وقت اِس طرح پہنچاتے کہ انہیں خبر تک نہ ہوتی کہ یہ رقم کون دے کر گیا ہے۔ **مستجاب الدعوات** تو ایسے تھے کہ جو لوگ آپ کے وسیلے سے دُعا کرتے یا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دُعا کرواتے وہ اپنے مقصود کو پہنچتے اور ان کی حاجتیں پوری ہوجاتیں۔ یہی

وجہ ہے کہ اہلِ عراق آپ کو بابُ الحوائج (یعنی حاجتیں پوری ہونے کا دروازہ) کہتے تھے۔
اپنے زمانے میں حنابلہ (یعنی فقہ حنبلی کے پیروکاروں) کے **شیخ امام خلّال** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: مجھے جب بھی کوئی معاملہ درپیش ہوتا ہے، میں **امام موسیٰ کاظم بن جعفر صادق** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے مزار پر حاضر ہوکر آپ کا وسیلہ پیش کرتا ہوں۔ **اللہ** تعالیٰ میری مشکل کو آسان کر کے **میری مراد مجھے عطا فرمادیتا ہے۔**

(تاریخ بغداد ۱ باب ماذکر فی مقابر بغداد الخصوصۃ بالعلماء والزھاد، ج ۱ ص ۱۳۳)

55 برس کی عمر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بادشاہِ وقت کے حکم پر کھجور میں زہر ملا کر دیا گیا۔ کھجور کھاتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دشمنوں نے مجھے زہر دیا ہے تین دن کے بعد میری **وفات** ہوگی۔ جیسا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ یوں ۲۵ صفر المظفر ۱۸۳ھ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **مرتبۂ شہادت** کو پہنچے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پُر انوار **بغدادِ معلّٰی** میں کاظمین شریف کے مقام پر واقع ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

شیر کی تصویر کو زندہ فرما دیا

حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کشف وکرامات کے میدان میں بھی یکتائے روزگار تھے اور حقانیت کے علمبردار تھے حق بات ظالم بادشاہ کے سامنے کہنے

میں ذرہ برابر چوکتے نہ تھے اور کسی بھی تخت وتاج والے کا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان بلندی کے آگے رعب و دبدبہ نہ چلتا۔ایک مرتبہ آپ خلیفہ ہارون رشید کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ معجزۂ عصائے موسیٰ علیہ السلام کا ذکر چھڑ گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ''اگر میں اس شیر کی تصویر جو قالین پر بنی ہے،اس کو کہوں کہ ابھی **شیرِ اصلی** ہو جا!!! یہ جملہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان مبارک سے نکلنا تھا کہ فوراً وہ **تصویر اصلی شیر کا روپ دھار گئی**۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شیر کو حکم دیا کہ ٹھہر جا میں نے ابھی تم کو حکم نہیں دیا ہے۔یہ کہتے ہی **شیر دوبارہ تصویر بن گیا**۔

اللہ عزّوجلّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّو اعَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

(8)حضرتِ سیِّدُنا امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرتِ سیِّدُ نا امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادتِ مبارکہ ۱۵۳ھ میں **مدینۂ منوّرہ** میں ہوئی۔آپ کا **نامِ** مبارک علی اور **کنیت** سامی،ابوالحسن اور ابو محمد اور **القابات** صابر،ولی،ذکی،ضامن،مرتضیٰ اور سب سے مشہور لقب **رضا** ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **حضرتِ** سیِّدُ نا امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نورُ العین ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی ذہین وفطین اور اعلیٰ درجے کے **عالم وفاضل** تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو رب کریم نے فہمِ قرآن کی عظیم دولت سے ایسا نوازا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر سوالات کے جوابات آیاتِ قرآنی سے دیا کرتے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہر ماہ تین

دن اہتمام کے ساتھ روزے رکھا کرتے ۔اس قدر عاجزی پسند تھے کہ غلاموں کے ساتھ ایک ہی دستر خوان پر کھانا کھاتے ۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی انفرادی کوشش نے بے شمار کفار کو دامنِ **اسلام** سے وابستہ کیا۔مشہور بزرگ حضرت سیدنا **معروف کرخی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کی دعوتِ اسلام پر **مسلمان** ہوئے اور آسمان ولایت کے روشن ستارے بن کر چمکے۔امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو انگوروں میں زہر ملا کر دیا گیا جس سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۲۱ رمضان المبارک ۲۰۳ھ 55 برس کی عمر میں **شہادت** سے سرفراز ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شریف مشہد مقدس (ایران) میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کرامت﴾

تیز ہوا نے تعظیم پیش کی

جب مامون نے اپنے بعد کا ولیٔ عہد امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا تو مامون کے دائیں بائیں بیٹھنے والوں میں کچھ لوگ ایسے تھے جنہیں یہ نامزدگی **اچھی نہ لگی** اور انہیں خطرہ محسوس ہوا کہ خلافت بنوعباس سے ختم ہو جائے گی اور بنو فاطمہ میں چلی جائے گی ۔اس سوچ کی وجہ سے ان میں حضرت سیِّدُنا علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **نفرت** پیدا ہوگئی ۔حضرت سیِّدُنا علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ آپ جب مامون کے گھر ملاقات کے لئے تشریف لاتے تو وہ نوکر چاکر جو دربان ہوتے یا پردہ ہٹانے کی ذمہ داری ان کے سپرد ہوتی یہ سب اور دوسرے خادمین آپ کا **استقبال**

کرتے اور سلام عرض کرتے پھر پردہ ہٹاتے تاکہ آپ اندر تشریف لاسکیں۔ جب ان لوگوں کو آپ سے نفرت ہوگئی اور اس فیصلہ کے بارے میں پریشان ہوگئے تو آپس میں انہوں نے مشورہ کیا کہ اب جب حضرت سیّدُنا علی رضا رضی اللہ تعالٰی عنہ ''مامون'' سے ملنے آئیں ہم ان سے **منہ موڑ لیں گے** اور دروازوں کے پردے نہیں اٹھائیں گے۔ اس پر سب متفق ہوگئے ابھی وہ یہ مشورہ کر کے بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ تشریف لائے اور اپنی عادت کے مطابق ملاقات کرنے اندر آنے لگے تو ان لوگوں کو اپنے **مشورہ پر عمل** کرنے کی ہمت نہ پڑی چنانچہ سب کھڑے ہوئے **استقبال** کیا اور دروازوں کے پردے بھی پہلے کی طرح اٹھائے جب آپ اندر تشریف لے گئے تو وہ ایک دوسرے کو **ملامت** کرنے لگے تم نے اپنے منصوبہ اور مشورہ پر عمل نہیں کیا۔ پھر یہ طے پایا کہ اب جو ہوگیا سو ہوگیا آئندہ اگر آئے تو پھر لازماً ہم اپنے مشورہ پر عمل کریں گے۔ جب دوسرے دن آپ حسبِ عادت تشریف لائے اب کی باری یہ کھڑے تو ہو گئے سلام بھی کیا لیکن پردے نہ اٹھائے، فوراً تیز ہوا چلی اس نے پردوں کو اٹھا دیا اور آپ اندر تشریف لے گئے پھر باہر نکلتے وقت بھی **تیز ہوا** نے آپ کی خاطر **پردے اٹھادیئے**۔ اب یہ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے اور کہنے لگے ''اس شخص کا **اللہ** تعالٰی کے نزدیک بڑا **مرتبہ** ہے اور اس کی ان پر بڑی مہربانی ہے، دیکھو کہ ہوا کیسے آئی اور ان کے اندر آتے وقت اس نے کس طرح پردوں کو اٹھا دیا لہٰذا **چھوڑو** اپنے مشورہ کو اور دوبارہ اپنی اپنی ڈیوٹی دو۔'' (جامع کرامات اولیاء، ج۲، ص۳۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾5﴿ بہرِ مَعْروف وسری معروف دے بےخُودسَری (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)
جُندِحق میں گِن جُنیدِ باصَفا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

بہر: واسطے **معروف:** بھلائی **بےخُودسَری:** عاجزی،فرمانبرداری **جُندِحق:** حق کالشکر **باصفا:** سُتھرا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے حضرتِ سَیِّدُنا معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے طفیل نیکی اور بھلائی عطا فرما اور حضرتِ سَیِّدُنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا واسطہ مجھے **عاجزی وانکساری** کا پیکر بنادے اور حضرتِ سَیِّدُنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کا واسطہ اپنے **لشکر** میں شامل فرمالے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

وضاحت:

پہلے مصرع میں لفظِ معروف دومرتبہ آیا ہے۔ پہلا معروف تو بُزُرگ کا نام ہے اور دوسرے معروف کے معنی نیکی و بھلائی کے ہیں۔یونہی لفظ **سری** (یہ بھی بُزُرگ کا نام ہے) کے ساتھ بے **خودسَری** کا ذِکر کرنے میں یہ خوبی ہے کہ دونوں میں لفظ ''سری'' موجود ہے۔دوسرے مصرع میں جنید (یہ بھی بُزُرگ کا نام ہے) سے پہلے لفظ ''**جُنْد**'' لایا گیا ہے،دونوں میں لفظی مناسبت ہے کہ دونوں میں ''ج، ن اور د'' ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے نویں، دسویں اور گیارھویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیدنا شیخ معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی، حضرتِ سیِّدُ نا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی اور حضرتِ سیِّدُ نا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ان تینوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(9)حضرتِ سیِّدُنا شیخ معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی وِلادت مقامِ کرخ میں ہوئی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام **اسدالدین** ہے لیکن **معروف کرخی** کے نام سے مشہور ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **کنیت ابومحفوظ** ہے۔آپ کے والدِ ماجد کا نام **فیروز** ہے۔

قبولِ اسلام کا واقعہ

ابتداء میں حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **غیر مسلم** تھے مگر بچپن ہی سے آپ کے قلب وجگر میں **اسلام** کی تڑپ اور جوش وعقیدت موجود تھی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **مسلمان** بچوں کے ساتھ **نماز** پڑھتے اور ماں باپ کو اسلام کی ترغیب دیتے رہتے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدین نے ایک عیسائی معلم کے پاس آپ کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بٹھا دیا۔اس معلم نے پہلے آپ سے سوال کیا کہ بچے! یہ بتاؤ کہ تمہارے گھر میں کتنے افراد ہیں؟ آپ نے کہا: ''میں، میرے والد اور میری والدہ کل تین افراد ہیں۔'' وہ کہنے لگا: ''تو تم کہو ثَالِثُ ثَلَاثَۃٍ ''یعنی عیسیٰ تین خداؤں میں

تیسرا ہے۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میری غیرت نے یہ گوارہ نہ کیا کہ ایک کے سوا دوسرے کو رب مانوں، اس لئے میں نے فوراً انکار کردیا۔ اس پر معلم نے مجھ کو مارنا شروع کیا۔ وہ جس شدت سے مارتا میں اسی جرأت سے انکار کرتا۔ آخر عاجز ہو کر اس نے میرے والدین سے کہا کہ اس کو قید کردو۔ تین روز تک قید میں رہا اور ہر روز ایک روٹی ملتی تھی مگر میں نے اس کو چھوا تک نہیں۔ جب مجھے وہاں سے نکالا گیا تو میں بھاگ گیا۔ چونکہ میں والدین کا ایک ہی بیٹا تھا اس لئے میری جدائی سے انہیں سخت قلق ہوا۔ وہ کہنے لگے: ''ہمارا بیٹا جہاں بھی گیا ہے ہمارے پاس لوٹ تو آئے، وہ جس مذہب کو چاہے اختیار کرے ہم بھی اسی کے ساتھ اپنا دین تبدیل کردیں گے۔'' جب میں حضرت سیدنا امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست مبارک پر داخلِ اسلام ہوکر ایمان کی انمول دولت کو اپنے سینے سے لگائے گھر واپس ہوا، میرے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میرے والدین بھی مسلمان ہوگئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکمل تعلیم وتربیت حضرت سیدنا امام علی رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زیرِ سایہ پائی اور علمِ طریقت کے لئے حضرت سیّدُنا حبیب راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عارفِ اسرارِ معرفت، قطبِ وقت اور بدرِ طریقت تھے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **وصال شریف** ۲محرم الحرام ۲۰۰ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار شریف **بغدادِ معلیٰ** میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔ حضرت سیدنا خطیب **بغدادی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں: ''آپ کی **قبر** مبارک حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہونے کے لئے **مجرّب** (یعنی آزمودہ) ہے۔''

اللہ عزّوجلّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿حضرتِ معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

چہرے کا نشان

ایک شخص کا بیان ہے کہ میں حضرت سیِّدُنا ابومحفوظ معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے لئے **دعا** فرمائی اور میں واپس گھر آ گیا۔ دوسرے دن پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کے چہرہ پر **نشان** بنا ہوا ہے جیسے **کوئی چوٹ لگی ہو**۔ کسی نے آپ سے پوچھا: ''اے ابو محفوظ! ہم کل آپ کے پاس سارا دن رہے، آپ کے چہرہ پر کوئی نشان نہ تھا، یہ کیا نشان ہے اور کیسے ہوا؟'' آپ نے فرمایا: ''اپنے مطلب کی بات کرو اسے چھوڑو، یہ تمہارے مطلب کا سوال نہیں ہے۔'' اس شخص نے عرض کیا، آپ کو اپنے معبود کی قسم! آپ اس بارے میں کچھ بتائیں! اس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے گزشتہ رات یہاں نماز ادا کی اور خواہش ہوئی کہ بیت اللہ کا **طواف** کرلوں پس میں **مکہ شریف** چلا گیا، **طواف** کیا پھر زمزم کی طرف چل پڑا' تا کہ اس کا پانی بھی پی لوں

تو میں دروازہ پر پھسل گیا، گرنے کی وجہ سے میرے چہرہ پر جو تم دیکھ رہے ہو چوٹ آ گئی۔ (جامع کرامات اولیاء ، ج۲،ص۴۹۱)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(10) حضرتِ سیِّدُنا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی

حضرتِ سیِّدُ نا سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پیدائش تقریباً ۱۵۵ھ میں بغداد شریف میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام سرُّ الدین اور کنیت ابوالحسن ہے اور سری سقطی کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ گرامی کا نام حضرت مغلس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھا۔

ولی کی دعا کی تاثیر

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ ابتدائے حالِ طریقت سے کچھ آگاہ فرمائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت حبیب راعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا گزر میری دُکان سے ہوا۔ میں نے انہیں روٹی کے کچھ ٹکڑے پیش کئے تاکہ فقراء میں تقسیم فرما دیں اس وقت انہوں نے مجھے دعا دی: ''خدا تجھے نیکی کی توفیق دے۔'' اسی دن سے اپنی دنیا کو سنوارنے کا خیال میرے دل سے جاتا رہا۔ آپ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے اور انہیں سے علوم ظاہر و باطن اکتساب فرمائے۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ کی وصیت

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار ہو گئے تو میں آپ کی **عیادت** کو گیا۔ آپ کے پاس ہی ایک پنکھا پڑا ہوا تھا۔ میں نے اس کو اٹھا لیا اور آپ کو جھلنے لگا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جنید! اسے رکھ دو کیونکہ آگ ہوا سے زیادہ تیز اور روشن ہوتی ہے۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ کی کیا حالت ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "عَبْدٌ مَمْلُوْكٌ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ (یعنی وہ غلام جسے کسی کام کا اختیار نہیں ہوتا)، حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمائیں، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ **مخلوق** کی صحبت کی وجہ سے **خالق** عَزَّوَجَلَّ سے **غافل** نہ ہونا۔ (الروض الفائق ١١٦)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ١٣ رمضان المبارک ٢٥٣ھ بروز منگل صبح صادق کے وقت 98 برس کی عمر میں ہوا۔ آپ کا مزار شریف بغداد میں مقام شونیز میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

شرابی کو نمازی بنا دیا

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ ایک شرابی کو دیکھا جو نشے کی حالت میں

مدہوش زمین پر گرا ہوا تھا اور اسی نشے کی حالت میں **اللہ**، **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کہہ رہا تھا۔ آپ نے اس کا منہ پانی سے **صاف** کیا اور فرمایا کہ اس بے خبر کو کیا خبر کہ ناپاک منہ سے کس **ذات** کا نام لے رہا ہے؟ آپ کے جانے کے بعد جب شرابی ہوش میں آیا تو لوگوں نے اس کو بتایا کہ تمہاری بے ہوشی کی حالت میں تمہارے پاس حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی تشریف لائے تھے اور تمہارا منہ **دھو** کر چلے گئے ہیں۔ شرابی یہ سن کر بہت ہی **شرمندہ** ہوا اور شرم وندامت سے رونے لگا اور نفس کو ملامت کر کے بولا: ''اے بے شرم! اب تو حضرت سری سقطی علیہ رحمۃ اللہ القوی بھی تم کو اس حالت میں دیکھ کر چلے گئے ہیں، خدا سے ڈر اور آئندہ کے لئے **توبہ کر**۔'' رات میں حضرت سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ندائے غیبی سنی کہ اے سری سقطی! تم نے ہمارے لئے شرابی کا منہ دھویا ہے **ہم نے تمہاری خاطر اس کا دل دھو دیا**۔ جب حضرت نماز تہجد کے لئے مسجد میں گئے تو اس شرابی کو تہجد کی نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ آپ علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اس سے دریافت فرمایا کہ تمہارے اندر یہ **انقلاب** کیسے آ گیا۔ تو اس نے جواب دیا کہ آپ مجھ سے کیوں دریافت فرما رہے ہیں جبکہ خود آپ کو **اللہ** تعالیٰ نے اس پر آگاہ فرما دیا ہے۔ (الروض الفائق، ص ۲۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) حضرتِ سیِّدُنا جُنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

حضرتِ سیِّدُ نا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادتِ مبارکہ تقریباً ۲۱۸ھ میں **بغداد شریف** میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام جُنید، نسبت بغدادی، کنیت

ابوالقاسم ہے اورالقابات **سیِّدُ الطائفہ**،**طاؤس العلماء**،**زجاج**،**قواریری اور لسانُ القوم** ہیں ۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **والد** حضرت سیِّدُ نا محمد بن جنید شیشہ کی تجارت کرتے تھے اورنہاوند کے رہنے والے تھے ۔**حضرت** جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شروع میں آئینہ کی **تجارت** کرتے تھے اوراس وقت آپ کا معمول تھا کہ بلاناغہ اپنی دوکان پر تشریف لے جاتے اور پردہ گرا کر چارسو رکعت **نمازنفل** ادا فرماتے ۔ایک مدت تک آپ نے اس **عمل** کو جاری رکھا۔ پھر آپ نے اپنی دکان کو چھوڑ دیا اوراپنے شیخ طریقت حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اوران کے مکان کی ایک کوٹھری میں خلوت گزیں ہوکراپنے دل کی **پاسبانی** شروع کردی اورحالت مراقبہ میں آپ اپنے نیچے سے مصلیٰ کو بھی نکال ڈالتے تاکہ آپ کے دل پرسوائے **اللہ** ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خیال کے کوئی دوسرا خیال نہ آئے ۔اس طرح آپ نے 40سال کا طویل عرصہ گزارا۔ تیس سال تک آپ کا معمول تھا کہ عشاء کی نماز کے بعد کھڑے ہوکرصبح تک **اللہ اللہ** کہا کرتے اوراسی **وضو** سے صبح کی نمازادا کرتے ۔آپ خودہی ارشادفرماتے ہیں کہ بیس برس تک تکبیراولیٰ مجھ سے **فوت** نہیں ہوئی اورنماز میں اگردنیا کا خیال آجاتا تو میں اس نماز کو دوبارہ ادا کرتا اوراگر بہشت اورآخرت کا خیال آتا تو **میں** سجدہ سہوادا کرتا۔

کامل مُرید

حضرتِ سیِّدُ نا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک **مرید** تھے جن کی طرف

آپ زیادہ **توجہ** فرماتے تھے۔ کچھ لوگوں کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی۔ آپ کو جب اس بات سے آگاہی ہوئی تو ارشاد فرمایا کہ میرا یہ مرید ادب و عقل میں تم سب سے فائق و بلند ہے اسی وجہ سے میں اسے **بہت چاہتا ہوں**۔ جس کا ثبوت میں **تمہیں** ابھی دے رہا ہوں تا کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اس میں کون سی **خوبی** ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہر ایک مرید کو ایک ایک **چھری** مرحمت فرما کر ارشاد فرمایا کہ ایسی جگہ ان مرغیوں کو ذبح کر کے لاؤ جہاں **کوئی دیکھنے والا موجود نہ ہو**۔ سبھی مرید وہاں سے چلے گئے اور پوشیدہ جگہوں میں ان **مرغیوں کو ذبح** کر کے لے آئے لیکن وہ آپ کا مرید خاص اس مرغی کو **زندہ** واپس لے آیا۔ حضرت نے دریافت کیا کہ تم نے ذبح کیوں نہیں کیا؟ انہوں نے جواب دیا: ''حضور! میں جس جگہ بھی پہنچا وہاں قدرتِ الٰہی کو موجود پایا اور اس کو **دیکھنے والا پایا**۔'' اس لئے مجبوراً واپس لے آیا ہوں۔ اس جواب کے بعد حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم سبھی لوگوں نے سن لیا۔ یہ اس کا خاص وصف ہے جس کی وجہ سے میں اسے بہت چاہتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ۲۷ رجب المرجب ۲۹۷ھ یا ۲۹۸ھ کو ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بھی **بغداد شریف** میں شونیزیہ کے علاقے میں واقع ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿حضرتِ جُنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ایک کرامت﴾

مومن کی فراست

ایک مرتبہ بیان کے دوران ایک **آتش پرست** مسلمانوں کے بھیس میں حاضر ہوا اور حضرتِ سیِّدُ نا جُنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے اس حدیث کی وضاحت چاہی کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ'' مسلمان کی **فراست** سے بچتے رہو کیونکہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔'' یہ قول سن کر آپ نے فرمایا کہ'' اس کا مقصد تو یہ ہے کہ تجھے **مسلمان ہونا چاہیے**۔'' اس کرامت سے گرویدہ ہو کر وہ **مسلمان** ہو گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء (مترجم)، ص62)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿6﴾ **بہرِ شِبلی شیرِ حق دنیا کے کُتّوں سے بچا** (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

ایک کا رَکھ عبدِ واحد بے رِیا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

بہر: واسطے **عبد:** بندہ **بے رِیا:** مُخلص

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **شیرِ حق** حضرتِ سیدنا ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کے صدقے دُنیا کے کتوں (یعنی مال ودولت کے حریصوں) سے بچا اور حضرتِ سیِّدُ نا عبدالواحد علیہ رحمۃ اللہ الواحد کا واسطہ مجھے ایک در کا بنا دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم

وضاحت:

عبدالواحد کا معنیٰ ہے ایک خدا کا بندہ ، چُنانچہ عبدالواحد (یہ بزرگ کا نام ہے) کے ساتھ ''ایک کا رکھ'' دعا مانگنے میں یہ مناسبت ہے کہ دونوں کلمات میں **''ایک''** کا معنیٰ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے بارہویں اور تیرہویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیدنا **ابوبکر شبلی** علیہ رحمۃ اللہ الولی اور حضرتِ سیِّدُنا **عبدالواحد** علیہ رحمۃ اللہ الواحد کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بُزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے **مختصر** حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(12) حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابوبکر شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی پیدائش بغداد کے نواحی علاقے سامرہ میں ۲۴۷ھ میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام **جعفر** اور **کنیت** ابوبکر ہے۔ آپ کو شبلی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ آپ موضع شبلہ یا شبیلہ میں رہنے والے تھے۔

آپ نے حضرت جنیدِ بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے دستِ مبارک پر بیْعت کی اور **خلافت** سے نوازے گئے۔ آپ نے شیخ کی **خدمت** میں رہ کر بہت ہی ریاضت وعبادت کی۔ حدیث کی مشہور کتاب مؤطا امام مالک آپ کو زبانی یاد تھی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۲۷ ذوالحجۃ الحرام ۳۳۴ھ کو 88 برس کی عمر میں ہوا۔ آپ کا مزارِ پُرنُور بغداد شریف میں سامرہ کے مقام میں ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

عیسائی طبیب مسلمان ہو گیا

حضرت سَیِّدُنا شیخ شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی ایک مرتبہ بہت بیمار ہوگئے۔ لوگ آپ کو علاج کے لئے ایک شفاء خانے لے گئے۔ شفاء خانے میں بغداد کے وزیر علی بن عیسیٰ نے آپ کی حالت دیکھی تو فوراً بادشاہ سے رابطہ کیا کہ کوئی تجربہ کار معالج بھیجئے۔ بادشاہ نے ایک عیسائی طبیبِ حاذق کو بھیج دیا۔ اس نے شیخ کے علاج کے لئے سرتوڑ کوششیں کیں لیکن آپ کو شفاء نہ ہوئی۔ ایک دن طبیب کہنے لگا، "اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ میرے پارۂ گوشت سے آپ کو شفاء مل جائے گی تو اپنے بدن کا گوشت کاٹ کر دینا بھی مجھ پر کچھ گراں نہ ہوتا۔" یہ سن کر شیخ شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ارشاد فرمایا، "میرا علاج اس سے بھی کم میں ہوسکتا ہے۔" طبیب نے دریافت کیا، "وہ کیا؟" ارشاد فرمایا، "زُنّار (کمر میں باندھا جانے والا دھاگہ جو کہ عیسائیوں کی مذہبی علامت ہے) توڑ دے اور **مسلمان** ہو جا۔" یہ سن کر اس نے عیسائیت سے توبہ کرلی اور مسلمان ہو گیا اور اس کے مسلمان ہونے پر شیخ شبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی بھی تندرست ہو گئے۔

(روض الریاحین ، الحکایۃ الرابعۃ والثلاثون بعد المئۃ، ص ۲۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(13) حضرتِ سیِّدُناشیخ عبدالواحد تمیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرتِ سیِّدُ ناشیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کوتمیمی اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ عرب کے قبیلے بنوتمیم سے تعلق رکھتے تھے۔آپ حضرت شیخ عبدالعزیز تمیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے جگر گوشہ ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانہ کے ممتاز ترین مشائخ میں سے ایک ہیں۔عبادت و ریاضت وتقویٰ اور عبادت میں یگانہ روزگار تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابوبکرشبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت کی اورانہی کی صحبت میں رہ کرراہِ سلوک کی منازل طے کیں اور **خلافت** سے سرفراز ہوئے۔آپ عادات و خصائل میں اپنے پیرومُرشد حضرت ابوبکرشبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آئینہ دار تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **مُقَلِّد** تھے۔آپ نے ۲۶ جمادی الثانی ۴۱۰ھ کو داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزارِ پُرانوار** بغدادشریف میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ **بُوالْفَرَح کاصدقہ کرغم کوفَرَح ، دے حُسن وسَعد** (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بُوالْحَسَن اوربُوسَعیدِ سَعْد زا کے واسِطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)

مشکل الفاظ کے معانی:

بوالفرح: خوشی والا **فرح:** خوشی **حُسن:** اچھائی وبھلائی **سعد:** خوش بختی

بوالحسن: بھلائی والا **بوسعید:** سعادت والا **سعدزا:** سعادت والا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرتِ سیِّدُنا ابوالفَرَح شیخ محمد یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ میرے غموں کو خوشیوں میں تبدیل کردے، حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن علی بن احمد علیہ رحمۃ اللہ الاَحد کا واسطہ مجھے بھی اچھا کردے اور حضرت سیدنا ابُوسَعید مبارَک مَخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے وسیلے سے مجھے خوش بخت اور سعادت مند بنادے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

اس شعر کی خوبی یہ ہے کہ جس بزرگ کی جو کُنیت ذکر کی گئی ہے اسی کی مناسبت سے دعا مانگی گئی ہے، مثلاً ''ابوالفرح'' کا وسیلہ پیش کر کے فرح یعنی خوشی طلب کی گئی ہے۔ نام اور مدعا میں یہ مناسبت ہے کہ دونوں میں ''فَرَح'' کا لفظ ہے۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے چودھویں، پندرھویں اور سولھویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابوالفَرَح شیخ محمد یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن علی بن احمد علیہ رحمۃ اللہ الاَحد اور حضرت سیدنا ابُوسَعید مبارَک مَخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان تینوں بُزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(14) حضرتِ سیِّدُنا شیخ محمد یوسف رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرتِ سیِّدُ نا ابو الفرح محمد یوسف بن شیخ عبداللہ طرطوسی علیہما رحمۃ اللہ القوی ملک شام کے خوبصورت شہر طرطوس کے رہنے والے تھے۔اسی نسبت سے آپ کو **طرطوسی** کہا جاتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حضرتِ سیِّدُ نا عبد الواحد تمیمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے صفِ اوّل کے مریدین وخلفاء میں سے ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے پیرومُرشِد کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینِ متین کی بے شمار خدمات انجام دیں۔آپ کا **وصال** ۳ شعبان المعظم ۴۸۵ھ کو ہوا۔شہر طرطوس میں آپ کا **مزارِ مبارک** مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(15) حضرتِ سیِّدُنا علی بن احمد ھکاری علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ سیِّدُ نا ابو الحسن علی بن احمد ہکاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی ولادتِ باسعادت ۴۰۹ھ میں عراق میں مُوصل کے نزدیک ایک گاؤں ہکار میں ہوئی۔آپ کے اصل نام کے بارے میں مختلف روایات ہیں تاہم **اکثر** مؤرخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ کا نام **علی بن محمد** ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا لقب **شیخ الاسلام** اور کنیت **ابو الحسن** ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے وقت کے ممتاز ترین علماء ومشائخ کی بارگاہ میں زانوئے اَدَب تہہ کر کے علمِ ظاہری و باطنی حاصل کیا۔علمِ حدیث وفقہ وغیرہ میں مہارت تامہ حاصل تھی۔علم کے ساتھ عمل میں بھی آپ یکتائے روزگار

تھے۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قطبِ وقت حضرت سیدنا ابوالفرح محمد طرطوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے شرفِ بَیْعَت وخلافت کی سعادت حاصل ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوری زندگی اسلام کی نشرو اشاعت میں صرف فرمائی اور اپنے فُیوض وبَرَکات سے مخلوق کو فیضیاب کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **صائم الدہر** اور **قائم اللیل** تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد قرآنِ پاک کی تلاوت شروع فرماتے اور نمازِ تہجد سے پہلے دو قرآنِ مجید ختم کرلیا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **وصال** صبح صادق کے وقت یکم محرم الحرام ۴۸۶ھ کو ہوا۔ بغداد شریف کے قصبہ ہکار میں آپ کا **مزارِ مبارک** مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(16) حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید مبارک مخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرتِ سیِّدُ نا ابوسعید مبارک بن علی مخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی پیدائش مبارک بغداد شریف میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وقت کے ممتاز علماء ومشائخ سے علومِ دینیہ حاصل کئے۔ یہاں تک کہ فقہ، حدیث اور علم معقولات ومنقولات میں **مہارت تامہ** حاصل کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شیخ ابراہیم ابوالحسن علی ہکاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے **مرید وخلیفہ** ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ یادِ الٰہی اور عبادت مولیٰ میں مصروف رہتے اور اپنے وقت کے ممتاز ترین فقیہ اور بُزُرگ ترین امام تھے۔ علومِ

ظاہری وباطنی کے جامع تھے۔ مذاہب اَرْبعہ میں سے حنبلی مذہب کے پیروکار تھے۔ باب الازج بَغداد شریف کا تاریخ ساز مدرَسہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی نے قائم فرمایا۔ سلسلۂ قادریہ کے مشہور بزرگ حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی آپ ہی کے خلیفہ ہیں۔ حضرت ابوسعید مخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی خود فرماتے ہیں: شیخ **عبدالقادر** علیہ رحمۃ اللہ القادر نے خرقہ مجھ سے پہنا اور میں نے ان سے اور ہر ایک نے دوسرے سے تبرک لیا (یعنی برکت حاصل کی)۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ۷ شعبان المعظم ۵۱۳ھ کو بَغداد شریف میں ہوا۔ مزارِ مبارک مدرَسہ بابُ الازج بَغداد میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿8﴾ **قادِری کر، قادِری رکھ، قادِریوں میں اُٹھا**

قَدْرِ عبدُ القادِرِ قُدرَت نُما کے واسِطے

مشکل الفاظ کے معانی:

قدر: عزت ومنزلت **قُدرت نُما:** قدرت کا مظہر

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی جو **قُدْرَت نُما** یعنی تیری قُدْرَت کے مظہر ہیں، اُن کی قدر ومنزلت اور عظیم رُتبے کا واسطہ مجھے قادِری بنا قادِری ہونے پر استقامت دے اور بروزِ قیامت ان کے غلاموں میں اٹھا۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وضاحت:

غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نامِ پاک **''عبدالقادِر''** کو اس لیے ذکر کیا گیا ہے کہ لفظی مناسبت ہو جائے۔ اگر یہاں لفظِ **قادِری** کے ساتھ آپ کا لقب غوث اعظم ذکر کیا جاتا تو لفظ مختلف ہو جاتا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے سترہویں شیخِ طریقت یعنی حضورِ سیِّدُنا غوثِ اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(17) غوث الاعظم سیِّدُنا عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرتِ سیِّدُ نا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی **ولادتِ** باسعادت یکم رمضان ۴۷۰ھ جمعۃ المبارک کو گیلان میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **کنیت** ابومحمد اور محی الدین، محبوبِ سبحانی، غوثِ اعظم، غوث ثقلین وغیرہ **القابات** ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **والدِ** بزرگوار کا نام حضرت سیدنا ابوصالح موسیٰ جنگی دوست اور **والدۂ محترمہ** کا نام اُمّ الخیر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والد کی طرف سے حَسَنی اور والدہ کی طرف سے حُسینی سید ہیں۔ امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت مولانا **احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

تُو حسینی حَسَنی کیوں نہ محی الدین ہو
اے خضر مجمع بحریں ہے دیار تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

18پارے زبانی سُنا دئیے

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر 4سال کی ہوئی تو آپ کے والد ماجد سیدنا ابوصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کومکتب میں داخل کرنے کی غرض سے لے گئے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استاذ کے سامنے آپ دوزانو ہوکر بیٹھ گئے۔استاذ نے کہا پڑھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم !تو آپ نے بسم اللہ شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ **الٓمٓ** سےلیکرمکمل 18 پارے استاذ کو زبانی سنا دیئے۔استاذ نے حیرت سے دریافت کیا کہ:''یہ کب پڑھا اورکیسے یاد کیا؟'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواب دیا:''میری والدہ ماجدہ 18 سپارے کی حافظہ ہیں ،جب میں شکم مادر میں تھا تو وہ اکثر ان کو پڑھا کرتی تھیں لہٰذا یہ سترہ سپارے سنتے سنتے یاد ہوگئے۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مزید تعلیم کیلئے ۴۸۸ھ میں **بغداد** تشریف لائے اوراپنے زمانہ کے معروف اساتذہ اورآئمہ فن سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ کے اَساتذہ میں ابوالوفاعلی بن عقیل حنبلی، ابو زکریا یحیٰی بن علی تبریزی، ابوالغالب محمد بن حسن باقلائی اورابوسعید محمد بن عبدالکریم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم جیسے نہایت

ناموراور معروف بزرگ ہیں۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علومِ قرآن کو روایت ودرایت اور تجوید وقرأت کے اسرار ورموز کے ساتھ حاصل کیا اور زمانے کے بڑے محدثین اور اہل فضل وکمال ومستند علماء کرام سے سماع حدیث فرما کر علوم کی اس شاندار طریقے سے تحصیل وتکمیل فرمائی کہ اپنے ہم عصر علماء میں نمایاں مقام پالیا اور ان کے بھی مرجع بن گئے۔

چھٹی صدی ہجری میں نیکی کی دعوت کی جو دُھومیں **غوث الاعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مچائیں اُس کی نظیر نہیں ملتی۔امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے تصوُّف کو اگر ایک فن کا دَرَجہ دیا تو غوثُ الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عملی طور پر اس میں جان ڈال دی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیانات انتہائی **پُر تاثیر** ہوتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جس وقت بیان کی محافل شروع کیں تو لوگ آپ کی طرف اُمنڈ پڑے۔**اللہ** تعالیٰ نے مخلوق کے دلوں کو آپ کی عظمت وہیبت کے سامنے سرنگوں کر دیا اور اس وقت کے اولیاء کرام کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سایۂ قدم اور دائرۂ حکم میں دے دیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود فرماتے ہیں:

''قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ یعنی میرا یہ قدم ہر ولی **اللہ** کی گردن پر ہے۔''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیعت وخلافت حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے حاصل تھی۔**اللہ** تعالیٰ نے سلسلۂ قادریہ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت سے وہ **شرف** عطا فرمایا ہے کہ اس کو سارے سلاسل کا مرجع بنا دیا۔آج بھی سلسلۂ قادریہ کا فیض دیگر سلاسل پر جاری ہے۔اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں ؎

مزرع چشت و بخارا و عراق و اجمیر

کون سی کشت پر برسا نہیں جھالا تیرا

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ھ میں 91 برس کی عمر میں بغداد شریف میں **انتقال** فرمایا۔ **نمازِ جنازہ** حضرت سید سیف الدین عبدالوہاب علیہ رحمۃ اللہ الوھاب نے پڑھائی اور لاتعداد لوگوں نے جنازہ میں شرکت کی۔ **مزارِ مبارک** بغداد شریف میں ہے جہاں دن رات زائرین کا ہجوم رہتا ہے۔

اللہ عزّوجلّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عذاب قبر دُور ہو گیا

حضورِ غوثِ پاک سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں ایک جوان حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کرنے لگا کہ ''میرے والد کا انتقال ہوگیا ہے میں نے آج رات ان کو خواب میں دیکھا ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ **عذاب قبر** میں مبتلا ہیں انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ''حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں جاؤ اور میرے لئے ان سے دعا کا کہو۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس نوجوان سے فرمایا: ''کیا وہ میرے مدرسہ کے قریب سے گزرا تھا؟'' نوجوان نے کہا: ''جی ہاں۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ پھر دوسرے روز اس کا بیٹا آیا اور کہنے لگا کہ ''میں نے آج رات اپنے والد کو سبز حلہ زیب تن کیے ہوئے **خوش و خرم** دیکھا ہے۔'' انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ ''میں

عذاب قبر سے **محفوظ** ہو گیا ہوں اور جو لباس تو دیکھ رہا ہے وہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کی **برکت** سے مجھے پہنچایا گیا ہے پس اے میرے بیٹے! تم ان کی بارگاہ میں حاضری کو لازم کرلو۔'' **پھر** حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی نے فرمایا: ''میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ ''میں اس مسلمان کے عذاب میں **تخفیف** کروں گا جس کا گزر (تمہارے) مدرسۃ المسلمین پر ہوگا۔''

(بهجة الاسرار، ذکر اصحابه و بشراهم، ص ۱۹۴)

رہائی مل گئی اس کو عذابِ قبر و محشر سے
یہاں پر مل گیا جس کو وسیلہ غوث اعظم کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضور غوثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ایک کرامت﴾

عصا مبارک چراغ کی طرح روشن ہو گیا

حضرت عبدالملک ذیال رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''میں ایک رات حضور پرُنور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مدرسے میں کھڑا تھا آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اندر سے ایک **عصا** دست اقدس میں لئے ہوئے تشریف فرما ہوئے میرے دل میں خیال آیا کہ ''کاش حضور اپنے اس عصا سے کوئی **کرامت** دکھلائیں۔'' ادھر میرے دل میں یہ خیال گزرا اور ادھر حضور نے عصا کو زمین پر گاڑ دیا تو وہ عصا مثل چراغ کے **روشن** ہو گیا اور بہت دیر تک روشن رہا پھر حضور پرُنور نے اسے اکھیڑ لیا تو وہ عصا جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا، اس کے بعد حضور نے فرمایا: ''بس اے ذیال! تم یہی چاہتے تھے۔''

(بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه......الخ، ص ۱۵۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿9﴾ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقاً سے دے رِزْقِ حَسَنْ

بندۂ رزّاق تاجُ الاصفیاء کے واسطے (رحمۃ اللہ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

حسن: اچھا **رزّاق:** رزق دینے والا **تاج الاصفیاء:** ستھروں کے سردار

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے سرکارِ بغداد حضورِ غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند دلبند شیخ عبدالرزاق قادری نوراللہ مرقدہٗ کا واسطہ مجھے رزقِ حلال نصیب فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

وضاحت:

عبدالرزاق، **رِزْقاً** اور **رِزْقِ حَسَن** کو ذکر کرنے میں یہ مناسبت ہے کہ ان کلمات میں ''ر، ز اور ق'' استعمال ہوا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے اٹھارہویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُنا شیخ **عبدالرزاق** قادری علیہ رحمۃ اللہ الہادی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(18) حضرتِ سیّد عبدُالرَّزاق قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی

حضرتِ سیّد عبد الرزاق قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی ۱۸ ذی القعدہ ۵۲۸ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت **ابوبکر، ابوالفرح، عبدالرحمٰن** اور لقب **تاج الدین** ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم و تربیت آپ کے والدِ محترم حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الربانی کی آغوشِ ولایت میں ہوئی اور آپ کو **بیعت و خلافت** کا شرف بھی انہی سے حاصل تھا۔ زُہد و تقویٰ میں اپنے والد بزرگوار کے مظہر تھے۔ **شرم وحیا** کا یہ عالم تھا کہ مسلسل تین سال تک **اللہ** تعالیٰ سے شرم وحیا اور خشیت الٰہی کی وجہ سے آسمان کی طرف **نگاہ نہیں اٹھائی۔**

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال شریف ۶ شوال المکرّم ۶۲۳ھ کو بغدادِ معلیٰ میں ہوا۔ جب **نمازِ جنازہ** کا اعلان ہوا تو ہر طرف لوگوں کا ہجوم دکھائی دینے لگا۔ اس قدر کثیر تعداد میں شہر میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ اس لئے سات مقامات پر 7 مرتبہ آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی گئی، اس کے بعد دفن کیا گیا۔ آپ کا **مزارِ** اقدس بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ نصرِ اَبی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دے حیاتِ دین مُحیِ جانفزا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

صالح: نیک **حیات:** زندگی **جاں فزا:** دل کو خوشی دینے والا **منصور:** کامیاب وکامران

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُ نا شیخ **ابوصالح** عبداللہ نَصْر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا صدقہ مجھے بھی نیک اور **منصور** بنا دے یعنی اپنی مدد سے کامیابیاں عطا فرما۔ اور سید محی الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کے وسیلے سے ایمان کی سلامتی نصیب فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

''**ابوصالح**'' کے ساتھ ''صالح'' ذکر کرنے میں یہ خوبی ہے کہ دونوں الفاظ کے معنی ایک ہیں یعنی نیک۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے انیسویں اور بیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُ نا شیخ **ابوصالح** عبداللہ نَصْر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرتِ سیِّد محی الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بُزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(19) حضرتِ سیِّد ابو صالح عبدُاللّٰہ نصر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

حضرتِ سیِّد ابو صالح نصر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ۲۴ ربیع الثانی ۵۶۲ھ میں **بغداد** شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت سیِّد عبدالرزاق قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے **بیٹے** اور حضور سیِّدُنا **غوث الاعظم** علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے **پوتے** ہیں۔ کنیت **ابو صالح** اور لقب **عمادُ الدین** ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے والدِ محترم کے سائے میں رہ کر عُلومِ حدیث کی تکمیل کی اور ان کے عِلاوہ بھی دیگر جید عُلَماء سے علمِ فقہ وحدیث حاصل کیا۔ آپ **شیخ الوقت**، **مناظر**، **محدث** اور بہترین **مقرر** ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے دادا حضور سیدنا غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے **مدرسے** کے متولی بھی تھے۔ خلیفہ وقت کی طرف سے آپ **قاضی القضاۃ** مقرر ہوئے اور خلیفہ کے انتقال تک منصبِ قضا پر فائز رہے۔ اس عظیم عہدے پر فائز ہونے کے باوجود آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اخلاق واطوار اور **تواضع وانکساری** میں کوئی فرق نہ آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جن امور کو خلاف شرع دیکھتے اس کو ختم کرنے میں تکلیف شاقہ برداشت کرتے مگر شریعت سے متجاوز نہ ہونے دیتے۔ بے شمار لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے علمِ فقہ وحدیث حاصل کیا اور آسمانِ علم وفضل پر دَرَخشندہ ستارے بن کر چمکے۔ علم فقہ میں آپ کی تصنیف ''ارشاد المبتدئین'' اپنی نظیر آپ ہے۔ آپ ۲۷ رجب المرجب ۶۳۲ھ کو محبوبِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ سے جا ملے۔ آپ کا **مزارِ پُر انوار** بغداد شریف میں ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(20) حضرتِ سیّدُنا مُحیِ الدین محمد بن صالح علیہ رحمۃ اللہ الھادی

حضرتِ سیّدُ نا محی الدین ابونصر محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغدادشریف میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے جدِّ امجد حضور سیدنا غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے بہت مشابہت رکھتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم وتربیت والدگرامی حضرتِ سیّد ابوصالح نصر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سایۂ عاطفت میں ہوئی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اعلیٰ دَرَجے کے محقق، مدرس اور محدث تھے۔۲۲ربیع النّور ۶۵۶ھ بروز پیر شریف بغداد شریف میں انتقال فرمایا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اپنے پردادا حضور غوث پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسے کے احاطے میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

(11) طُورِ عرفان و علُوّ و حَمد و حُسنٰی و بَہا
دے علی، موسٰی، حَسَن، احمد، بَہا کے واسِطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم)

مشکل الفاظ کے معانی:

عرفان: پہچان، معرفت **علو:** بلندی **حمد:** خُوبی ونیک نامی **حسنٰی:** بھلائی **بہا:** چمک

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے حضرتِ سیّدُ نا شیخ علی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے وسیلے سے دین ودنیا میں بلندی، حضرت شیخ سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طفیل اپنی معرِفت میں بلند مُقام، حضرت سیّدُ نا شیخ حسن قادِری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے وسیلے سے بھلائیاں،

حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے طفیل خوبی و نیک نامی اور حضرت بہاؤ الدین علیہ رحمۃ اللہ المبین (یعنی دین کا نور) کے وسیلے سے دنیا و آخرت میں نور عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

وضاحت:

اِس ایک شعر میں لفظی و معنوی **پانچ** مناسبتیں ہیں یعنی ''**علی**'' کے ساتھ ''**علُو**''، ''**موسٰی**'' کے ساتھ ''**طورعرفان**''، ''**حَسَن**'' کے ساتھ ''**حُسنٰی**''، ''**احمد**'' کے ساتھ ''**حمد**'' اور ''**بہاؤالدین**'' کے ساتھ ''**بہا**'' مناسبت رکھتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے اکیسویں، بائیسویں، تیئسویں، چوبیسویں اور پچیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُنا **شیخ علی بغدادی** علیہ رحمۃ اللہ الھادی، حضرت **شیخ سید موسٰی** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، حضرت سیِّدُنا **شیخ حسن قادِری** علیہ رحمۃ اللہ الھادی، حضرت **شیخ احمد** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور حضرتِ سیِّدُنا **بہاؤالدین** علیہ رحمۃ اللہ المبین کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان بزُرگوں رضی اللہ تعالٰی عنہم کے **مختصر** حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(21) حضرتِ سیِّدُنا شیخ علی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

حضرتِ سیّد علی بَغدادی علیہ رَحمۃُ اللہ لھادی بَغداد شریف میں پیدا ہوئے۔
آپ کی تعلیم و تربیت والد گرامی **حضرتِ** سیِّدُنا محی الدین ابونصر محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی صحبت بابرکت میں ہوئی اور دیگر مشائخِ وقت سے بھی حدیث و فقہ و دیگر عُلوم کی تعلیم

حاصل کی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والدِ محترم ہی سے شرفِ بیعت وخلافت کیا۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علومِ ظاہری و باطنی میں یکتائے روزگار تھے۔آپ نے ۲۳ شوال المکرّم ۷۳۹ ھ میں **داعیٔ اجل کو لبیک کہا**۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **قبرِ انور** بغدادِ معلیٰ میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عزّوجلّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(22) حضرتِ میر سیِّد موسٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرتِ میر سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد گرامی میر سید علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نسبت و اِرادت اور تلقینِ اَذکار وخلوت گزینی پائی۔شیخ المشائخ،سردارالاولیاء،سرورِ زُمرۂ اصفیاء سرکار میر سید موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بڑے کامل،عبادت وریاضت میں بے مثل اور صاحبِ تصرفات ظاہر و باطن تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات سے اکثر افراد نے فیض پایا اور علوم و معارف کو بڑی لگن سے پھیلایا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۳ رجب المرجب ۷۶۳ ھ کو بغداد شریف ہی میں دارالفناء سے دارالبقاء کی طرف کُوچ فرمایا۔**مزارِ مبارک** بغداد شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عزّوجلّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(23)حضرتِ سیِّدُنا شیخ حَسَن بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

حضرتِ سیِّد حسن بَغدادی علیہ رَحمۃُ الھادی **بغداد** شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم وتربیت اور پرورش والدِ محترم **حضرتِ** میر سید موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آغوشِ محبت میں ہوئی۔ والد بزرگوار ہی نے آپ کو **بیعت** سے مشرف فرما کر خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت و ریاضت میں اپنے معاصرین سے فائق تھے اور ذکر وفکر میں مشہور تھے۔ ۲۶ صفر المظفر ۷۸۱ھ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وِصال ہوا۔ **مزار** پُر انوار بغداد شریف میں ہے۔

اللہ عزَّوَجلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

(24)حضرتِ سیِّدُنا احمد جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرتِ سیِّد اَحمد جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بَغداد میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد حضرت شیخ حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تعلیم وتربیت پائی اور شرفِ **بیعت وخلافت** حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشاہیرِ اولیاء کاملین میں سے ہیں۔ آپ کا **وصال** شریف ۱۹ محرم الحرام ۸۵۳ھ کو بَغداد میں ہوا اور وہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزار** فائض الانوار ہے۔

اللہ عزَّوَجلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

(25)حضرتِ سیِّدُنا بہاؤ الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین

حضرت شیخ بہاؤالدین بن ابراھیم الانصاری شطاری جُنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سرزمینِ ہند (انڈیا) میں **''جُنید''** نامی شہر میں پیدا ہوئے۔ وہیں پر پرورش اور تعلیم وتربیت پائی۔ آپ کے شیخِ طریقت حضرت شیخ احمد جیلانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے خاص حرم شریف میں آپ کو بیعت کیا اور جملہ اورادووظائف کی اجازات دے کر **خلافت** سے بھی نوازا۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحبِ تصانیف بُزُرگ تھے۔

آپ کو اچھی خوشبو سونگتے ہی ایسا **ذوق وحال** طاری ہوتا تھا کہ جاں بلب ہو جاتے تھے چنانچہ ظاہری سبب آپ کے وصال کا یہی ہوا کہ ایک مرتبہ ایک شخص حالت نقاہت میں آپ کی خدمت میں غالیہ (یعنی مشک وعنبر کافور کی بنی ہوئی مہنگی خوشبو) لایا تو اسی اچھی خوشبو کے اثر سے آپ کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرگئی۔ یوں ۱۱ ذوالحجۃ الحرام ۹۲۱ھ میں آپ وصال فرما گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پُرانوار دولت آباد (دکن) میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عزّوجلّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علی محمَّد

(12) بہرِ ابراھیم مجھ پَر نارِ غم گلزار کر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

بہر: واسطے **نارِغم:** غم کی آگ **گلزار:** باغ

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میرے غموں کی آگ بجھادے اور حضرتِ سیِّدُ نا نظام الدین عرف شاہ **بھکاری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے طفیل مجھے رَحمتوں کی **بھیک** دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

''ابراہیم'' کے ساتھ ''**نارِغم**'' کا تذکرہ گویا اس طرف اشارہ کررہا ہے کہ **یااللہ** عَزَّوَجَلَّ! تیری اس رَحمت کا صدقہ جو تو نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام پر فرمائی اور نمرود کی لگائی ہوئی آگ کو گل گلزار بنادیا ہمارے غموں کی آگ بھی گلزار بنادے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے چھبیسویں اور ستائیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرتِ سیِّدُ نا نظام الدین عرف شاہ **بھکاری** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

{26} حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابراھیم ایرجی علیہ رحمۃ اللہ الھادی

حضرتِ سیِّد **ابراہیم** ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **ولادتِ** باسعادت ''**ایرج**'' کے مَقام میں ہوئی، اسی نسبت سے آپ کو ایرجی کہا جاتا ہے۔ آپ کے

والد ماجد کا نام حضرت سید معین بن **عبدالقادر** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے علمِ شریعت وطریقت پانے کے لئے **وقت** کے جید علماء و مشائخ کرام سے اِستفادہ کیا اوراپنے شیخِ طریقت شیخ بہاؤالدین جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے علمِ طریقت اَخذ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دَستور تھا کہ لوگوں کی جہالت، ناقدری اور ناانصافی کی وجہ سے گوشہ نشین ہوکر کتابوں کا مطالعہ فرماتے اور ان کی تصحیح فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **وفات** پاک ۵ ربیع الثانی ۹۵۳ھ میں ہوئی۔ **مزار** شریف دہلی (ہند) میں اِحاطہ دَرگاہِ حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں واقع ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(27) حضرتِ سیِّدُنا نظام الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین

حضرتِ سیِّدُنا **قاری** نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ (ہند) میں ۸۹۰ھ میں پیدا ہوئے۔ مُریدین وخلفاء کے درمیان بھکاری کے نام سے مشہور ہیں چنانچہ **شجرہ عالیہ** میں اسی نام سے یاد کئے گئے ہیں۔ ان کا یہ لقب غالباً اس لئے مشہور ہوا کہ یہ بارگاہِ ربّ العزت میں مانگنے سے نہیں شرماتے تھے، (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) مالداروں سے مانگنے والے بھکاری نہ تھے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدِ ماجد حضرت سیدنا **سیف الدین** علیہ رحمۃ اللہ المُبین اپنے **وقت** کے بڑے مایہ ناز عالم اور قراءتِ سبعہ کے **مسلّم امام** تھے۔ انہی کی نگرانی میں آپ نے عُلومِ عقلیہ وتفاسیر وتجوید نیز اعمال واَذکار حاصل کئے۔ **آپ**

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو **بیعت** کا شرف حضرت سَیِّد ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل تھا اوراُن ہی سے خرقہ خلافت واجازت حاصل ہوا تھا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے متعدد بار حضور سرورِکائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت کی اور بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے عظیم بشارتوں سے فیض یاب ہوئے۔اکثر مرتبہ سرکارِغوثیت مآب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی **زیارت** فرمائی۔چنانچہ آپ ارشادفرماتے ہیں کہ میں اکثر زیارتِ حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشرف ہوا ہوں مگر حضرت **غوث اعظم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوتنہا کبھی بھی نہیں دیکھا بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ شہاب الدین عمرسہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہوتے ہیں۔91برس کی عمر میں ۹ ذیقعدہ ۹۸۱ھ کو آپ کا **وِصال** ہوا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزارِ** مُبارَک قصبہ کاکوری کے وسط میں محلّہ جھنجھری میں واقع ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿13﴾ خانۂ دل کوضیاء دے روئے ایماں کو جمال

شہ ضیاء مولیٰ جمالُ الاولیاء کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

ضیاء: نُور،روشنی **روئے ایماں:** ایمان کاچہرہ **جمال:** خوبصورتی

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت قاضی ضیاء الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کے وسیلہ جلیلہ سے

میرا دل روشن فرما اور حضرت شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میرے رُوئے ایمان (یعنی ایمانی چہرے) کو **حسن و جمال** عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

وضاحت:

''**ضیاء الدین**'' کے ساتھ ''**ضیاء**'' اور ''جمال الاولیاء'' کے ساتھ ''**جمال**'' مانگنا باہم لفظی مناسبت رکھتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے اٹھائیسویں اور انتیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیدنا قاضی **ضیاء الدین** علیہ رحمۃ اللہ المُبین اور حضرتِ سیِّدُنا شیخ **جمال الاولیاء** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بُزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(28) حضرتِ سیِّدُنا قاضی ضیاء الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین

حضرتِ سیِّدُنا شیخ قاضی **ضیاء الدین** بن سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۹۲۵ھ میں ضلع **لکھنؤ** (ہند) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی۔ اس کے بعد گجرات کا سفر کیا اور وہاں علامہ وجیہ الدین بن نصر اللہ علوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عُلوم و فنون کی تکمیل کی۔ آپ نے شرفِ **بیعت** و خلافت حضرت شیخ نظام الدین شاہ

بھکاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۲۲ رجب المرجب ۹۸۹ھ میں وصال فرمایا۔ مزار مبارک قصبہ نیوتنی ضلع اُناؤ میں ہے۔

اللہ عزّوجلّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(29) حضرتِ سیِّدُنا شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرتِ سیّدُ نا شیخ جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۹۷۳ھ میں کوڑا جہان آباد میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والدِ ماجد مخدوم جہانیاں ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور انہی کے دَستِ مبارَک پر بَیْعَت کی اور خلافت کے منصبِ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد گرامی نے مزید تعلیم وتربیت کیلئے حضرت قاضی ضیاء الدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین کی خدمت میں بھیجا۔ 5 سال تک ان کی خدمت میں رہ کر عُلومِ ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ انہوں نے بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وِصالِ مبارَک شبِ عیدالفطر ۱۰۴۰ھ میں ہوا۔ روضۂ مبارَک قصبہ کوڑا جہاں آباد ضلع فتح پور ہنسوا (ہند) میں ہے۔

اللہ عزّوجلّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿14﴾ دے محمد کے لئے روزی کر اَحمد کے لئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)

خوانِ فَضْلُ اللہ سے حصہ گدا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

خوان: دسترخوان **گدا:** منگتا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا شیخ **محمد** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور حضرتِ سیِّدُنا شیخ اَحمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا واسطہ حضرتِ سیِّد فضل اللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سخاوت والے دسترخوان سے اس فقیر کو بھی حصہ عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے تیسویں، اکتیسویں اور بتیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُنا شیخ محمد کالپوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ، حضرتِ سیِّدُنا شیخ اَحمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور حضرتِ سیِّد فضل اللہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان تینوں بُزرگوں رضی اللہ تعالٰی عنہم کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(30) حضرتِ سیِّدُنا شیخ محمد کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ سید میر محمد کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری ۱۰۰۲ھ کو ہند کے شہر کالپی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ ماجد حضرت ابی سعید علیہ رحمۃ اللہ الرشید آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی **ولادت** سے قبل شہر دکن کی طرف تشریف لے گئے اور **مَفْقُودُ الْخَبَر** (یعنی لاپتہ) ہوگئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنی والدہ محترمہ کی آغوش **تربیت** میں پروان

چڑھے اور 7 برس کی عمر میں اپنے وقت کے مشہور محدث شیخ محمد یونس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر علومِ دینیہ سیکھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب حضرت سیدنا جمال الاولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو انھوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عالی ظرف کو دیکھتے ہوئے اپنے سلسلہ **بیْعت** میں داخل کیا اور تمام سلاسل کی **اجازت وخلافت** عطا کی۔

سات سال کی عمر سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ باجماعت کبھی قضاء نہ ہوئی۔ آخر عمر میں **۲۶ سال** تک مسلسل روزہ رکھتے رہے سوائے اُن دِنوں کے جن میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ اپنے مرشد کامل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اکتسابِ فیض کے بعد کالپی شریف واپس آئے اور درس وتدریس میں مشغول ہوگئے۔ **13** مفید تصانیف یادگار چھوڑیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ 65 برس کی عمر پاکر ۶ شعبان المعظم ۱۰۷۱ھ اس **دارِ فانی** سے **رخصت** ہوئے۔ **مزارِ** پُر انوار کالپی شریف کے باہر دکھن اور پچھم گوشے میں شہر سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

صَلُّو اعَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿حضرتِ میر محمد کالپوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

بدکار کو نیکوکار بنادیا

منقول ہے کہ ایک شخص صاحب ثروت تھا اور متعدد گناہوں میں مبتلا رہتا تھا۔ اس کی عادت تھی جس درویش کا شہرہ سنتا ان کی صحبت میں جاتا۔ بالآخر ایک مرتبہ

اس نے سوچا کہ کالپی شریف حضرت **میر سید محمد** قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ میں چلنا چاہئے۔ اور اپنے دل میں یہ خیال باندھا کہ اگر پہلی بار دیکھنے کے ساتھ ہی میرے اوپر کوئی کیفیت طاری ہوگئی تو میں اپنے تمام گناہوں سے تائب ہو جاؤں گا اور اگر کوئی کیفیت ظاہر نہیں ہوگی تو علی الاعلان شراب نوشی کروں گا۔ جب وہ حضرت کی بارگاہ میں پہنچا تو دیکھتے ہی بے ہوش ہوگیا اور کافی دیر تک عالم بے ہوشی میں پڑا رہا۔ جب افاقہ ہوا تو اپنے گریبان کو چاک کر دیا اور فقر اختیار کر کے **تارکُ الدنیا** ہوگیا۔ آپ نے اپنے کشف سے اس کے آئندہ حالات کا مشاہدہ فرمایا اور ایک عمدہ جوڑا مع خادم کے اس کے پاس روانہ فرمایا۔ اس نے خلعت کو قبول نہ کیا۔ خادم نے ہر چند کوشش کی مگر وہ انکار ہی کرتا رہا۔ آخر کار حضرت خود تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ ''تم میری اِرادت کی وجہ سے مرجعِ اربابِ سعادت ہو چکے ہو، اس لئے جو کچھ بھی تمہیں دیا جا رہا ہے اسے **قبول کرلو**، تم کیا جانتے ہو کہ اس میں کیا راز ہے؟'' یہاں تک کہ اس نے خلعت کو پہنا اور پھر اس پر رازِ سربستہ منکشف ہوئے اور وہ آپ کے در کا **خادم** ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(31) حضرتِ سیِّد احمد کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ میر سَیِّد **احمد کالپوی** علیہ رحمۃ اللہ الباری کالپی شہر (**ہند**) میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی کُتُبِ دینیہ اپنے والدِ گرامی حضرتِ میر سید **محمد** بن ابی سعید الحسنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی سے پڑھیں۔ آپ نے جملہ عُلومِ دینیہ کی تکمیل کے بعد اپنے والدِ

معظم سے **بیعت** کا شرف حاصل کیا اور صرف **24** سال کی عمر میں مسندِ والدِ ماجد پر رونق افروز ہوئے اور تلقین وارشاد کی محفل کو رونق بخشی۔

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اَخلاق و عادات اپنے اَسلاف کے قدم بقدم تھے۔ رَحم وکرم، بخشش وعطا، عفوودرگزر میں اپنے اسلاف کے آئینہ دار تھے۔ علمِ نَبَوی اور اَخلاقِ نَبَوی صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِشاعت میں مثالی کارنامے انجام دیئے۔ آپ جامع عُلومِ ظاہروباطن اور حقیقت ومعرفت سے آشنا تھے۔ زُہدوتقویٰ، عبادت وریاضت میں کامل تھے۔ **اخلاق وعادات** میں یگانہ عصر تھے۔ عُنفوانِ جوانی ہی سے نورِ ہدایت آپ کی جبین ہمایوں سے چمکتا تھا۔ ۱۹ صفر المظفر **۱۰۸۴ھ** جمعرات کے دن شام کے وقت **انتقال** فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا **مزار**ِ مُبارَک کالپی شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ سیِّد احمد کالپوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ایک کرامت﴾

توجہ کی تاثیر

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے کشف وتوجہ میں بڑی تاثیر تھی، جس شخص پر توجہ کرتے وہ بے خُود ہوکر گر پڑتا۔ ایک شخص آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''حضور! میرے دل کی سختی اور تنگی اپنے شباب پر ہے، میرا کوئی قریبی رشتہ دار یا لڑکا بھی وصال کر جائے تو حالتِ گریہ نہیں آسکتی۔ اس لئے حضور سے التماس ہے کہ میری اس حالت زار پر توجہ فرمائیں۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس کے

دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ کر ہلایا مگر اس کی کیفیت بدستور باقی رہی، یہاں تک کہ تیسری بار میں اس پر رقّت کی کیفیت طاری ہوئی اور وہ آہ وبُکا کرنے لگے، اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ جب اسے افاقہ ہوا تو اِس عظیم کرامت کو دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے دست مبارک پر **بیعت** ہوا اور عقیدت مندوں میں داخل ہوگیا۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(32) حضرتِ سیِّد فضل اللّٰہ کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ میر سَیِّد فضل اللہ کالپوی علیہ رحمۃ اللہ الباری کالپی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مکمل تعلیم وتربیت والد ماجد حضرت میر سید احمد علیہ رحمۃ اللہ الماجد سے پائی اور اپنے وقت کے جملہ عُلوم وفنون کو حاصل فرما کر مقتدائے وقت و امام بن کر خلقِ خدا کی ہدایت وراہنمائی میں مشغول ہوگئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ زُہد و تقویٰ، عبادت وریاضت میں ممتاز اور مشائخِ عصر میں معزز ومقبول تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا **وصال** مبارک ۱۴ **ذُوالْقَعْدَۃ الحَرَام** بروز جمعرات شام کے وقت ۱۱۱۱ھ میں ہوا۔ **مزارِ** مبارک کالپی شہر میں زیارت گاہِ خلائق ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿15﴾ دین و دنیا کے مجھے بَرَکات دے بَرَکات سے (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)
عشقِ حق دے عشقی عشقِ اِنتِما کے واسطے

مشکل الفاظ کے معانی:

انتما: نسبت رکھنا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سَیِّد **شاہ بَرَکت اللّٰہ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے وسیلہ سے مجھے دین و دنیا کی **بَرَکات** عطا فرما اور اِنہی کے صدقے مجھے اپنا عاشقِ صادق بنا۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

وضاحت:

اِنْتِمَا کا معنی ہے **''انتساب''** یعنی نسبت رکھنا۔ **عشقِ اِنْتِمَا** کا معنی ہوا عشق کی نسبت رکھنا یعنی ''عشق کی نسبت رکھنے والے حضرتِ عشقی'' کا تجھے واسطہ ہمیں بھی اپنا **عشق** عطا فرما۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے تینتیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ **شاہ بَرَکت اللّٰہ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

{33} حضرتِ سیِّدُنا برکت اللّٰہ مارہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ سیِّد بَرَکت اللہ مارہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری ۲۶ جمادی الثانی ۱۰۷۰ھ کو بلگرام (ہند) میں **پیدا** ہوئے۔ اپنے والد ماجد حضرت سید اویس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہ کر تفسیر وحدیث، اُصول حدیث، فقہ، وغیرہ کا دَرْس لیا اور بہت ہی قلیل مدت میں ان تمام عُلوم مُرَوَّجہ میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔ والدِ ماجد نے جملہ سلاسل کی **اجازت وخلافت** مرحمت فرما کر سلاسل خمسہ قادِریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، مداریہ میں بَیْعَت لینے کی بھی اجازت عطا فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل **۲۶ سال** تک روزہ رکھتے رہے اور صرف ایک کھجور سے افطار کرتے۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدنا **شاہ فضل اللہ کالپوی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علم وحکمت و سلوک ومعرفت کا شہرہ سنا تو کالپی شریف جانے کا رخت سفر باندھا۔ کالپی شریف اس وقت علم وحکمت وتہذیب وتمدنِ اسلامی کا قبلہ تھا۔ آپ سفر کی صعوبتیں اُٹھا کر نُور العارفین حضرت سید **شاہ فضل اللہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگا عالی وقار میں پہنچے تو انہوں نے تین بار فرمایا: دریا بدریا پیوست یعنی دریا دریا میں مل گیا۔ صرف اسی کلمے ہی سے حضرت سید میر شاہ فضل اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سید شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلوک وتصوف اور دیگر بہت سے مقامات کی سیر کرادی۔ **پانچوں** سلاسلِ طریقت کی اجازت ہونے کے باوُجود حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عقیدت کی بنا پر سلسلہ عالیہ قادِریہ میں **بَیْعَت** فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۰ محرم الحرام ۱۱۴۲ھ کو

صبح صادق کے وقت اس دارِ فانی سے دارِ بقاء کی طرف روانہ ہوئے۔ مارہرہ شریف میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک مرجع خلائق ہے۔

اللہ عزّوجلّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

خطرات دل پر آگاھی

ایک بار فرخ آباد کے ایک شخص شجاعت خان نے مارہرہ شریف کی سرائے میں قیام کیا۔ اُس نے سوچا کہ حضور **صاحب البرکات** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو صاحب تصرف اس وقت سمجھوں گا کہ وہ مجھے ملاقات کے وقت کچھ کھانے کو دیں۔ عصر کے وقت جب وہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو اُس وقت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست مبارک میں باجرے کی روٹیاں اور گوشت پڑا ہوا میتھی کا ساگ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شجاعت خاں کو دیکھ کر مسکرائے تو شجاعت کے پاؤں کپکپانے لگے اور جسم میں لرزہ طاری ہو گیا۔ آپ نے شجاعت خاں کو باجرے کی روٹی اور وہ ساگ عنایت فرمایا۔ اس کے بعد سے شجاعت خاں کو آپ کے **صاحب تصرف** ہونے کا یقین کامل ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿16﴾ حُبِّ اہلِ بیت دے آلِ محمد کے لئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

کر شہیدِ عشق حمزہ پیشوا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

حُب: محبت　　　پیشوا: امام

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرت **شاہ ابوالبَرَکات آلِ محمد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ مجھے نبیِ پاک، صاحبِ لولاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے اہلِ بیت کی محبت عطا فرما اور حضرت **شاہ سید حمزہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے مجھے بھی شہیدِ عشق بنا یعنی اپنی محبت میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والا بنا دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

وضاحت:

''**حمزہ**'' کے ساتھ ''**شہید**'' ذکر کرنے میں سَیِّدُ الشُّہَداء **حضرت حمزہ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے راہ حق میں **شہید** ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ **عطّاریہ** کے چونتیسویں اور پینتیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرت **شاہ ابوالبَرَکات آلِ محمد** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرتِ سیِّدُنا شاہ حمزہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان دونوں بُزرگوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(34)حضرتِ سیِّدُنا آلِ محمد مارہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ ابوالبرکات سیِّد آلِ محمد مارِہروی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ۱۸ رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ جمعرات کو بلگرام میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ والدِ گرامی حضرت شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آغوشِ شفقت میں پروان چڑھے اور والدِ مکرم ہی سے شرفِ **بَیْعَت** وخرقہ **خلافت واجازت** حاصل تھا۔آپ **مکمل** 3 سال تک اعتکاف میں خلوت گزیں رہے اور جو کی روٹی سے افطار کیا کرتے تھے۔ والد **محترم** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی میں ہی آپ کو اپنا **مکمل سجادہ نشین** مقرر فرما دیا تھا۔ چنانچہ جب کوئی طالب ان کی خدمت میں آتا تو فرماتے: ال محمد کے پاس جاؤ، اس نے میرے سر سے بہت بوجھ ہلکا کر دیا ہے اور مجھے بہت **راحت وآرام** بخشا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تقریباً 22 خلفائے کرام تھے۔ جن کی وجہ سے سلسلہ قادِریہ کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ ۱۶ رمضان المبارک ۱۱۶۴ھ پیر شریف کی رات کو آپ کا **وصال** ہوا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزارِ** مبارک مارہرہ شریف میں ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(35)حضرتِ شاہ حمزہ مارہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ سیِّد **حمزہ** مارِہروی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ۱۴ ربیع الثانی ۱۱۳۱ھ میں مارہرہ شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد گرامی الشاہ

ابوالبرکات آلِ محمد رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے جملہ عُلوم وفُنون کی تکمیل کی اور ان ہی کی خدمت میں رہ کر سُلوک کی منازل طے کیں اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہی کے دستِ حق پرست پر **بَیْعت** کی اور **خرقہ خلافت** سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ علم وفضل میں یکتا، مایہ ناز مصنف اور صاحبِ کرامت وتصرف بُزُرگ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۹۸ھ بدھ کے روز اس **جہان فانی** سے **کوچ** فرمایا۔ آپ کی قبرِ انور مارہرہ شریف میں پرانے مقبرے میں **زیارت گاہِ** خاص وعام ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زیارتِ سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم

ایک باکمال درویش نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت مبارکہ میں ایک **دُرود شریف** نذر کیا۔ حضرت نے اسے پسند فرما کر رکھ لیا۔ اِسی شب میں **حضورِ اقدس** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی **زیارت** نصیب ہوئی۔ لب ہائے مبارکہ سے رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: ''صاحبزادے اٹھو! اور درود شریف پڑھو۔'' آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیدار ہوئے، غسل فرمایا، عطر لگایا، بخور وغیرہ روشن کیے اور اس درود شریف کا ورد شروع کیا۔ ابھی درود شریف ختم بھی نہ کیا تھا کہ **زیارتِ سرورِ کونین** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم سے مشرف ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سر کی آنکھوں سے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا **دیدار** کیا۔ آپ **تعظیماً** کھڑے ہو گئے اور درود

شریف کے بقیہ اعداد پورے کیئے ۔ درود شریف تمام ہونے تک آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم آپکے پاس تشریف فرما رہے۔

﴿17﴾ دل کو اچھا تن کو سُتھرا جان کو پُر نور کر
اچھے پیارے شَمْسِ دِیں بَدْرُ الْعُلیٰ کے واسِطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

شمس: سورج
بدر العلیٰ: بلندیوں کا چاند

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرت سَیِّد **شاہ آلِ اَحمد** اچھے میاں مارِہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا واسطہ جو **''شَمْسِ دِیں''** (یعنی دینِ متین کے چمکتے سورج) اور **''بَدْرُ الْعُلیٰ''** (یعنی بلندیوں کے چاند) ہیں، میرے دل کو **اچھا** اور تن کو **ستھرا** بنا دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے چھتیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرت سَیِّد **شاہ آلِ اَحمد** اچھے میاں مارِہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

{36}حضرتِ سیِّد آلِ احمد اچھے میاں مارھروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ سیِّد شاہ آلِ اَحمد اچھے میاں مارِہروی علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوی کی **ولادتِ** باسعادت ۲۸ رمضان المبارک ۱۱۶۰ھ میں ہوئی۔ اسمِ گرامی **آلِ احمد** اورلَقَب **اچھے میاں** ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عُلومِ ظاہری و باطنی اورمنازِلِ سُلوک کی تکمیل اپنے والِدِ ماجد **حضرتِ** سیِّد شاہ حمزہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمائی۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سید شاہ حمزہ نوراللہ مرقدہٗ کے ہی خلیفہ وسجادہ نشین ہیں۔ آپ کے مریدین کی تعداد ایک اندازے کے مطابق قریب **دو لاکھ** تھی۔آپ نے سرطان (کینسر) کی بیماری میں مبتلاء رہ کر **۱۷ ربیع النور ۱۲۳۵ھ** کو **وِصال** فرمایا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **مزارِ مقدس** مارہرہ شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

برص زدہ اچھا ہوگیا

ایک مرتبہ ایک برص زدہ سپاہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دُور ہی کھڑا رہا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''بھائی آگے آؤ؟'' وہ عرض کرنے لگا: ''حضور! میں اس **قابل** نہیں ہوں۔'' پھر فرمایا: ''آگے آؤ۔'' وہ شخص آگے آیا تو جس جگہ سفید داغ تھا حضرت نے اپنے دست مبارک کو رکھا اور ارشاد فرمایا کہ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔جب سپاہی نے اس جگہ دیکھا تو **سفید داغ بالکل غائب تھا۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی دوسری کرامت﴾

تین بیٹوں کی بشارت

خلیفہ محمد ارادت اللہ بدایونی نامی آپ کے ایک مرید تھے جو ہمہ وقت اسی فکر میں رہتے تھے کہ خداوند تعالٰی ایک بیٹا عطا فرمائے۔ایک مرتبہ حضور صاحب البرکات کے عرس میں اپنے مرشد کے رُوبرو کھڑے تھے۔دریائے سخاوتِ عرفانی جوش پر تھا۔ارشاد فرمایا: ''ارادت اللہ کیا چاہتے ہو؟انہوں نے عرض کیا کہ غلام کو کوئی **فاتحہ خواں** (یعنی بیٹا) نہیں ہے۔'' حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے **دعا** کی: ''یارب کریم عَزَّوَجَلَّ ہمارے ارادت اللہ کو فرزند دیدے۔''اس کے بعد فرمایا: خلیفہ! پہلے **بیٹے** کا نام کریم بخش رکھنا، دوسرے کا رحیم بخش اور تیسرے کا نام الٰہی بخش رکھنا۔خلیفہ موصوف قدموں میں گر پڑے اور عرض کرنے لگے: ''حضور! مجھے تو ایک کی بھی **اُمید** نہیں تھی۔'' تو حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے سر مبارک کا کلاہ (ایک خاص قسم کی ٹوپی) دینے کے بعد ارشاد فرمایا: ''خدا کی ذات سے مجھ کو امید ہے۔'' خلیفہ ارادت اللہ واپس ہوئے۔جلد ہی **خدا کی قدرت** ظاہر ہوئی اور ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔خلیفہ نے اس کا نام کریم بخش رکھا۔یہاں تک کہ تین سالوں میں 3 بیٹے ہوئے اور تینوں کا نام حضرت کے حکم کے مطابق رکھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ دو جہاں میں خادمِ آلِ رسولُ اللہ کر
حضرتِ آلِ رسول مُقْتَدا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل لفظ کا معنٰی: **مقتدا:** جس کی پیروی کی جائے۔

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یاالٰہی عَزَّوَجَلَّ تجھے سَیِّد **آلِ رسول** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ مجھے دونوں جہاں میں رَسولُ **اللہ** صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم **کی آل کا خادم بنا۔** آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے سینتیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سَیِّد **آلِ رسول** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(37) حضرتِ سیِّدُنا آلِ رسول مارھروی علیہ رحمۃ اللہ الباری

حضرتِ شاہ **آلِ رسول** مارِہروی علیہ رحمۃ اللہ الباری تیرھویں صدی ہجری کے اَکابر اولیائے کرام میں سے تھے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی **ولادتِ** باسعادت رجب المرجب ۱۲۰۹ھ میں ہوئی اور والد ماجد حضرت شاہ آلِ بَرَکات رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آغوشِ شفقت ومحبت میں **تربیت** اور نشو ونما پائی۔**آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے بڑے

چچاحضرت اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے **اجازت وخلافت** حاصل تھی۔ والد ماجد نے بھی اجازت مرحمت فرمائی تھی مگر مرید اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سلسلہ میں فرماتے تھے۔ ۱۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۲۹۶ھ کو **وصال** شریف ہوا۔ **وقتِ** رحلت لوگوں نے استدعا کی کہ حضور! کچھ وصیت فرمادیجئے۔ بہت اصرار پر فرمایا، مجبور کرتے ہوتو لکھ لو **ہماراوصیت نامہ**۔ **اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ** (یعنی اللہ اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی اطاعت کرو) بس یہی کافی ہے اور اسی میں دین ودنیا کی فلاح ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا **مزار شریف** مارہرہ شریف میں مرجع خلائق ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی اِن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیۡب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿حضرتِ آلِ رسول مارہروی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی ایک کرامت﴾

معراج کی حقیقت

بدایوں کے ایک صاحب جو آپ کے مرید خاص تھے۔ وہ ایک مرتبہ سوچنے لگے کہ **معراج شریف** چند لمحوں میں کس طرح ہوگئی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اس وقت وضو فرما رہے تھے۔ فوراً اس سے کہا: ''میاں اندر سے ذرا تولیہ تو لاؤ!'' موصوف جب اندر گئے تو ایک کھڑکی نظر آئی۔ اس جانب نگاہ دوڑائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ پُرفضا باغ ہے۔ یہاں تک کہ اس میں سیر کرتے ہوئے ایک **عظیم الشان** شہر میں پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے کاروبار شروع کردیا، شادی بھی کی اولاد بھی ہوئی، یہاں تک کہ 20 سال کا عرصہ گزر گیا۔ جب اچانک حضرت نے آواز دی تو وہ گھبرا کر کھڑکی

میں آئے اور تولیہ لئے ہوئے دوڑے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ابھی وضو کے قطرات حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک پر موجود ہیں اور دست مبارک بھی تر ہیں۔ وہ انتہائی حیران وششدر ہوئے، تو حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تبسم آمیز لہجے میں فرمایا: ''میاں وہاں بیس برس رہے اور شادی بھی کی اور یہاں ابھی تک وضو خشک نہیں ہوا اب تو معراج کی حقیقت کو سمجھ گئے ہو گے؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(19) کر عطا اَحمد رضائے اَحمدِ مُرسَل مجھے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

میرے مولیٰ حضرتِ اَحمد رَضا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

احمد: پسندیدہ **رضا:** خوشنودی **مولیٰ:** آقا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

اے میرے **مولیٰ** عَزَّوَجَلَّ تجھے میرے آقائے نعمت اعلیٰ حضرت امام **اَحمد رضا** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واسطہ مجھے **اَحمدِ مُرسَل** (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم) **کی سب سے پسندیدہ رضا و خوشنودی** عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت:

یہ شعر شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام مولانا **حامد رضا خان** علیہ رحمۃ اللہ المنّان کا ہے، اس شعر کے پہلے مصرع میں اَحمد **دو مرتبہ** لایا گیا ہے۔ اس شعر کی وضاحت دو طرح سے کی گئی ہے جن میں زیادہ فرق نہیں ہے:

(۱) پہلے **احمد** سے مراد کسی کا نام نہیں بلکہ اس کے لغوی معنی ملحوظ ہیں یعنی **زیادہ پسندیدہ** اور ''رضاءُ'' کے معنی ہیں **خوشنودی**۔ لہٰذا اَحمد رضائے اَحمدِ مرسل (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم) کا معنی ہوا: **اَحمدِ مُرسَل** (صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم) **کی پسندیدہ رضا**۔اور دوسرے مصرع میں اَحمد رضا سے امامِ اَہلسنّت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا اسمِ گرامی **اَحمد رضا** مراد ہے۔ چنانچہ اس شعر میں نبی اکرم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم کی پسندیدہ رضا کو اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے وسیلے سے طلب کیا گیا ہے۔

(۲) پہلے **احمد** سے مراد نبی کریم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم ہیں اور رضائے احمد کا مطلب ہے احمد یعنی سرکارِ دوعالم صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم کی رضا! چنانچہ اس شعر میں سرکارِ مدینہ اور رضائے سرکار صلّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلّم کو اعلیٰ حضرت مولانا **احمد رضا خان** کے وسیلے سے طلب کیا گیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے اڑتیسویں شیخِ طریقت یعنی اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(38) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عَظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدّدِ دِین ومِلّت، حضرتِ علّامہ مولینا الحاج الحافظ القاری الشّاہ امام **احمد رَضا خان**

علیہ رحمۃ الرحمٰن کی **ولادت** باسعادت بریلی شریف (ہند) کے مَحلّہ جَسولی میں ۱۰ شَوَّالُ الْمُکَرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظہر مطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی۔ سِنِ پیدائش کے اِعتبار سے آپ کا تاریخی نام اَلْمُختار (۱۲۷۲ھ) ہے۔آپ کا نامِ مبارَک **محمد** ہے، اور آپ کے دادا نے **احمد رضا** کہہ کر پکارا اور اسی نام سے مشہور ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے نام کے ساتھ عبدالمصطفیٰ کا اضافہ فرمایا، جب آپ دستخط کرتے تو''عبدالمصطفیٰ احمد رضا'' لکھا کرتے۔ایک نعتیہ غزل کے مقطع میں لکھتے ہیں۔

خوف نہ رکھ ذرا رضاؔ تُو تو ہے عبدِ مصطفیٰ

تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف تیرہ سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُروَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین مولانا **نقی علی خان** علیہ رحمۃ المنّان سے کرکے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اُسی دن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں **پہلا فتویٰ** تحریر فرمایا تھا۔فتویٰ صحیح پاکر آپ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتاء آپ کے سپرد کردی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲۹۴ھ، 1877ء میں اپنے والد ماجد مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ حضرتِ شاہ آلِ رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں مارہرہ مطہرہ میں حاضر ہوئے اور سلسلہ قادریہ میں بیعت سے مشرف ہوکر اجازت و خلافت سے بھی نوازے گئے۔اس پر کسی نے حضرت شاہ آل رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت سراپا اقدس میں عرض کی: ''حضور! آپ کے یہاں تو ایک لمبے عرصے تک

مجاہدات وریاضات کے بعد خلافت واجازت مرحمت کی جاتی ہے، پھر کیا وجہ ہے کہ ان دونوں (یعنی مولانا نقی علی خان اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) کو بیعت کرتے ہی خلافت عطا فرمادی؟'' اِرشاد فرمایا: ''اور لوگ زنگ آلود میلا کچیلا دل لے کر آتے ہیں، اس کی صفائی وپاکیزگی کے لئے مجاہداتِ طویلہ اور ریاضات شاقہ کی ضرورت پڑتی ہے، یہ دونوں حضرات صاف ستھرا دل لے کر ہمارے پاس آئے ان کو صرف اِتصالِ نسبت کی ضرورت تھی اور وہ مُرید ہوتے ہی حاصل ہوگئی۔''

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے اندازہ **عُلُومِ جلیلہ** سے نوازا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کم وبیش **پچاس عُلُوم** میں قلم اُٹھایا اور قابلِ قدر کُتُب تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہرفن میں کافی دسترس حاصل تھی۔ علمِ توقیت، (عِلمِ ۔تَو۔قِی۔ت) میں اِس قدر کمال حاصل تھا کہ دن کو سورج اور رات کو **ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے**۔ وَقت بِالکل صحیح ہوتا اور کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔

ہاتھوں ہاتھ مسئلہ حل فرمادیا

علمِ رِیاضی میں آپ یگانۂ رُوزگار تھے۔ چُنانچِہ علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر **ضِیاءُالدین** جو کہ رِیاضی میں غیر ملکی ڈگریاں اور تَمغہ جات حاصل کیے ہوئے تھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ریاضی کا ایک مسئلہ پوچھنے آئے۔ ارشاد ہوا، فرمایئے! اُنھوں نے کہا، وہ ایسا مسئلہ نہیں جسے اتنی آسانی سے عَرض کروں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، کچھ تو فرمایئے۔ وائس چانسلر صاحب نے سوال پیش کیا تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسی وقت اس کا تَشفّی بخش جواب دے دیا۔ اُنھوں نے انتہائی حیرت سے کہا کہ میں اِس مسئلہ کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا اِتّفاقاً

ہمارے دینیات کے پروفیسر مولانا سیّد **سُلَیمان اشرف** صاحِب نے میری راہنمائی فرمائی اور میں یہاں حاضر ہوگیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ اِسی مسئلہ کو کتاب میں دیکھ رہے تھے۔ ڈاکٹر صاحِب بصدِ فرحت و مُسرّت واپس تشریف لے گئے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت سے اِس قدر مُتَاَثِّر ہوئے کہ داڑھی رکھ لی اور صوم وصلوٰۃ کے پابند ہوگئے۔ **عِلاوہ ازیں اعلیٰحضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عِلمِ تکسیر، عِلمِ ہیئت، عِلمِ جَفر وغیرہ میں بھی کافی مُہارت رکھتے تھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خُداداد حافظہ

حضرت ابو حامِد سیِّد **محمد محدِّث کچھوچھوی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ تکمیلِ جواب کے لیے جُزئیّاتِ فِقْہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے وہ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں عَرض کرتے اور حوالہ جات طلب کرتے تو اُسی وقت آپ فرمادیتے کہ رَدُّالْمُحتَار جلد فُلاں کے فُلاں صَفْحہ پر فُلاں سَطر میں اِن الفاظ کے ساتھ جُزئیّہ موجود ہے۔ دُرِّ مُختَار کے فُلاں صَفْحے پر فُلاں سَطر میں عبارت یہ ہے۔ **عالمگیری** میں بقید جلد وصَفْحہ وَسَطر یہ الفاظ موجود ہیں۔ **ہِندیہ** میں **خَیریہ** میں **مَبْسُوط** میں ایک ایک کتاب فِقہ کی اصل عبارت مع صَفْحہ وَسَطر بتادیتے اور جب کتابوں میں دیکھا جاتا تو وُہی صَفْحہ وَسَطر وعبارت پاتے جو زَبانِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا تھا۔ اِس کو ہم زِیادہ سے زِیادہ یِہی کہہ سکتے ہیں کہ **خُداداد قوّتِ حافِظہ** سے چودہ سوسال کی کتابیں حِفظ تھیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صرف ایک ماہ میں قراٰن پاک حفظ کرلیا

آپ نے صرف ایک ماہ میں قراٰن پاک حفظ کیا۔ چنانچہ **حضرتِ** جناب سیِّد ایوب علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان ہے کہ ایک روز اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ بعض ناواقف حضرات میرے نام کے آگے **حافِظ** لکھ دیا کرتے ہیں، حالانکہ میں اِس لقب کا اَہل نہیں ہوں۔ سیِّد ایوب علی صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی روز سے دَور شُروع کردیا جس کا وَقْت غالِباً عشاء کا وُضو فرمانے کے بعد سے جماعت قائم ہونے تک مخصوص تھا۔ روزانہ ایک پارہ یادفرمالیا کرتے تھے، یہاں تک کہ **تیسویں روز 30واں پارہ** یادفرمالیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سراپا عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا نُمونہ تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا **نعتیہ کلام** (حدائقِ بخشش شریف) اس اَمر کا شاہد ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نوکِ قلم بلکہ گہرائی قلب سے نِکلا ہوا ہر مِصْرَعہ آپ کی سرورِعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے بے پایاں عقیدت و مَحبَّت کی شہادت دیتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی کسی دُنیوی تاجدار کی خوشامد کے لیے قصیدہ نہیں لکھا، اس لیے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضورتاجدارِرسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی اِطاعت وغلامی کو دل وجان سے قبول کرلیا تھا۔ اس کا اظہار آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک شعر میں اس طرح فرمایا۔

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الْحَمْد میں دنیا سے مسلمان گیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چشمانِ سر سے زیارتِ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دوسری بار حج کے لیے تشریف لے گئے تو زیارتِ نبیِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی آرزو لیے روضۂ اَطہر کے سامنے دیر تک صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہے، مگر پہلی رات قسمت میں یہ سعادت نہ تھی۔ اس موقع پر وہ معروف نعتیہ غزل لکھی جس کے مَطْلَع میں دامنِ رحمت سے وابَستگی کی اُمّید دکھائی ہے۔ ؎

وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

لیکن مَقْطَع میں مذکورہ واقِعہ کی یاس انگیز کیفیت کے پیشِ نظر اپنی بے مائیگی کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔ ؎

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رؔضا
تجھ سے شَیدا ہزار پھرتے ہیں

(اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مصرعِ ثانی میں بطورِ عاجزی اپنے لیے ''کُتّے'' کا لفظ اِستعمال فرمایا ہے مگر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اَدَباً یہاں ''شیدا'' لکھ دیا ہے)

یہ غَزَل عرض کر کے دیدار کے اِنتظار میں **مُؤَدَّب** بیٹھے ہوئے تھے کہ **قسمت** جاگ اٹھی اور چشمانِ سر سے بیداری میں **زیارتِ حُضُورِ اَقدس** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے مشرَّف ہوئے۔ (حیات اعلی حضرت ،ج ۱، ص ۹۲، مکتبۃ المدینہ، بابُ المدینہ کراچی)

سبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! قربان جایئے ان آنکھوں پر کہ جنھوں نے **عالمِ بیداری** میں محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا **دیدار** کیا۔ کیوں نہ ہو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ ''**فَنا فی الرَّسول**'' کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نعتیہ کلام اِس اَمر کا شاہد ہے۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے، اگر کوئی میرے دل کے دو ٹکڑے کردے تو ایک پر لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دوسرے پر مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم لکھا ہوا پائے گا۔

(سوانح امام احمد رضا،ص۹۶،مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غُرَباء کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، ہمیشہ غریبوں کی اِمداد کرتے رہتے۔ بلکہ آخری وَقت بھی عزیز و اقارِب کو **وصیّت** کی کہ غُرَباء کا خاص خیال رکھنا۔ ان کو خاطِر داری سے اچھے اچھے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو مطلق نہ جھڑکنا۔ **آپ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر تصنیف و تالیف میں لگے رہتے۔ نماز ساری عمر باجماعت ادا کی، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خوراک بہت کم تھی، اور روزانہ ڈیڑھ دو گھنٹہ سے زیادہ نہ سوتے۔ (حیات اعلی حضرت ، ج ۱، ص ۹۶، مکتبة المدینه کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تالیفات

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختلف عُنوانات پر کم و بیش **ایک ہزار** کتابیں لکھی ہیں۔ یوں تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک **لاکھوں فتوے** لکھے، لیکن افسوس! کہ سب کو نقل نہ کیا جاسکا، جو نقل کرلیے گئے تھے ان کا نام''

العطایا النبّویہ فی الفتاوی الرضویہ'' رکھا گیا۔**فتاویٰ رضویہ(جدید)** کی **30** جلدیں ہیں جن کے **کُل صفحات:21656،** کُل **سُوالات وجوابات:6847** اور **کل رسائل:206** ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ (جدید)، ج ۳۰،ص ۱۰، رضا فائونڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

ہرفتوے میں دلائل کا سمندر موجزن ہے۔**قرآن** وحدیث،فِقہ،مَنطِق اور کلام وغیرہ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وُسْعَتِ نظری کا اندازہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فتاوٰی کے مُطالَعے سے ہی ہوسکتا ہے۔

قراٰنِ پاک کا اردو ترجمہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآنِ مجید کا ترجَمہ کیا جواُردو کے موجودہ تراجم میں سب پر فائق ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجَمہ کا نام ''کنزُالایمان'' ہے۔جس پر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ صدرالافاضل مولاناسیِّد **نعیم الدین مُرادآبادی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاشیہ لکھا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وصال شریف

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی **وفات** سے چار ماہ بائیس دن پہلے خود اپنے **وِصال** کی خبر دے کرایک آیتِ قرآنی سے سالِ وفات کا اِستخراج فرمایا تھا۔وہ آیتِ مبارکہ یہ ہے:۔

وَیُطَافُ عَلَیۡهِم بِاٰنِیَةٍ مِّنۡ فِضَّةٍ وَّاَکۡوَابٍ ترجمۂ کنزالایمان: اوران پر چاندی کے برتنوں اور کُوزوں کا دَور ہوگا۔ (پ ۲۹، الدھر:۱۵)

(سوانح امام احمد رضا، ص ۳۸۴، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)

۲۵ صفر الْمُظَفَّر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ءکو جُمُعَةُ الْمبارَك کے دن ہندوستان کے وقت کے مطابق ۲ بج کر ۳۸ منٹ پر، عین اذان کے وقت اِدھر مُؤَذِّن نے حَیَّ عَلَی الفَلاح کہا اور اُدھر امامِ اَہلسُنَّت، مُجَدِّدِ دین وملّت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشاہ **امام اَحمد رَضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن نے داعئ اَجل کو لبیک کہا۔ اِنّا لِلّٰهِ وَاِنّآ اِلَیهِ رَاجِعُون.

آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا **مزارِپُراَنوار** بریلی شریف (ہند) میں آج بھی زیارت گاہِ خاص وعام بناہوا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

دربارِ رسالت میں انتظار

۲۵ صفر المُظَفَّر کو بیت المقدّس میں ایک **شامی بُزُرگ** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خواب میں اپنے آپ کو دربارِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم میں پایا۔ تمام صحابۂ کرام علیہم الرضوان اور اولیائے عِظام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی دربار میں حاضر تھے، لیکن مجلس میں سُکوت طاری تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی آنے والے کا **اِنتظار** ہے۔ شامی

بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم میں عرض کی، حُضور! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کس کا انتظار ہے؟ سیِّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، **ہمیں احمد رضا کا اِنتظار ہے**۔ شامی بزرگ نے عرض کی، حُضُور! احمد رضا کون ہیں؟ ارشاد ہوا، ہندوستان میں **بریلی** کے باشِندے ہیں۔ بیداری کے بعد وہ شامی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں ہندوستان کی طرف چل پڑے اور جب وہ بریلی شریف آئے تو انہیں معلوم ہوا کہ اس عاشقِ رسول کا اسی روز (یعنی **۲۵ صفر المُظفَّر ۱۳۴۰** ھ) کو **وصال** ہو چکا ہے جس روز انہوں نے خواب میں سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو یہ کہتے سنا تھا کہ **"ہمیں احمد رضا کا انتظار ہے"**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿اعلیٰ حضرتِ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت﴾

ٹرین رُکی رہی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بار پیلی بھیت سے **بریلی شریف** بذرِیعہ رَیل جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر ایک دو مِنَٹ کے لیے ریل رُکی، مغرِب کا وَقت ہو چکا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نَماز کے لیے پلیٹ فارم پر اُترے۔ ساتھی پریشان تھے کہ رَیل چلی جائے گی تو کیا ہوگا لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اطمینان سے اذان دِلوا کر جماعت سے نَماز شُروع کر دی۔ اُدھر ڈرائیور **انجن چلاتا** ہے لیکن رَیل نہیں چلتی، اِنجن اُچھلتا اور پھر پٹری پر گرتا ہے۔

ٹی ٹی، اسٹیشن ماسٹر وغیرہ سب لوگ جمع ہو گئے، ڈرائیور نے بتایا کہ انجن میں کوئی خرابی نہیں ہے۔اچانک ایک پنڈِت جی چیخ اُٹھا کہ وہ دیکھو کوئی **دَرویش** نماز پڑھ رہا ہے،شاید رَیل اسی وجہ سے نہیں چلتی؟ پھر کیا تھا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرد لوگوں کا ہُجُوم ہوگیا۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اطمینان سے نَماز سے فارِغ ہو کر جیسے ہی رُفَقا کے ساتھ ریل میں سُوار ہوئے تو ریل چل پڑی۔سچ ہے جو اللہ کا ہو جاتا ہے کائنات اسی کی ہو جاتی ہے۔

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا   دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا

دَورِ باطل اور ضَلالت ہند میں تھا جس گھڑی   تُو مجدِّد بن کے آیا اے امام احمد رضا

از: امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿20﴾ پُر ضیاء کر میرا چہرہ حَشْر میں اے کبریا (عَزَّوَجَلَّ)

شہ ضیاءُ الدین پیرِ باصَفا کے واسِطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

مشکل الفاظ کے معانی:

پرضیا: روشن   **باصفا:** صاف ستھرا

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے پیرِ باصفا قطبِ مدینہ حضرتِ ضیاءالدین مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا واسطہ ہمارے چہروں کو بروزِ قیامت روشن فرما۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ

تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے اُنتالیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ سیِّدُنا ضیاءالدین مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔ ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(39) حضرتِ سیِّدُنا ضیاء الدین مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

حضرتِ سیِّدُنا قطبِ مدینہ کی **ولادتِ** باسعادت ۱۲۹۴ھ، ۱۸۷۷ء میں پاکستان کے شہر **ضیاء کوٹ** (سیالکوٹ) میں بمقام کلاس والا ہوئی۔ **''یا غفورُ''** سے سِنِ وِلادت نکلتا ہے۔ **آپ** رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ **ابتدائی تعلیم** ضیاء کوٹ میں حاصل کی پھر مرکز الاولیاء (لاہور) اور دہلی میں کچھ عرصہ تَحصِیلِ علم کیا بِالآخر پیلی بھیت (یوپی انڈیا) میں حضرتِ علامہ مولٰینا **وَصی احمد مُحَدِّث سُورتی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں تقریباً چار سال رہ کر عُلُومِ دِینیہ حاصِل کئے اور دَورۂ حدیث کے بعد سَنَدِ فراغت حاصِل کی۔ زَہے قسمت **امامِ اَہلسنت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دستِ مبارَک سے سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دستار بندی فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے امامِ اَہلسنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے **بیعت** بھی کی اور صِرْف ۱۸ سال کی عُمر میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سَنَدِ خلافت بھی

پائی۔

؎ کلی ہیں گلستانِ غوث الوریٰ کی یہ باغ رضا کے گُلِ خوشنما ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

کراچی تا بَغداد

۱۳۱۸ھ (۱۹۰۰ء) میں تقریباً ۲۴ سال کی عُمر میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے پیرو مرشِد **امامِ اَہلسنت** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رخصت ہوکر باب المدینہ (کراچی) تشریف لائے۔ کچھ عرصہ کراچی میں گزار کر حُضُورِ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خُصُوصی فُیُوض و بَرَکات حاصِل کرنے کیلئے **بَغدادِ مُعلّٰی** وارِد ہوئے۔ وہاں تقریباً چار برس اِسْتِغْراق کی کیفیت رہی اور **مَجذُوب** رہے۔ بَغداد شریف میں ۹ برس اور کچھ ماہ قِیام رہا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

روزانہ محفلِ میلاد

حضرتِ قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوتاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے جُنون کی حدتک عشق تھا بلکہ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **فَنافِی الرَّسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے منصب پر فائز تھے۔ ذِکرِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہی آپ کا روز و شبانہ مَشغلہ تھا۔ اکثر زیارت کیلئے آنے والے سے اِسْتِفسار فرماتے، آپ نعت شریف پڑھتے ہیں؟ اگر وہ ہاں کہتا تو اُس سے نعت شریف سَماعت فرماتے اور خوب مَحظُوظ ہوتے، بارہا جذباتِ تاثر سے آنکھوں سے سَیلِ اشک رواں ہوجاتا، روزانہ

رات کو آستانہ عالیہ پر **محفلِ میلاد** کا انعقاد ہوتا۔ جس میں مَدَنی، تُرکی، پاکستانی، ہندوستانی، شامی، مصری، افریقی، سوڈانی، اور دنیا بھر سے آئے ہوئے زائرین شرکت کرتے۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُم العالیہ فرماتے ہیں **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** عَزَّوَجَلَّ مجھے بھی کئی بار اُس مقدس محفِل میں نعت شریف پڑھنے کا شَرَف حاصِل ہوا ہے میں نے ایک خاص بات قطبِ مدینہ کی محفِل میں یہ دیکھی کہ حُضور اختِتام پر (بطورِ تَواضُع) **دُعا نہیں** فرماتے تھے بلکہ کسی نہ کسی شریکِ محفِل کو **دُعا** کا حکم فرمادیتے۔ **دُعا** کے بعد روزانہ لازِمی لنگر شریف بھی ہوتا تھا۔

راتیں بھی مدینے کی باتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طَمع نہیں، مَنع نہیں اور جمع نہیں

حضرتِ قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک کریمُ النَّفس اور شریفُ الفِطرت بُزرگ تھے ان کی قُربت میں اُنس ومحبَّت کے دریا بہتے تھے اور سلف صالحین کی یاد تازہ ہوجاتی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سخی اور بہُت عطا فرمانے والے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرمایا کرتے تھے، **طَمع نہیں، مَنع نہیں اور جمع نہیں** (یعنی لالچ مت کرو کہ کوئی دے اور اگر کوئی بِغیر مانگے دے تو منع مت کرو اور جب لے لو تو جمع مت کرو) جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو کوئی عِطر پیش کرتا تو خوش ہو کر اُسے اِس طرح دعا دیتے **عَطَّرَ اللّٰہُ اَیَّامَکُم** یعنی

اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ایّام مُعطّر (خوشبودار) کرے۔آپ کوشہنشاہِ اُمم، سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم اور حُضُور ِسیِّدُ ناغوثُ الْاَعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے حد الفت تھی ایک بارفرمانے لگے، کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

؎ بعدمُردَن روح وتن کی اس طرح تقسیم ہو روح طیبہ میں رہے لاشہ مِرا بغداد میں

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وِصال

۴ ذُوالحجۃ الحرام ۱۴۰۱ھ 2-10-81 بروزجمعۃ المبارک مسجدِ نَبَوِیّ الشَّریف علیٰ صاحِبہا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے مُؤَذِّن نے ''اَللّٰہُ اَکبَرُ،اَللّٰہُ اَکبَرُ'' کہااورسیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کلِمہ شریف پڑھا اورآپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح قَفَسِ عُنْصَری سے پرواز کرگئی۔بعدِغسل شریف کفن بچھا کرسرِ اقدس کے نیچے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے حُجرہ مقصورہ شریف کی خاک مبارَک رکھی گئی۔آمِنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دلبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی قبرانور کا غُسّالہ شریف اور مختلف تبرُّکات ڈالے گئے۔پھرکفن شریف باندھا گیا۔بعدنمازِ عَصْر دُرود وسلام اور قصیدہ بُردہ شریف کی گُونج میں جنازہ مبارکہ اُٹھایا گیا۔

؎ عاشق کا جنازہ ہے ذرادھوم سے نکلے محبوب کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

بِالآخر بے شمارسوگواروں کی موجودگی میں سیِّدی قطبِ مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کوان کی آرزو کے مطابق جنّتُ البقیع کے اُس حصے میں جہاں اہلبیتِ اطہار علیہم

الرضوان آرام فرما ہیں وَہیں سیِّدۃُ النِّساء فاطِمۃُ الزَّہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار پُر انوار سے صِرف دو گز کے فاصلے پر سِپُردِ خاک کیا گیا۔

اللہ عزّوجلّ کی اِن پر رحمت ہو اور اِن کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿21﴾ اَحْیِنَا فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا سَلَامْ" بِا لسَّلَامْ

قادِری عبد السلام عبدِ رَضا کے واسِطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یااللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے حضرتِ مولانا **عبدالسلام** قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کا واسطہ ہمیں **دنیا وآخرت میں سلامتی** عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے چالیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ مولانا **عبدالسلام** قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔

حضرت علاّمہ عبدالسلام قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی، شیر بَیشۂ سنّت حضرت علامہ مولانا **حشمت علی خان** علیہ رحمۃ اللہ المنّان کے مُرید اور قطب مدینہ حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین مَدَنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے وکیل وخلیفہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کولمبو (سی لنکا) میں گیارہ ربیع الغوث ۱۳۹۹ھ، 10 مارچ 1979ء میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت

حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی خلافت اور قطب مدینہ مولانا **ضیاء الدین مَدَنی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی (جو ابھی بقیدِ حیات تھے) کی وکالت دی تھی۔ جب تک میزبانِ مہمانانِ مدینہ حضرت سیدنا قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حیات تھے، امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ وکیلِ قطب مدینہ کی حیثیت سے مسلمانوں کو اپنے پیرومُرشِد کا ہی مرید بناتے تھے۔ جب قطب مدینہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دنیا سے پردہ فرما گئے تو آپ نے اسلامی بھائیوں کے اصرار پر مولانا **عبدالسلام** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دی ہوئی خلافت کو استعمال کرتے ہوئے **بیعت** ہونے کی خواہش رکھنے والوں کو اپنا مُریدیعنی عطّاری بنانے کا سلسلہ شروع کردیا۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو اگرچہ دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء و مشائخ دامت فیوضھم سے **خلافت** حاصل ہے، مثلاً شارِحِ بخاری، فقیہ اعظم ہند **مفتی شریف الحق** امجدی علیہ رحمۃ اللہ الولی، مفتی اعظم پاکستان حضرت **مفتی وقارالدین** قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی اور **جانشین سیدی قطبِ** مدینہ حضرت مولانا **فضل الرحمٰن** صاحب اشرفی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اَسانید و اِجازات سے نوازا ہے۔ مگر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے چونکہ حضرت سیّدُنا عبدالسلام قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی کی دی ہوئی خلافت کے ذریعے **بیعت** کرنے کا سلسلہ شروع فرمایا تھا اس لئے شجرہ کے اشعار کے اُسلوب (یعنی پہلے شعر میں اُن کا ذکر ہے جس نے خلافت دی اور دوسرے میں اُن کا جسے خلافت ملی) کو سامنے رکھتے ہوئے اس شعر کو شجرہ میں شامل رکھا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿22﴾ عشقِ اَحمد میں عطا کر چشمِ تر سوزِ جگر
یا خدا! اِلیاس کو اَحمد رضا کے واسطے

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

اِس شعر میں شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کرتے ہیں: یا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے عاشقانِ رسول کے امام، اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کا واسطہ مجھے عشقِ رسول میں **''چشمِ تر''** یعنی رونے والی آنکھیں اور **''سوزِ جگر''** یعنی انکی یاد میں تڑپنے والا دل عطا فرما۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تذکرہ:

اس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے اکتالیسویں شیخِ طریقت یعنی حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار** قادِری رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کا ذکر ہے۔ان کے مختصر حالاتِ زندگی ملاحظہ ہوں:

(41)امیرِ اہلسنّت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری

دامت برکاتھم العالیہ

شیخ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادِری** رَضَوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کی **ولادت مبارکہ** ۲۶ رَمضانُ المبارَک ۱۳۶۹ھ بمطابق ۱۹۵۰ء میں **پاکستان** کے مشہور شہر **بابُ المدینہ** کراچی میں ہوئی۔

والدِ بزرگوار

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے والدِ بُزُرگوار **حاجی عبدالرحمٰن قادِری** علیہ رحمۃ اللہ الھادی باشرع اور پرہیزگار شخص تھے اور **سلسلۂ عالیہ قادِریہ** میں **بیعت** تھے۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ عالَمِ شِیر خوارگی ہی میں تھے کہ آپ کے **والدِ محترم** ۱۳۷۰ھ میں **سفرِ حج** پر روانہ ہوئے۔ **ایامِ حج** میں مِنٰی میں سخت لُو چلی جس کی وجہ سے کئی حجاج کرام فوت ہوگئے، ان میں حاجی عبدالرحمٰن علیہ رحمۃ المنّان بھی شامل تھے جو مختصر علالت کے بعد **۱۴ ذوالحِجّۃ الحرام ۱۳۷۰ھ** کو اس دنیا سے **رخصت** ہوگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ واِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایمان افروز خواب

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بڑی **ہمشیرہ** کا بیان ہے کہ **ابا جان** علیہ رحمۃ المنان

کے وِصال کے بعد میں نے ایک مرتبہ یہ **ایمان افروز خواب** دیکھا کہ ''**اباجان** علیہ رحمۃ المنان ایک انتہائی نورانی چہرے والے **بزرگ** کیساتھ تشریف لائے ، میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگے ، بیٹی ! تم ان کو پہچانتی ہو؟ یہ ہمارے مدنی آقا **میٹھے میٹھے مصطفٰی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں ، پھر **شہنشاہ رسالت** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مبارک لبوں سے رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے : تم بہت **نصیب دار** ہو۔

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہوجائے چراغاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حصولِ علمِ دین

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ دورِ شباب ہی میں **علومِ دینیہ** کے زیور سے آراستہ ہوچکے تھے۔ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ نے **حصولِ علم** کے ذرائع میں سے کتب بینی اورصحبتِ علماء کو اختیار کیا۔اس سلسلے میں آپ نے سب سے زیادہ استفادہ **مفتی اعظم** پاکستان حضرت علامہ مفتی **وقارالدین قادِری** رَضَوی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کیا اور مسلسل **۲۲ سال** آپ علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی صحبت بابَرَکت سے **مستفیض** ہوتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے قبلہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو اپنی **خلافت واجازت** سے بھی نوازا۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ! کثرتِ مطالعہ، بحث وتمحیص اور اَکابر علماءِ کرام سے تحقیق وتدقیق کی وجہ سے **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کو **مسائلِ شرعیہ** اور **تصوّف واَخلاق** پر دسترس ہے ۔صدر الشریعہ بدر الطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی شہرۂ آفاق

تالیف ''بہارِ شریعت'' اور امامِ اہلسنّت، مجدِدِ دین وملت الشاہ **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے فتاویٰ کا عظیم الشان مجموعہ ''**فتاویٰ رضویہ**'' عموماً آپ دامت برکاتہم العالیہ کے زیرِ مطالعہ رہتے ہیں۔ **حجۃ الاسلام امام محمد غزالی** علیہ رحمۃ اللہ الوالی کی کتب بالخصوص ''**احیاء العلوم**'' کی بہت تحسین فرماتے ہیں اور اپنے مُتَوَسِّلین کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں، ان کے علاوہ دیگر اکابرین دامت فیوضہم کی کتب کا چیدہ چیدہ مطالعہ بھی آپ کے معمولات میں شامل ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

یادگارِ اسلاف

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **خوفِ خدا** عَزَّوَجَلَّ **وعشقِ رسول** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم، جذبۂ اتباعِ قرآن وسنّت، جذبہ احیاءِ سنّت، زہدوتقویٰ، عفو ودرگزر، صبروشکر، عاجزی وانکساری، سادگی، اخلاص، حسنِ اخلاق، جود وسخا، دنیا سے بے رغبتی، حفاظتِ ایمان کی فکر، فروغِ علم دین، خیر خواہیٔ مسلمین جیسی صفات میں یادگارِ اسلاف ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

سرکارِ ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بھرپور محبت کا نتیجہ ہے کہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی زندگی **سنّتِ مصطفٰی** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے سانچے میں ڈھلی

ہوئی نظر آتی ہے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کا **عاشقِ رسول** ہونا ہر خاص وعام پر اتنا ظاہر وباہر ہے کہ آپ کو **عاشقِ مدینہ** کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو بارہا **یادِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور **فراق طیبہ** میں آنسو بہاتے دیکھا گیا ہے۔ **اجتماعِ ذکرونعت** میں تو آپ کی رقّت کا بیان کرنے سے **قلم قاصر** ہے۔ کبھی کبھی آپ یادِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں **اس قدر دیوانہ وار تڑپتے** اور روتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو رحم آنے لگتا ہے اور وہ بھی رونے لگتے ہیں۔

سرکار کے قدموں کے نشاں ڈھونڈ رہا ہے ﷺ

جو اشک مری آنکھ کی پُتلی سے گرا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عقیدتِ اعلٰی حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **سیّدی قطبِ مدینہ** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں تحریر فرماتے ہیں: ''اَلحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں **بچپن** ہی سے **امامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت**، پروانۂ شمعِ رسالت، مجدّدِ دین وملت **مولٰینا شاہ اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **متعارف** ہو چکا تھا۔ پھر جُوں جُوں شُعور آتا گیا اعلٰی حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کی **محبت** دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ میں بلا خوفِ تردید، کہتا ہوں کہ **ربُّ العُلٰی** کی پہچان، **میٹھے میٹھے مصطفٰی** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ذریعے ہوئی۔ تو مجھے میٹھے **میٹھے مصطفٰی** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی پہچان **امام اَحمد رضا** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے سبب **نصیب** ہوئی۔''

اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے ہمیں تو پیار ہے

ان شآء اللہ عزوجل اپنا بیڑا پار ہے

اسی **عقیدت** کا صدقہ ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی زندگی کا پہلا مدنی رسالہ بھی اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن سے **متعلق** لکھا جس کا نام ''**تذکرۂ امام احمد رضا** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' ہے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ ہی کا شعر ہے:

تُو نے باطل کو مٹایا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

دین کا ڈنکا بجایا اے امام احمد رضا رضی اللہ عنہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیعت وارادت

امامِ اہلسنّت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے بے حد **عقیدت** کی بنا پر **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو آپ علیہ رحمۃ الرحمٰن کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا۔ جیسا کہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ خود لکھتے ہیں: ''(مرید ہونے کے لئے) ایک ہی ''ہستی'' مرکز توجہ بنی، گو مشائخِ اہلِ سنت کی کمی تھی نہ ہے مگر

؎ پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا

اس مقدس ہستی کا دامن تھام کر ایک ہی واسطے سے **اعلیٰ حضرت** علیہ رحمۃ الرحمٰن سے نسبت ہو جاتی تھی اور اس ''ہستی'' میں **ایک کشش** یہ بھی تھی کہ براہِ راست **گنبدِ خضرا** کا سایہ اُس پر پڑ رہا تھا۔ اس ''مقدس ہستی'' سے میری مراد حضرت شَیْخُ الفضیلت آفتابِ رَضویت ضیاء الْمِلَّت، مُقْتَدائے اَہلسنّت، مُرید وخلیفہ اعلیٰ حضرت، پیرِ

طریقت، رَہبرِ شَرِیْعَت، شَیْخُ العَرَب والعَجَم، میزبانِ مہمانانِ مدینہ، قطبِ مدینہ، حضرت علامہ **مولٰینا ضیاء الدین احمد مَدَنی قادِری رَضَوی** علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ذات گرامی (ہے)۔

ضیاء پیر ومرشد مِرے رہنما ہیں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
سُرورِدل وجاں مِرے دل رُبا ہیں

مُنوَّر کریں قلبِ عطّار کو بھی
شہا! آپ دینِ مبیں کی ضِیا ہیں

امیرِ اہلسنّت مد ظلہ العالی کا تاریخی کارنامہ

﴿تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کا قیام﴾

اس پُرفِتن دور میں کہ جب دنیا بھر میں گناہوں کی یلغار، ذرائع ابلاغ میں فحاشی کی بھرمار اور فیشن پرستی کی پھٹکار مسلمانوں کی اکثریت کو بے عمل بنا چکی تھی۔ قبلہ شیخِ طریقت، امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، **حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی** دامت برکاتہم العالیہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے کی ذمہ داری مَحسوس کرتے ہوئے ایک ایک اسلامی بھائی پر انفرادی کوشش کر کے مسلمانوں کو یہ ذہن دینا شروع کیا کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** یہاں تک کہ آپ نے ۱۴۰۱ھ میں **"دعوتِ اسلامی"** جیسی عظیم اور عالمگیر تحریک کے مَدَنی کام کا آغاز فرمادیا۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ یہ آپ کی کوششوں کا ہی نتیجہ ہے کہ مختصر سے عرصے میں **دعوتِ اسلامی** کا پیغام (تادمِ تحریر) دنیا

کے 66 ممالک میں پہنچ چکا ہے اور لاکھوں عاشقانِ رسول نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں مصروف ہیں، مختلف ممالک میں کُفار بھی مُبلّغینِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں مُشرَّف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی جہدِ مسلسل نے لاکھوں مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کی زندگیوں میں مَدَنی انقلاب برپا کردیا جس کی بدولت وہ فرائض وواجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سر پر سبز عمامے کے تاج اور چہرے پر سنت کے مطابق داڑھی بھی سجالیتے ہیں۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے منفرد اور تاریخی کام کا بیّن ثُبوت یہ ہے کہ امتِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو جن شعبوں کی حاجت تھی، آپ ان شعبوں کو قائم کرنے میں مصروف ہوگئے اور آج الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ان میں سے کئی شعبہ جات میں کام شروع ہوچکا ہے، مَثَلاً مساجد کی تعمیرات کے لئے ''خدامُ المساجد''، حفظ و ناظرہ کے لئے ''مدرَسۃ المدینہ'' بالِغان کی تعلیمِ قرآن کے لئے، ''مدرَسۃُ المدینہ برائے بالِغان''، شرعی مسائل میں رَہنمائی کے لئے ''دارُالِافتاء''، علماء کی تیاری کے لئے ''جامعۃُ المدینہ''، تربیتِ اِفتاء کے لئے ''تَخَصُّص فِی الفِقہ'' اورامّت کو درپیش جدید مسائل کے حل کے لئے ''مجلسِ تحقیقاتِ شرعیہ'' پیغامِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ ربِّ الْعِزَّت کو عام کرنے کے لئے ''مجلسِ المدینۃ العِلْمِیّۃ''، تصنیفات وتالیفات کو شرعی اَغلاط وغیرہ سے مَحفوظ رکھنے کے لئے ''مجلسِ تفتیشِ کتب و رَسائل''، روحانی علاج کے لئے ''مجلسِ مکتوبات وتعویذاتِ عطاریہ''، اسلامی بہنوں کو باحیا بنانے کے لئے ان کے ''ہفتہ وار اجتماعات ودیگر

مَدَنی کام"، مسلمانوں کو باعمل بنانے کے لئے "**مَدَنی انعامات کا تحفہ**" اور دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے دنیا کے کئی ممالک میں "**مَدَنی قافلوں اور ہفتہ وار اجتماعات**" کا مَدَنی جال بچھا دیا، "**گونگے بہرے**، نابینا اور جیلوں میں **قیداسلامی بھائیوں کی اصلاح**" کے لئے مجالس قائم کر دیں، "**مختلف سطح کی مشاورتیں**" اوراس طرح سنتوں کی خدمت کے کم وبیش **30** شعبہ جات قائم فرمانے کے بعد **آپ** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ نے سارا نظام "**مرکزی مجلسِ شوریٰ**" کے سپُرد کر دیا اور اب ان کی کارکردگی پر بھی نظر رکھتے اور ضرورتاً اصلاح کے مَدَنی پھولوں سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ کے مریدین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کے کردارِ سنّت شعار سے متأثر ہوکر کروڑوں مسلمان **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھوں بَیْعَت ہوکر حضور سیدنا غوثِ اعظم دستگیر، پیرانِ پیر، قطبِ ربّانی شَیخ **عبدالقادر جیلانی** علیہ رحمۃ اللہ الغنی کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے تخلص **عطّار** کی نسبت سے آپ کے مُریدین اپنے نام کے ساتھ **عطّاری** لکھتے اور بولتے ہیں۔

ہیں شَرِیْعَت اور طریقت کی حسیں تصویر جو
زُہد و تقویٰ کے نظّارے حضرتِ عطار ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علمائے اہلسنّت سے محبت

اَمیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ **عُلَمائے اہلسنّت** دامت فیوضہم سے بے حد عقیدت ومحبت رکھتے ہیں اور نہ صرف خود انکی تعظیم کرتے ہیں بلکہ اگر کوئی آپ دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے عُلَمائے اَہلسنّت دامت فیوضہم کے بارے میں کوئی نازیبا کلِمہ کہہ دے تو اس پَرسخت **ناراض** ہوتے ہیں۔ایک جگہ تَحریر فرماتے ہیں کہ''اسلام میں **عُلَماءِ حق** کی بَہُت زیادہ اَہمیَّت ہےاور وہ **عِلْمِ دین** کے باعِث عوام سے **افضل** ہوتے ہیں۔ غیر عالم کے مقابلے میں ان کوعبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔''چُنانچِہ حضرتِ محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مَروی ہے:''عالم کی دورَکْعت غیرِ عالم کی ستّر رَکْعت سے افضل ہے۔'' (کنزالعُمّال،ج ۱۰ ص ٦٧ ،دارالکتب العلمیة بیروت) لہٰذا **دعوتِ اسلامی** کے تمام وابَستگان بلکہ ہر مسلمان کے لئے ضَروری ہے کہ وہ عُلَمائے اہلسنّت سے ہرگز نہ ٹکرائیں، ان کے **ادب واحترام** میں کوتاہی نہ کریں،عُلَمائے اہلسنّت کی **تَحقیر** سے قَطْعاً گُریز کریں، بِلا اجازتِ شرعی ان کے کردار اور **عمل** پر تنقید کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ،حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام نہ کریں، حضرتِ سیِّدُنا ابوالحفص الکبیر علیہ رحمۃُ القدیر فرماتے ہیں:''جس نے کسی **عالم** کی غیبت کی تو قِیامت کے روز اُس کے چہرے پر لکھا ہوگا، یہ اللہ کی رَحْمت سے مایوس ہے۔''

(مُکاشَفَۃُ الْقُلُوب،ص۷۱، دارالکتب العلمیة بیروت)

ایک **مکتوب** میں لکھتے ہیں:''**علماء** کو ہماری نہیں **ہمیں** علماء دامت فیوضھم کی

ضرورت ہے ، یہ مَدَنی پھول ہر دعوتِ اسلامی والے کی نس نس میں رچ بس جائے۔'' ایک مرتبہ فرمایا: ''علماء کے قدموں سے ہٹے تو بھٹک جاؤ گے۔''

مجھ کو اے عطّار سُنّی عالموں سے پیار ہے

ان شآء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ علمائے اہلسنّت دامت فیوضھم بھی آپ کی مَدَنی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور وقتاً فوقتاً اس کا اظہار بھی فرماتے رہتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ کے پُرتاثیر بیانات

نیکی کی دعوت دینے کا ایک مؤثر ذریعہ بیان بھی ہے۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ بھی ان علماء میں سے ہیں جن کے بیانات سننے والوں پر جادو کی طرح اثر انداز ہوتے ہیں۔ مُنجیات (یعنی نجات دلانے والی چیزوں) مَثَلاً صَبْر ، شُکْر ، تَوَکُّل ، قناعت اور خوف ورِجا وغیرہ کی تعریفات وتفصیلات اور مہلکات (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں) مَثَلاً جھوٹ ، غیبت ، بُغض ، کینہ اور غفلت وغیرہ کے اسباب وعلاج آسان وسہل طریقے سے بیان کرنا آپ دامت برکاتہم العالیہ کا خاصہ ہے۔ آپ کے سنّتوں بھرے اِصلاحی بیانات کو سننے والوں کی محویّت کا عالم قابلِ دید ہوتا ہے۔ تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے بین الاقوامی اور صوبائی سطح کے اجتماعات میں بیک وقت لاکھوں مسلمان آپ کے

بیان سے مستفیض ہوتے ہیں، بذریعہ ٹیلی فون اورانٹرنیٹ بیان سننے والوں کی **تعداد** اس کے علاوہ ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ کے بیانات بذریعہ **کیسٹ** گھروں، دکانوں، مساجد، جامعات وغیرہ میں بھی نہایت شوق سے سنے جاتے ہیں۔ بیانات کی ان کیسٹوں، سی ڈیز اور وی سی ڈیز کو **مکتبۃ المدینہ** شائع کرتا ہے۔ آپ کا **اندازِ بیان** بے حد سادہ اور عام فہم اور **طریقہ تفہیم** ایسا ہمدردانہ ہوتا ہے کہ سننے والے کے دل میں تاثیر کا تیر بن کر پیوست ہوجاتا ہے۔ **لاکھوں مسلمان** آپ کے بیانات کی برکت سے **تائب** ہوکر راہِ راست پر آچکے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ کی تالیفات

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **صاحبِ قلم** عالمِ دین ہیں۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو وصفِ مصنفین میں **امتیازی حیثیت** حاصل ہے۔ جس موضوع پر قلم اٹھایا اس کا حق ادا کردیا یہی وجہ ہے کہ **عوام وخواص** دونوں آپ دامت برکاتہم العالیہ کی تحریروں کے **شیدائی** ہیں اور **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کی **کتب ورسائل** کو نہ صرف خود پڑھتے ہیں بلکہ دیگر مسلمانوں کو مطالعے کی ترغیب دلانے کے ساتھ ساتھ کثیر تعداد میں خرید کر **مفت تقسیم** بھی کرتے ہیں۔ آپ کی عظیم تالیف **''فیضانِ سنت''** (جلد اول) پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے، اس کے علاوہ بھی درجنوں موضوعات پر آپ کی کتب ورسائل موجود ہیں۔ **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ اہلسنّت کی شاعری

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ شاعری بھی فرماتے ہیں مگر **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرح **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا سرمایہ شاعری بھی صرف نعت ومنقبت اور مناجات وغیرہ پر مشتمل ہے۔ جو اسلامی بھائی **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی شب و روز کی مصروفیات سے واقف ہیں وہ حیرت زدہ ہیں کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کو شعر کہنے کا موقع کیسے مل جاتا ہے؟ پھر آپ دامت برکاتہم العالیہ دیگر اربابِ سخن کی طرح ہروقت شاعری کیلئے مصروف بھی نہیں رہتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ جب **پیارے پیارے آقا** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یاد تڑپاتی اور سوزِ عشق آپ کو بے تاب کرتا ہے تو آپ **نعتیہ اشعار ومناجات** لکھتے ہیں۔ شیخِ طریقت دامت برکاتہم العالیہ نے **حمد ونعت** کے علاوہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور بزرگانِ دین رحمھم اللہ کی شان میں متعدد **منقبتیں** اور مدحیہ قصائد بھی قلم بند فرمائے ہیں، تادمِ تحریر آپ دامت برکاتہم العالیہ کے 226 کلام شمار میں آئے ہیں۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی شاعری میں ایک انفرادی خصوصیت یہ بھی ہے کہ آپ کی شاعری میں **نیکی کی دعوت کی تڑپ** اور مسلمانوں کی **خیر خواہی** کا جذبہ نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آپ دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں:

شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں — تری سنتیں سکھانا مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

ملے سنتوں کا جذبہ مرے بھائی چھوڑیں مولیٰ — سبھی داڑھیاں منڈانا مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

مِری جس قدر ہیں بہنیں سبھی کاش برقع پہنیں — ہو کرم شہِ زمانہ مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہ تعالیٰ ہمیں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سنّتوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کرامات﴾

﴿1﴾ پیدائشی نابینا کی آنکھیں روشن ہو گئیں

صوبہ پنجاب کے شہر گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کے مبلغِ دعوتِ اسلامی کے حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ غالباً 1995ء کی بات ہے مجھے یہ خوشخبری ملی کہ (واہ کینٹ) میں **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا سنتوں بھرا بیان ہے۔ چنانچہ میں نے انفرادی کوشش کے ذریعے عاشقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافِلہ تیار کیا کہ سفر کے اختتام پر سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت پائیں گے۔ شرکاء میں میرے بہنوئی بھی شامل تھے جو کراماتِ اولیاء کے منکرین کی صحبت میں بیٹھنے کے باعث عقائد کے معاملے میں تَذَبْذُب کا شکار تھے۔

اسی دوران ایک پیدائشی نابینا حافظ صاحب تشریف لے آئے جو کسی اور پیر صاحب سے نقشبندی سلسلے میں مُرید تھے اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے طالب تھے اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے بے انتہا محبت کرتے تھے۔ وہ بھی مَدَنی قافلے میں سفر کیلئے اصرار کرنے لگے۔ انہیں سمجھایا گیا کہ آپ نابینا ہیں، 3 دن سفر میں کس طرح رہ سکیں گے؟ مگر وہ بضد رہے حتیٰ کہ ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے، وہ کہنے لگے، کہ زندگی میں کم از کم ایک بار **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے اس ولی یعنی **امیرِ**

اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے ملنے کی ترکیب بنا دیں۔ان کا شوق وجذبہ دیکھ کر آخر کار انہیں بھی ساتھ لے لیا گیا۔

3 دن مَدَنی قافلے میں سفر کے بعد جب ہمارا مَدَنی قافِلہ اجتماع گاہ میں پہنچا تو لوگوں کی تعداد اس قدر کثیر تھی کہ منچ (اسٹیج) نظر نہیں آ رہا تھا۔**امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کا بیان جاری تھا۔اچانک دورانِ بیان آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے شرکاءِ اجتماع سے ارشاد فرمایا!''ابھی بارش ہوگی مگر معمولی ہوگی،لہٰذا کوئی بھی فکر مند نہ ہو۔'' یہ سن کر میری نظر بے ساختہ آسمان کی طرف اٹھی مگر وہاں بارش کے قطعاً کوئی آثار نہ تھے اور مطلع بالکل صاف تھا۔مگر حیرت انگیز طور پر بیان کے بعد دورانِ دعا اچانک ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلنا شروع ہوئی اور ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی۔ایک ولیِ کامل کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ کی تائید میں ہونے والی بارش نے عقیدت کے پھولوں کو مزید مہکا دیا۔

اجتماع کے اختتام پر جب ہم گاڑی میں بیٹھ کر روانہ ہوئے تو راستے میں خوش قسمتی سے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی گاڑی آتی دکھائی دی۔بس پھر کیا تھا،اسلامی بھائی گاڑی سے اتر کر **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی کار کے گرد جمع ہوگئے۔**امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے کار کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے سلام ارشاد فرمایا اور ہماری خیریت دریافت فرمائی۔اجتماع چونکہ بہت کامیاب ہوا تھا،لہٰذا آپ بہت خوش تھے۔میں نے اور دیگر اسلامی بھائیوں نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی دست بوسی کی سعادت حاصل کی۔میرے بہنوئی بھی قریب کھڑے تمام منظر

دیکھ رہے تھے مگر انہوں نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے ملاقات نہیں کی اور نہ ہی کسی عقیدت کا اظہار کیا۔ اتنے میں **پیدائشی نابینا** اسلامی بھائی بھی کسی طرح اپنی گاڑی سے اتر کر گرتے پڑتے آ پہنچے اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی کار کے اگلے حصے پر ہاتھ مار مار کر **آپ** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی توجہ چاہنے لگے۔ کسی نے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کو اشارے سے عرض کی کہ یہ **مادرزاد نابینا** ہیں ان پر دم کر دیں اور دعا بھی فرما دیں۔ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے جھک کر شیشے میں سے اس **مادرزاد نابینا** کے چہرے پر اپنی نگاہ ولایت ڈالی اور سامنے رکھے بیگ میں سے ٹارچ نکال کر اسکی روشنی اُس **مادرزاد نابینا** کے چہرے پر ڈالتے ہوئے جیسے ہی دَم کرنے کے انداز میں پھونک ماری تو اُس **مادرزاد نابینا** نے ایکدم جُھرجُھری سی لی اور **اسکی آنکھیں روشن ہو گئیں۔**

وہ اسلامی بھائی اچانک آنکھیں روشن ہو جانے پر عجیب کیفیت و دیوانگی کے عالم میں چلّانے لگے کہ **مجھے نظر آرہا ہے، میری آنکھیں روشن ہو گئیں، مجھے نظر آرہا ہے۔** یہ کہتے ہوئے وہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی جانب بڑھے اور روتے ہوئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے قدموں میں گر پڑے۔ یہ ایسا ناقابلِ یقین منظر تھا کہ وہاں موجود **35** کے قریب چشم دید گواہ دَم بخود رہ گئے۔ رات کا آخری پہر تھا۔ لوگوں پر کچھ دیر تو سکتہ طاری رہا پھر جب حواس بحال ہوئے تو ان کی آنکھیں بھی زمانے کے ولی کی کُھلی کرامت دیکھ کر جذباتِ تاثر سے بھیگ گئیں۔ پیدائشی نابینا جن کی اب آنکھیں روشن ہو چکی تھیں اُن کی حالت قابلِ دید تھی، وہ آنکھوں

کو روشن پا کر پھولے نہیں سما رہے تھے اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ پر فِدا ہوئے جارہے تھے۔آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے اسے سینے سے لگا کر پیٹھ تھپکتے ہوئے فرمایا: **بیٹا اللہ** عَزَّوَجَلَّ **شفاء دینے والا ہے۔**

میرے بہنوئی بھی (جو کرامات اولیاء کے منکرین کی صحبت میں رہے تھے) یہ ایمان افروز کرامت دیکھ کر اپنے جذبات قابو میں نہ رکھ سکے اور روتے ہوئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے قدموں میں گر پڑے اور **بدعقیدگی اور سابقہ گناہوں سے توبہ** کرنے کے ساتھ ساتھ سنّت کے مطابق داڑھی شریف سجانے کی نیت بھی کر لی اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ سے مرید ہو کر سلسلہ عالیہ **قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ** میں داخل بھی ہو گئے۔

گویا کہ امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے ایک طرف اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی عطا سے ظاہری آنکھوں کو روشن فرمایا تو دوسری طرف ایک شخص کو راہِ حق کی روشنی عطا فرمادی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میرے بہنوئی کی زندگی میں ایسا مَدَنی انقلاب برپا ہوا کہ گھر آ کر نہ صرف خود باجماعت نماز پڑھنے لگے بلکہ دوسروں کو بھی تلقین کرنے لگے۔ گھر سے **T.V** اور **V.C.R.** نکال باہر کیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿2﴾سبز عمامے والے بزرگ

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقہ اورنگی ٹاؤن کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کالبِّ لباب ہے: ہماری خوش نصیبی کہ مجھ سمیت تمام گھر والے **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے وابستہ اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے مُرید ہیں۔ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ بمطابق فروری 2008ء میں مجھے عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی سعادت ملی۔ اسی دوران میں نے 63 دن کا **تربیتی کورس** کرنے کی نیت بھی کی اور نام بھی لکھوا دیا۔ اسی طرح کی اچھی اچھی نیّتیں کرنے کے بعد جب میں گھر پہنچا تو میرے بچوں کی امّی نے بتایا کہ کل شام دونوں بیٹے گھر کے باہر کھیلتے کھیلتے کہیں نکل گئے۔ کافی تلاش کیا مگر نہ ملے۔ **صدمے** سے میرا بُرا حال تھا۔ دل میں طرح طرح کے وسوسے آرہے تھے۔ میں **رونے** لگ گئی۔ اتنے میں دونوں مَدَنی مُنّے گھر میں داخل ہوئے، انہیں دیکھ کر میری **جان میں جان** آگئی۔ وہ بہت **گھبرائے** ہوئے تھے۔ جب ان کی حالت ذرا سنبھلی تو بتایا کہ ہم باہر کھیل رہے تھے کہ ایک کچرا چُننے والا شخص (جس کے ہاتھ میں بوری تھی) ہمارے قریب آیا اور آناً فاناً کوئی چیز سنگھائی جس سے ہم **بے سُدھ** ہو کر گر پڑے اس نے جلدی سے ہمیں بوری میں ڈال لیا۔ اس کے بعد ہمیں کسی چیز کا ہوش نہ رہا۔ پھر نہ جانے کتنی دیر بعد جب ہمیں ہوش آیا تو دیکھا کہ ہم بوری سے باہر **زمین** پر

پڑے ہیں اور وہ کچرا چُننے والا ہمارے قریب ہی زمین پر پڑا **درد** کے مارے کراہ رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے کسی نے اسے بہت مارا ہو۔ پھر ہماری نظر سبز عمامے والے ایک **بُزُرگ** پر پڑی جن کے چہرے سے نُور برس رہا تھا۔ وہ ہمیں تسلی دیتے ہوئے فرمانے لگے: ''بچو! گھبراؤ مت، آؤ میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ آتا ہوں۔'' چنانچہ وہی بزرگ ابھی ہمیں گھر چھوڑ کر گئے ہیں۔ (میری بیوی نے مزید بتایا کہ) میں نے رب تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شُکر ادا کیا اور اس بزرگ کے بارے میں سوچنے لگی کہ ہمارے مُحسن، وہ سبز عمامے والے بزرگ **نہ جانے کون تھے؟** پھر جب میں نے سونے سے پہلے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ VCD ''**عوامی وسوسے اور امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **کے جوابات**'' لگائی تو جیسے ہی شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا جلوۂ مبارک دکھائی دیا تو دونوں مَدَنی منّے بے ساختہ پُکارنے لگے: **امّی! یہی تو وہ بزرگ ہیں جنہوں نے ہمیں اغوا ہونے سے بچایا تھا اور گھر تک چھوڑنے بھی آئے تھے۔**''

اس اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ یہ سُن کر میری آنکھوں میں **آنسو** آگئے اور میں **اللہ** تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگا جس نے ہمیں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ جیسے ولیِ کامل کے دامن سے وابستہ ہونے کی سعادت عطا فرمائی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴿23﴾ صَدْقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عین، عِزّ، عِلم و عَمل

عَفْو و عرفاں، عافیت ، احمد رضا کے واسِطے

اس شعر میں اعلیٰ حضرت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے لئے یہ دعا کررہے ہیں: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ان مذکورہ بالا سردارانِ طریقت ومعرفت کا واسطہ مجھے چھ چیزیں؛ عزت، علم، عمل، معافی، اپنی معرفت اور عافیت عطا فرما۔

یہ شعر ''حدائق بخشش'' میں اسی طرح ہے، مگر اس کی جگہ تبدیل شدہ شعر پڑھا جاتا ہے:

صَدْقہ اِن اَعیاں کا دے چھ عین، عِز، عِلم و عَمل

عَفْو و عرفاں، عافیت، اِس بے نوا کے واسِطے

مشکل الفاظ کے معانی:

اعیان: سرداروں، بزرگوں **عز:** عزت **عفو:** معافی **عرفان:** معرفت **عافیت:** سلامتی **بے نوا:** فقیر، مفلس

دُعائیہ شعر کا مفہوم:

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ ان مذکورہ بالا سردارانِ طریقت ومعرفت کا واسطہ مجھ بے نوا کو چھ چیزیں؛ عزت، علم، عمل، معافی، اپنی معرفت اور عافیت عطا فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

وضاحت: جن چھ چیزوں کا سُوال کیا گیا ہے ان کی خوبی یہ ہے کہ ہر لفظ کا پہلا حرف ''عین'' ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

﴿تیسرا باب﴾

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صراط پر نور ہے جو روزِ جُمعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (جامِع صَغیر ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیة بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے دُعائیہ اشعار کی برکتیں'' کے سینتالیس حروف کی نسبت سے عطّاریوں کی 47 مَدَنی بہاریں

﴿1﴾ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مرحبا

پنجاب (پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تقریباً 8 سال سے دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوں اور مجھے عطاری نسبت بھی حاصل ہے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ'' سے شجرۂ عالیہ اور منتخب اوراد و وَظائف بعدِ فجر پڑھنے کا معمول ہے۔ ایک روز میں نے شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ اور اوراد و وَظائف پڑھنے کے بعد اشراق و چاشت کے نوافل ادا کئے

اور آرام کے لئے لیٹ گیا۔ جلد ہی میں نیند کی آغوش میں پہنچ گیا۔ میں نے خواب میں اپنے آپ کو ایک کمرے میں پایا۔ میں نے دیکھا کہ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی بھی وہاں موجود ہیں اور مجھ سے فرما رہے ہیں: کیا آپ کو معلوم ہے کہ آج اس شہر میں **سرکارِ مدینہ**، سُرورِ قلب وسینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تشریف لانے والے ہیں۔ میں یہ سُن کر خوشی سے جھوم اٹھا اور اپنے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا، دوعالم کے داتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے استقبال کے لئے باہر کی طرف لپکا۔ جونہی میں دروازے کے قریب پہنچا تو اسے بند پایا۔ میں نے پریشان ہو کر ادھر ادھر دیکھا کہ باہر نکلنے کا کوئی دوسرا راستہ مل سکے مگر اس کمرے سے باہر نکلنے کا ایک ہی راستہ تھا جو بند تھا۔ پھر اچانک دروازہ خود بخود کھل گیا۔ میں فوراً باہر نکلا تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم تو تشریف لے جا چکے ہیں۔ زیارت سے محرومی کے **صدمے** نے مجھے غمگین کر دیا اور میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ پھر میں نے (خواب ہی میں) اپنے آپ کو حضرت بہاؤالدین زکریا (ملتانی) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے قریب پایا۔ سامنے سے چند گھڑ سوار آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ جب وہ میرے قریب سے گزرے تو میں نے دیکھا کہ ایک گھوڑے پر **میرے آقا** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سوار ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سرِ انور پر عمامہ شریف تھا اور سفید لباس آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے وجودِ مسعود کی برکتیں لوٹ رہا تھا۔ آپ کا چہرہ مبارک انتہائی نُورانی اور لب ہائے مبارکہ پر تبسم تھا۔ بقیہ گھوڑوں پر **صحابہ کرام** رضی اللہ تعالیٰ عنہم سوار تھے۔ میں خوشی کے عالم میں ''**آقا کی آمد مرحبا**'' کا استقبالی نعرہ لگانے لگا۔ پھر میں مسجد میں

داخل ہوگیا اور میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آمد کا اعلان کیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اس نُورِ مجسم کا سراپا نظر آئے
ہوں جس کی غلامی میں وہ آقا نظر آئے

اِنہی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ اسی طرح ایک مرتبہ میں **شجرہ** عالیہ قادریہ رضویہ کے دعائیہ اشعار پڑھ کر سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں **جنّتُ البقیع** میں حاضر ہوں۔ میں نے وہاں پر مدفون نفوسِ قدسیہ کو سلام عرض کیا تو انہوں نے بیک زبان میرے سلام کا جواب ارشاد فرمایا۔ پھر میں نے خود کو ایک کمرے میں پایا جہاں ہمارے مَدَنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خدمتِ اقدس میں حاضر ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿2﴾ نزع کی سختیاں آسان ہوگئیں

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ ہمارے علاقے کی ایک اسلامی بہن (جو کافی عرصے سے شدید بیمار تھیں) پر **نزع کا عالم** طاری تھا۔ وہ بیچاری روح نکلنے کے معاملے میں کافی تکلیف میں تھیں۔ اردگرد موجود اسلامی بہنوں سے ان کی حالت دیکھی نہ گئی۔ چنانچہ کسی نے فوراً **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **"شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ"** سے **شجرۂ**

عالیہ پڑھا اور پانی پر دم کرکے ان کے منہ میں ٹپکایا۔ جُونہی تھوڑا سا پانی ان کے منہ میں داخل ہوا، ان پر نزع کی سختیاں آسان ہوگئیں اوران کی روح قفسِ عنصری سے **پرواز** کرگئی۔ (**اللہ** تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔)

نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا

یہ کرم کر دے تو میں شاد مروں گا یا ربّ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿3﴾ قبر میں راحتیں نصیب ہوئیں

حیدرآباد (باب الاسلام سندھ) سے **موصول** ہونے والے **مکتوب** میں کچھ اس طرح تحریر تھا: اگست 2004ء میں ایک عطّاریہ اسلامی بہن کا انتقال ہوا۔ ان کے انتقال کے بعد اُنہیں غسل دینے والی دعوتِ اسلامی کی مبلغہ اسلامی بہن نے **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالہ **''شجرہ قادریہ رضویہ عطّاریہ''** ان کی رشتہ دار خواتین کو دیتے ہوئے ان کی **قبر** میں رکھنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ گھر کے مرد اَفراد کے ذریعے **شجرۂ عالیہ** ان کی قبر میں رکھوا دیا گیا۔[1] کچھ عرصے بعد مرحومہ اپنی ایک رشتہ دار اسلامی بہن کو خواب میں **شاندار بچھونے** پر بیٹھی ہوئی نظر آئیں۔ وہ بڑی **خوش وخُرم** دکھائی دے رہی تھیں۔ مرحومہ مُسکراتے ہوئے کچھ یوں کہنے لگیں

---

[1]: ''شجرہ یا عہدنامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میّت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کراس میں رکھیں بلکہ ''دُرِّمُختار'' میں کفن میں عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مغفِرت کی امّید ہے۔'' (بہارِشریعت، حصہ ۴، ص ۱۹۷)

''یہ شجرہ شریف لے لو اور ان اسلامی بہن کو شکریہ کے ساتھ واپس کردو، یہ ان کی امانت ہے، **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ **اس شجرہ** (عطّاریہ) **کی برکت سے مجھے قبر میں بہت سکون ملا ہے۔''**

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿4﴾ بغیر آپریشن پتھری سے نجات مل گئی

بحرین میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں تقریباً 2 سال سے **گردے کے درد** میں مبتلا تھا۔ کافی علاج کروایا مگر **مستقل آرام** نہ آیا۔ بالآخر مجھے بحرین آرمی ہاسپٹل میں داخل کرلیا گیا اور ڈاکٹروں نے مختلف ٹیسٹ لئے اور مجھے بتایا کہ تمہارے گُردے میں **پتھری** ہے جو آپریشن کے ذریعے ہی نکالی جاسکتی ہے۔ دو دِن بعد میرا **آپریشن** تھا۔ 24 گھنٹے پہلے انہوں نے مجھے کھانے پینے سے روک دیا۔ مجھے شدت کی بھوک لگ رہی تھی مگر کیا کرتا مجبور تھا۔ جب وقتِ مقررہ پر مجھے آپریشن تھیٹر لے جایا گیا اور ایک بار پھر الٹرا ساؤنڈ اور ایکسرے وغیرہ کئے گئے تو ڈاکٹروں نے یہ دیکھ کر سر پکڑ لیا کہ اس کے گُردے میں تو **پتھری کا نام ونشان ہی نہیں**۔ وہ مجھ سے پوچھنے لگے تم نے کونسی دوائی کھائی ہے کہ پتھری غائب ہوگئی۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں نے کوئی دوا نہیں کھائی، بات دراصل یہ ہے کہ میں مسلسل اپنے پیرومرشد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ عطّاریہ کے دعائیہ اشعار صحت یابی کی **نیت** سے پڑھ رہا تھا اور اپنے شیخ طریقت **امیرِ**

اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں خوب **استغاثہ** پیش کررہا تھا، یہ اسی کی برکت ہے۔ یہ دیکھ کروہ ڈاکٹر اور آپریشن تھیٹر کا عملہ بہت **متأثر** ہوا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ شجرۂ عالیہ کی برکت سے میرے **گُردوں کا درد بغیر آپریشن دور** ہوگیا اور میں اپنے قدموں پر چلتا ہوا آپریشن تھیٹر سے باہر نکل آیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ کھوئی ہوئی رقم واپس مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی مقیم عطّاریہ اسلامی بہن کے بیان کالبّ لباب ہے کہ میرے والد صاحب ایک کاروباری آدمی ہیں اور روزانہ گھر سے نکلتے وقت خاصی بڑی رقم اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ ایک دن حسبِ معمول وہ گھر سے نکلے اور جب واپسی پر حساب کیا تو 35000 (پینتیس ہزار) روپے کم تھے۔ ذہن پر بہت زور دیا مگر یاد نہ آیا کہ کہاں دیئے تھے۔ جہاں جہاں گئے تھے وہاں سے بھی معلوم کیا کہ شاید وہاں کہیں گر گئے ہوں مگر ہر ایک نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اب تو والد صاحب شدید **پریشان** ہوئے۔ انہی دنوں میں نے اپنے علاقے میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے تربیتی اجتماع میں شرکت کی تو وہاں پر ایک مبلغہ اسلامی بہن نے **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کی ایک بہار بیان کرنے کے بعد ترغیب دلائی کہ ہمیں بھی اپنی پریشانیوں کے حل کے لئے شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار کو بطورِ وظیفہ پڑھنا چاہیئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری پریشانیاں دُور ہوجائیں گی۔ چنانچہ میں نے بھی

اپنے والد صاحب کی پریشانی دُور ہونے کی **نیت** سے شجرہ عالیہ پڑھنا شروع کردیا۔ ابھی تین دن ہی گزرے تھے کہ یہ خبر ملی کہ والد صاحب کی رقم مارکیٹ میں کسی کو ملی ہے اور وہ یہ رقم جلد والد صاحب کے حوالے کردے گا۔ اور واقعی چند دن بعد وہ رقم میرے والد صاحب کو **واپس مل گئی**۔ ہم نے **اللّٰہ** تبارک وتعالیٰ کا شکرادا کیا کہ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی **برکت** سے ایسی جگہ سے ہماری رقم واپس مل گئی جہاں کوئی چیز گرنے کے بعد ملنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔

تیرا کرم ہے ذاتِ باری عطاری ہوں عطاری
نسبت کیا ہے پیاری پیاری عطاری ہوں عطاری

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

﴿6﴾ سر کا درد جاتا رہا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک عطّاریہ اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے سر میں مسلسل **درد** رہتا تھا جس کی وجہ سے میں شدید پریشان تھی۔ طویل عرصے تک علاج کروایا مگر خاص **فائدہ** نہ ہوا۔ یہاں تک کہ یوں محسوس ہونے لگا کہ شاید میرے سر کا درد کبھی **دُور** نہیں ہوگا۔ اسی دوران میں نے اپنے پیرومُرشد شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ''** سے **شجرۂ عالیہ** کے دعائیہ اشعار پڑھنا شروع کردیئے۔ **الحمد للّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وہ سر درد جس کے علاج سے میں تقریباً مایوس ہوچکی تھی، **شجرۂ عالیہ** قادریہ

رضویہ عطاریہ پڑھنے کی برکت سے **مکمل طور پر دُور ہو گیا۔**

میرا ہر مرض دُور ہو جائے پیارے
کرو ایسا آکر کے دم غوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿7﴾ گھریلو جھگڑے ختم ہوگئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا لبِّ لباب ہے کہ ہمارے گھر میں **ناچاقیوں** نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ دن بدن آپس میں کشیدگی بڑھتی جا رہی تھی، آئے دن لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ رہتا جس کی وجہ سے گھر کا سُکون **برباد** ہو کر رہ گیا تھا۔ دیگر گھر والوں کی طرح میں بھی اس صورتِ حال سے **سخت پریشان** تھی۔ گھر میں امن قائم ہونے کی کوئی سبیل دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی دوران پیر و مرشد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی **توجُّہ** سے مجھے آپ کے عطا کردہ رسالے **"شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ"** سے شجرہ عالیہ پڑھنے کا خیال آیا۔ بس پھر کیا تھا! میں نے شجرہ عالیہ کو گھریلو ناچاقیاں دور ہونے کی **نیت** سے پڑھنا شروع کر دیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ **شجرۂ عالیہ** پڑھنے کی ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ ہمیں گھریلو جھگڑوں سے (جو پہلے ختم ہونے کا نام نہیں لیتے تھے) **نجات مل گئی** اور ہمارے گھر میں ایسا **امن** قائم ہو گیا جیسے یہاں کبھی ناچاقی تھی ہی نہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ مقدمہ بازی سے جان چھوٹ گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ ہم کافی عرصے سے **مختلف پریشانیوں** میں گھرے ہوئے تھے۔ کسی نے کورٹ میں ہمارے خلاف کیس (یعنی مقدمہ) بھی دائر کیا ہوا تھا۔ طویل مدت گزرنے کے باوجود کیس ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔ فیصلہ ہمارے حق میں نہ ہونے کی صورت میں ہمیں بہت زیادہ **مالی نقصان** کا اندیشہ تھا جس کی وجہ سے ہماری پریشانیوں میں مزید اضافہ ہوجاتا۔ میں شدید **ذہنی کرب** (ٹینشن) میں مبتلا تھی۔ امید کی کوئی کرن دکھائی نہ دیتی تھی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر کرم ہوا اور میں **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار **سنتوں بھرے اجتماع** میں شریک ہوئی۔ وہاں میں نے ایک اسلامی بہن سے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مجھے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **"شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ"** سے **شجرۂ عالیہ** کے دُعائیہ اشعار باقاعدگی سے پڑھنے کا مدنی مشورہ دیا۔ میں نے پابندی سے شجرۂ عالیہ پڑھنا شروع کر دیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کی برکت سے کچھ ہی عرصے میں ہماری پریشانیاں **ختم** ہونا شروع ہوگئیں اور کورٹ میں چلنے والے مقدمے سے بھی **نجات مل گئی**۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ اب میں نے یہ نیت کی ہے کہ تادمِ مرگ **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے **سنتوں بھرے اجتماع میں** شریک ہوتی رہوں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿9﴾ شادی کی تیاریاں مکمل ہوگئیں

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک عطّاریہ اسلامی بہن کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ میری بہن کی **شادی** کی تاریخ مقرر کی جاچکی تھی۔ جوں جوں شادی کا دن قریب آرہا تھا، ہماری **پریشانیوں** میں اضافہ ہوتا چلا جارہا تھا کیونکہ ہمارے پاس اتنے **وسائل** نہیں تھے کہ شادی کی مناسب **تیاریاں** کرسکیں۔اسی پریشانی کے عالم میں ایک رات میں نے **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **"شجرہ قادریہ رضویہ عطّاریہ"** سے **شجرۂ عالیہ** پڑھا اور دعا مانگ کر نیند کی آغوش میں چلی گئی۔ میری خوش نصیبی کی معراج کہ میں نے **خواب** میں دیکھا کہ کوئی ہم دونوں بہنوں سے کہہ رہا ہے: کھڑی ہو جاؤ! دیکھو! شیخِ طریقت **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ تشریف لارہے ہیں۔یہ سن کر میں اور میری بہن فوراً ادب سے کھڑے ہو گئے۔اتنے میں **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ تشریف لے آئے۔اسی دوران کسی نے **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں میرے بڑے بھائی کا نام لے کر عرض کی کہ یہ انکی ہمشیرہ ہیں اور ہماری پریشانی کا تذکرہ بھی کیا۔ **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں تسلی دی اور فرمایا: "ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی پریشانی دُور ہو جائے گی۔" جب میں بیدار ہوئی تو اس **بشارت** کی وجہ سے بہت پُرسکون تھی۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ خواب میں بندھائی ہوئی ڈھارس **حقیقت** میں تبدیل ہوگئی اور شادی کی تیاریوں کے **اسباب** مہیا ہوتے چلے گئے۔یوں شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ

پڑھنے کی برکت سے مجھے نہ صرف **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی زیارت نصیب ہوئی بلکہ میری بہن کی شادی بھی **بخوبی انجام پائی**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿10﴾ مکان مل گیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک عطّاریہ اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ 2004ء میں ہمارا گھر گلشن اقبال میں زیرِ تعمیر تھا۔ جس کی وجہ سے ہم کسی اور علاقے میں کرائے کے مکان میں رہائش پذیر تھے۔ ہمارا اندازہ تھا کہ ستمبر تک گھر کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔ چنانچہ ہم نے مالک مکان سے ستمبر تک کیلئے ہی معاہدہ کیا تھا۔ ستمبر آپہنچا مگر کچھ ناگزیر وجوہات کی بناء پر گھر تعمیر نہ ہوسکا۔ اِدھر مالک مکان نے گھر **خالی** کرنے کا نوٹس دے دیا۔ باوجود کوشش کے فوری طور پر دوسرا مکان بھی نہیں مل رہا تھا۔ ہم بہت **پریشان** تھے۔ اسی پریشانی کے عالم میں ایک دن میں نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **"شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ"** سے **شجرۂ عالیہ** پڑھا اور اس سلسلے کے تمام **بزرگانِ دین** رحمہم اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کو ایصالِ ثواب کر کے ان کے وسیلے سے دعا مانگی۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ! کا ایسا کرم ہوا کہ ہمارے برابر والوں نے ہمیں بخوشی اپنا **مکان** رہنے کے لئے دے دیا۔ یوں **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کے وسیلے سے ہمارا یہ **مسئلہ حل** ہوگیا۔

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ **شجرۂ عالیہ** کی برکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد **شجرۂ عطّاریہ** میں موجود اَوراد و وظائف روزانہ باقاعدگی سے پڑھنے کا معمول بنا چکی ہوں۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ **شجرۂ عالیہ** کی برکت سے میرے بگڑے کام بن جاتے ہیں۔

شجرۂ عطاریہ سے ہمیں تو پیار ہے

ان شآء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿11﴾ مسجد دوبارہ آباد ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم صوبہ سرحد کی ایک عطّاریہ اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ سرحدی علاقے میں ہماری کچھ زمین ہے۔ جس میں ہم نے ایک **مسجد** اور **مدرسہ** بھی بنایا۔ جب وادی میں **اذان** کی آواز گونجتی تو اس سے پہلے **سرکارِ مدینہ**، سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس پر **دُرود و سلام** بھی پڑھا جاتا جس سے فضا مہک اُٹھتی۔ مگر افسوس کہ وہاں پر کچھ لوگوں کو "**یا رسول اللہ**" کہنا ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے زبردستی ہماری زمینوں پر قبضہ کر لیا اور میرے بھائی کو اذان سے پہلے دُرودِ پاک پڑھتے ہوئے **شہید** کر ڈالا۔ ان کے تین چھوٹے چھوٹے بچے یتیم ہوگئے۔ اس کے بعد مدرسہ بھی بند ہوگیا اور مسجد میں نمازوں کی ادائیگی کا سلسلہ بھی رک گیا۔ ہم بہت **پریشان** تھے کہ اب اس وادی میں سنّتوں کی خدمت کیونکر ہو سکے گی۔ ہم نے پیرومُرشد شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم

العالیہ کے عطا کردہ **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کے **دُعائیہ اشعار** کو اپنا وظیفہ بنالیا۔ **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ پڑھنے کی برکت سے ایسی **غیبی مدد** نصیب ہوئی کہ مدرسہ بھی دوبارہ کُھل چکا ہے اور مسجد میں **نمازوں** کا سلسلہ پھر سے شروع ہوگیا اور وادی کی فضاؤں میں اذان سے پہلے **دُرُود وسلام** کے نغمے بھی گونجنے لگے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوت اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿12﴾ جنّ بھاگ کھڑا ہوا

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی (دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ سے فارغ التحصیل ہونے والے اسلامی بھائی کو مَدَنی کہتے ہیں) نے بتایا کہ مریم مسجد میں **مَدَنی قافِلہ** ٹھہرا ہوا تھا۔ شرکاءِ قافلہ میں سے ایک اسلامی بھائی عرصۂ دراز سے آسیب زدہ تھے۔ اُن پر مسلّط جِنّ ایک روز انہیں تنگ کرنے لگا۔ طبیعت زیادہ خراب ہونے کی بِنا پر **شرکائے قافِلہ** پریشان ہورہے تھے۔ مَدَنی اسلامی بھائی نے بُلند آواز سے جُونہی **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ عطّاریہ کے دعائیہ اشعار پڑھنے شروع کیے تو جس اسلامی بھائی پر **جِنّ** تھا وہ چیخنے لگے اور اِدھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔ مگر پڑھنے والے نے **شجرۂ عالِیہ** پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اس کی بَرَکت سے کچھ ہی دیر میں ان کی حالت بہتر ہونے لگی۔ شجرۂ عالِیہ پڑھنے والے مَدَنی اسلامی

بھائی کا حَلَفِیہ بیان ہے کہ میں نے سر کی آنکھوں سے یہ نا قابلِ فراموش منظر دیکھا کہ قبلہ شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنت** دامت بَرَکاتُہم العالیہ وہاں تشریف لے آئے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے ہاتھ مبارک میں **''عصا''** ہے اور آپ کے آگے آگے ایک عجیبُ الخلقت شخص (جو غالباً وہی جن تھا جو اسلامی بھائی کو تنگ کر رہا تھا) بدحواسی کے عالم میں بھاگ رہا ہے۔ یہاں تک کہ وہ **جِنّ** مسجد سے باہَر نکل کر بھاگ گیا اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اُس اسلامی بھائی کی طبیعت سنبھل گئی۔ (قوم جنات، ص ۲۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿13﴾ صحت یابی مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن نے کچھ اس طرح بتایا کہ میری چھوٹی بہن کی طبیعت **مسلسل خراب** رہتی تھی۔ ڈاکٹروں سے بہت علاج کروایا مگر ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' کے مصداق کچھ **افاقہ** نہ ہوا۔ ان کی بیماری سے سب گھر والے بہت **پریشان** تھے۔ اسی پریشانی کے عالم میں ہم نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ عطّاریہ''** میں دیا گیا **شجرۂ عالیہ** پڑھا۔ **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ شجرۂ عالیہ پڑھنے کی برکت سے میری بہن کچھ ہی دنوں میں **مکمل طور پر صحت یاب ہوگئی**۔

آپ جیسا پیر ہوتے کیا غرض دردر پھروں
آپ سے سب کچھ ملا یا غوثِ اعظم دستگیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿14﴾ دم توڑتے مریض کو شفا مل گئی

دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** بابُ المدینہ (کراچی) سے **عاشقانِ رسول** کا ایک **مَدَنی قافلہ** 30 دن کے لئے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر پر بلوچستان روانہ ہوا۔ سفر کرتے کرتے یہ مَدَنی قافلہ بعدِ نمازِ مغرب بلوچستان کے شہر دالبندین سے کوئٹہ کے لئے بس میں سوار ہوا۔ بس نے ابھی تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ **شرکائے قافلہ** میں سے ایک اسلامی بھائی کے سینے اور پیٹ میں **شدید درد** اُٹھا اور ساتھ ہی ساتھ **قے** بھی ہونے لگی۔ شرکائے قافلہ ان کی حالت دیکھ کر بہت پریشان ہوئے۔ بس ویرانے میں سے گزر رہی تھی چُنانچہ فوری طور پر کوئی حکیم یا ڈاکٹر بھی نہیں مل سکتا تھا۔ ایسے میں ایک اسلامی بھائی نے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **"شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ"** سے **شجرہ عالیہ** پڑھنا شروع کر دیا۔ حیرت انگیز طور پر اس اسلامی بھائی کی طبیعت **سنبھلنا** شروع ہو گئی اور وہ قدرے **پُرسکون** ہو گئے۔ تمام اسلامی بھائی مطمئن ہو کر اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے اور جلد ہی **نیند** کی آغوش میں جا پہنچے۔ صرف خیر خواہ اسلامی بھائی جاگتے رہے اور شجرہ عالیہ پڑھ کر مریض اسلامی بھائی پر دم کرتے رہے۔

کافی وقت یونہی گزر گیا۔ پھر اچانک اسلامی بھائی کی طبیعت دوبارہ **بگڑنا** شروع ہو گئی۔ انہوں نے چند جھٹکے لئے اور **بے حس و حرکت** ہو گئے۔ اسلامی بھائیوں نے آگے بڑھ کر انہیں سنبھالنے کی کوشش کی تو یہ دیکھ کر ان کے اوسان خطا

ہو گئے کہ اس اسلامی بھائی کا جسم ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔

پوری بس میں شور مچ گیا کہ ''**ایک مسافر کا انتقال ہو گیا ہے۔**'' سب مسافر پریشان تھے۔ان اعصاب شکن حالات میں بھی خیر خواہ اسلامی بھائی نے ہمت نہیں ہاری اور ان کے منہ پر پانی کی چھینٹے مارے اور انہیں **ہوش** میں لانے کی کوششیں کرنے لگے۔مختلف **قرانی سُورتیں** پڑھ کر دم کیا، دیگر دُعائیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ مصیبت کے وقت کی یہ **دعا** بھی پڑھی: ''اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَاللّٰہ'' اور بھی دُعائیں پڑھیں پھر **شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ** کے ان اشعار کی تکرار شروع کردی:

یا الٰہی رَحم فرما مصطفٰی کے واسِطے (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم)

یا رسولَ اللہ کرم کیجئے خدا کے واسِطے (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم)

مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسِطے (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

کر بَلائیں رَد شہیدِ کربَلا کے واسِطے (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

دل کو اچھا تَن کو سُتھرا جان کو پُر نور کر

اچھے پیارے شَمسِ دِیں بَدْرُ الْعُلٰی کے واسِطے (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

ایک اسلامی بھائی کے پاس شیخ طریقت، **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے بال مبارک موجود تھے۔انہوں نے وہ **بال** پانی میں ڈبوئے اور اس پانی کے چھینٹے مریض اسلامی بھائی کے منہ پر مارنے لگے۔حیرت انگیز طور پر اچانک اس

اسلامی بھائی کے جسم میں **حرکت** پیدا ہوئی اور وہ ہڑبڑا کر **اٹھ بیٹھے**۔ یہ دیکھ کر اسلامی بھائیوں کی جان میں جان آئی۔ مختلف اوراد و وظائف پڑھ کر دم کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ راستے میں بس رکی تو انہیں کچھ دیر تازہ ہوا میں لٹا دیا جس سے ان کی طبیعت **مزید بہتر** ہوگئی۔ یوں **الحمد للہ** عَزَّوَجَلَّ **شجرہ عالیہ** کی برکتیں پاتے ہوئے کم وبیش صبح 6:00 بجے وہ مریض اسلامی بھائی بخیر و عافیت **دعوت اسلامی** کے صوبائی مدنی مرکز **فیضان مدینہ** جامع مسجد نورانی (کوئٹہ) پہنچ گئے۔ وہاں سے انہیں **دعوت اسلامی** کے عالمی مدنی مرکز **فیضان مدینہ** باب المدینہ کراچی روانہ کر دیا گیا جہاں سے وہ بخیریت اپنے گھر پہنچ گئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿15﴾ اجتماع میں شریک ہوگئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی مقیم اسلامی بہن کا بیان کچھ اس طرح سے ہے کہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے سالانہ بین الاقوامی **سنتوں بھرے اجتماع** کی آمد آمد تھی۔ میں نے اپنے بچوں کے ابّو پر اجتماع میں شریک ہونے کے لئے **انفرادی کوشش** کی تو وہ تیّار ہو گئے اور ٹرین میں سیٹ بھی بُک کروالی۔ جس روز روانگی تھی گھر میں کوئی جھگڑا ہو گیا۔ انہوں نے غصے کے عالم میں اجتماع میں نہ جانے کا اعلان کر دیا، یہاں تک کہ مجھے بھی خصوصی نشست میں شرکت کے لئے اسلامی بہنوں کے اجتماع میں جانے سے منع کر دیا۔ میں شدید

پریشان تھی۔ بہت کوشش کی کہ کسی طرح وہ اجتماع میں جانے کے لئے راضی ہوجائیں مگر ناکام رہی ۔شام کے وقت توجہ مُرشِد سے 3مرتبہ **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطّاریہ پڑھااورخوب دعائیں مانگیں ۔ٹرین روانہ ہونے میں کچھ ہی وقت باقی رہ گیا تھا میں نے آخری کوشش کے طور پر ایک بار پھراُن سے درخواست کی: ''اجتماع میں چلے جایئے۔'' **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کی **برکت** سے وہ (جوپہلے اس سلسلے میں میری کوئی بات سننے کے لئے تیّارنہیں تھے) حیرت انگیز طور پر اجتماع میں شریک ہونے کے لئے **تیار ہوگئے** اور کہنے لگے: ''ٹھیک ہے میرا سامان تیار کردو۔'' میری خوشی کی انتہاء نہ رہی، میں نے جھٹ پٹ ان کا بیگ تیار کیااوروہ اُسی ٹرین سے **مدینۃ الاولیاء** ملتان شریف کے لئے روانہ ہوگئے جس میں سیٹ بُک کروائی تھی۔ صرف یہی نہیں بلکہ جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو میں **شجرہ عالیہ** کے دعائیہ اشعار پڑھنا شروع کردیتی ہوں تو **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ میری وہ پریشانی دورہوجاتی ہے۔

یہ عطائے دستگیری کوئی میرے دل سے پوچھے
وہیں آگئے مدد کو میں نے جب جہاں پُکارا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿16﴾ گُردے کا درد جاتا رہا

بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہورشہر حیدرآباد کے عطّاری اسلامی بھائی (جو روزگار کے سلسلے میں بحرین میں مقیم ہیں) کے بیان کا خلاصہ ہے: ایک مرتبہ رات تقریباً

2:00 بجے کا وقت ہوگا ۔ بحرین میں میرے پڑوسی اسلامی بھائی **گھبرائے** ہوئے میرے پاس آئے اور بتایا کہ چھوٹے بھائی کی طبیعت اچانک **خراب** ہوگئی ہے اور وہ اسپتال میں **داخل** ہے۔ ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ اس کے گردے میں **پتھری** ہے اور صبح 10:00 بجے **آپریشن** ہوگا ۔ میں نے انہیں تسلی دی اور صبح اسپتال پہنچا تو دیکھا کہ ان کا چھوٹا بھائی تکلیف کی شدت سے **تڑپ** رہا ہے۔ آپریشن ہونے میں ابھی دیر تھی ۔ میں نے اپنے پڑوسی اسلامی بھائی (جو وہیں موجود تھے) کو ترغیب دی کہ قریبی مسجد چلتے ہیں کہ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ کوئی مشکل آن پڑے تو **صلوٰۃُ الحاجات** پڑھ کر دعا مانگئے ۔ چنانچہ ہم مسجد پہنچے صلوۃ الحاجات پڑھی اور وہیں بیٹھ گئے ۔ میں نے اپنی جیب سے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ رسالہ ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' نکالا اور بلند آواز سے **شجرۂ عالیہ** کے دعائیہ اشعار پڑھنے لگا۔ وہ بھی میرے ساتھ مل کر پڑھنے لگے۔ ہم کافی دیر تک رو رو کر شجرہ شریف کے **دعائیہ اشعار** کی تکرار کرتے رہے ۔ جب ہم وارڈ میں واپس پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے ان کا چھوٹا بھائی جو کچھ دیر پہلے تکلیف کے مارے تڑپ رہا تھا اب **سکون** سے لیٹا ہوا تھا بلکہ **اٹھکیلیوں** میں مشغول تھا۔ جب آپریشن کا وقت ہوا اور سرجن صاحب آئے تو بچے کو بھلا چنگا دیکھ کر وہ حیرت میں پڑ گئے اور اُس کا دوبارہ اچھی طرح چیک اپ کیا، کچھ ٹیسٹ بھی کروائے ۔ رپورٹ دیکھی تو گردے کی پتھری غائب تھی ۔ وہ ہم سے کہنے لگے: آپ اسے گھر لے جائیے **یہ بالکل ٹھیک**

ہے ،اب آپریشن کی کوئی حاجت نہیں ۔'' میرے پڑوسی اسلامی بھائی **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ عطّاریہ کی یہ برکتیں دیکھ کر اتنے متأثر ہوئے کہ فوراً اپنا نام **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے **بیعت** ہونے کے لئے لکھوا دیا اور **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماع میں بھی شریک ہونے لگے۔تادمِ بیان **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **ان کے چھوٹے بھائی کے گردے میں کبھی دوبارہ تکلیف نہیں ہوئی۔**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿17﴾ ویزے مل گئے

عمان کے عطّاری اسلامی بھائی کے بیان کا لبِّ لباب ہے : میں تقریباً 14 سال سے عرب ملک **عمان** میں مقیم اور 6 سال سے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوں ۔ یہاں میرا اپنا کاروبار ہے ۔ مجھے ایک بار اپنے کارخانے میں لیبر(کام کرنے والوں) کی ضرورت پڑی ۔میں نے ویزوں کے لئے بار بار درخواستیں جمع کروائیں مگران تھک کوشش کے باوجود ویزے نہ مل سکے ۔کئی سال یونہی گزر گئے ، میں بہت **پریشان** تھا کہ لیبر نہ ہونے کی وجہ سے مجھے **نقصان** اٹھانا پڑ رہا تھا۔خیر میں نے ہمّت کر کے ایک مرتبہ پھر درخواست جمع کروائی۔ایک اسلامی بھائی نے مجھے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ''** سے شجرۂ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھنے کا مشورہ دیا۔ میں نے شجرۂ عالیہ کے ان **دعائیہ اشعار** کو بلاناغہ پڑھنا شروع کردیا۔شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ

عطّاریہ پڑھنے کی **برکت** سے میرا وہ کام جو کئی سالوں سے نہیں ہو پا رہا تھا حیرت انگیز طور پر **چند دنوں** میں ہو گیا اور مجھے مطلوبہ تعداد میں ویزے مل گئے۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ بھائی کی شادی ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی مقیم اسلامی بہن کے بیان کالبِّ لباب ہے کہ میرے گھر والے بڑے بھائی کی شادی کے لئے طویل عرصے سے کوششیں کررہے تھے مگر جہاں کہیں رشتے کی بات کرتے کوئی نہ کوئی **رُکاوٹ** کھڑی ہو جاتی۔ خاندان میں رشتے موجود تھے مگر بھائی راضی نہ ہوتے۔ اسی دوران چھوٹے بھائی کی شادی بھی بخیر وعافیت ہو چکی تھی۔ گھر والے شدید **پریشان** تھے۔ ایک اسلامی بہن سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ بطورِ وظیفہ پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ میں نے شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھنا شروع کر دیئے۔ ابھی 5 دن ہی گزرے تھے کہ میرے بھائی خاندان میں شادی کے لئے **رضامند** ہو گئے یوں شجرہ عالیہ کی برکت سے گھر والوں کو طویل پریشانی سے نجات ملی اور میرے بھائی کی شادی ہو گئی۔ اب میں خود بھی دوسری اسلامی بہنوں کو اپنے مسائل کے حل کے لئے **شجرہ عالیہ** پڑھنے کی ترغیب دلاتی ہوں۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾19﴿ چڑیلوں سے جان چھوٹ گئی

صوبہ پنجاب (پاکستان) اٹک کے مقیم اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ 2003ء میں مجھ پر جنات کے اثرات ہوگئے۔ ایک چڑیل آکر مجھے پریشان کیا کرتی تھی۔ میں نے باب المدینہ (کراچی) حاضر ہوکر اپنے پیرو مرشد امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں تحریری رقعہ لکھ کر حالات پیش کردیئے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ نے رقعہ پر کچھ لکھا اور تسلی دی۔ اس دن سے میری طبیعت بہتر ہونا شروع ہوگئی۔ کم و بیش 2 سال بعد 2005ء میں تربیتی کورس میں شرکت کیلئے مظفر آباد (کشمیر) پہنچا۔ 10 مئی 2005ء بروز منگل انتہائی سیاہ رنگ کی ایک بدصورت عورت جس کے سر کے بال کُھلے ہوئے تھے میرے سامنے آکر کھڑی ہوگئی اور انتہائی غصے کے عالم میں کہنے لگی: ''میری دوست چڑیل کو تمہارے کراچی والے پیر نے پکڑلیا ہے اب میں تمہیں اور تمام تربیتی کورس والوں کو ماردوں گی۔'' یہ سن کر میں خوف کے مارے زور زور سے چیخیں مارنے لگا۔

اسلامی بھائیوں نے میری حالت دیکھ کر **شجرہ عالیہ قادریہ رَضَویہ عطاریہ** کے دعائیہ اشعار پڑھنا شروع کئے۔ جب تک وہ شجرہ شریف پڑھتے رہتے تو طبیعت سنبھل جاتی مگر جب رک جاتے تو پھر ویسی حالت ہوجاتی۔ نمازِ عشاء کے بعد طبیعت زیادہ خراب ہوگئی تو سب نے مل کر اپنے پیرو مرشد امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کرنا شروع کردیا، ''یا عطار پیر ہر بلا چیر'' تو اچانک اسلامی بھائیوں نے دیکھا کہ کمرے کی کھڑکیاں ہوا کے زور سے کُھل گئیں اور دیوار گیر گھڑی زور زور سے

ملنے لگی۔ ہم گھبرا گئے کہ نہ جانے یہ جنّات اب ہمارا کیا حشر کریں گے۔ یکا یک دروازے سے **قبلہ امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **مسکراتے ہوئے تشریف لے آئے**۔ وہ چڑیل روہانسی ہو کر کہنے لگی: **''مجھے معاف کردو میں چلی جاؤں گی۔''** **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے اسے کمرے سے باہر نکال دیا۔ **میری طبیعت بھی سنبھل گئی** مگر دوسرے دن کچھ اور چڑیلیں پہنچ گئیں اور دھمکی دینے لگیں: ''تم 80 طلباء ہو اگر 80,000 بھی ہوں تو ہمارا کچھ نہیں کر سکتے، تمہارے **فیضان مدینہ** کے کچھ عطاری جن ہیں جن کے باعث ہم مجبور ہیں ورنہ ہم تم سب کا گلا دبا دیتیں۔ ہم نے پھر سے **شجرہ عالیہ** پڑھنا شروع کیا تو سب چڑیلوں نے یہ کہتے ہوئے بھاگنا شروع کر دیا کہ ہم صرف تمہارے کراچی والے پیر عطار سے ڈرتی ہیں۔ (قومِ جنات، ص۲۰۹)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿20﴾ مسئلہ حل ہوگیا

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے بچوں کے ابو نے ایک جگہ **ملازمت** کے لئے درخواست دی مگر انہوں نے اس کے لئے نئے شناختی کارڈ کی شرط رکھ دی۔ میرے بچوں کے ابو نے نیا شناختی کارڈ بنانے کے لئے درخواست جمع کروائی مگر 2 سال کا لمبا عرصہ گزرنے کے باوجود شناختی کارڈ نہیں بن سکا۔ ہم بہت **پریشان** تھے کہ شناختی کارڈ نہ ہونے کی وجہ سے نوکری بھی نہیں مل رہی تھی جس کی وجہ سے بڑی **تنگ دستی** تھی۔ میں نے 21 دن شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کی نیت کی۔ ابھی 17 دن ہی پڑھا تھا کہ حیرت انگیز طور

پر شناختی کارڈ بھی بن گیا اور انہیں **نوکری بھی مل گئی**۔ یوں ہمیں الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **شجرہ عالیہ** کی برکت سے تنگدستی اور پریشانی سے نجات مل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿21﴾ ہڈی ٹوٹنے سے محفوظ رہی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میرا روزانہ **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ پڑھنے کا معمول ہے۔ اس کے دعائیہ اشعار اکثر چلتے پھرتے بھی پڑھتی رہتی ہوں۔ ایک مرتبہ میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** میں ہونے والے مَدَنی مشورے میں جانے کے لئے تیاری کر رہی تھی۔ ایک دم میرا پاؤں پھسلا اور میں دھڑام سے پُختہ فرش پر گر پڑی۔ مجھے شدید **تکلیف** محسوس ہو رہی تھی مگر میں ہمت کر کے مَدَنی مشورے میں شرکت کے لئے پہنچ گئی اور اس شعر کی تکرار کرتی رہی:

مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

جب گھر واپس آئی تو درد کی شدت میں اضافہ ہو چکا تھا۔ جب گھر والے مجھے لیڈی ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے تو وہ حیران رہ گئی کہ ایسی زبردست چوٹ کے باوجود کمر کی ہڈی ٹوٹنے سے **محفوظ** رہی۔ بہرحال اس نے میرا علاج شروع کیا اور میں نے حسبِ

معمول **شجرہ عالیہ** پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ **الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کی برکت سے میں کچھ ہی دنوں میں **مکمل** طور پر **صحت یاب** ہوگئی۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مجھے** اور میرے گھر والوں کو شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی **غلامی** اور **دعوتِ اسلامی** میں **استقامت** نصیب فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿22﴾ مالی طور پر خوشحال ہوگئے

بابُ الاسلام (سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: گھر والوں نے بڑے ارمان سے میری شادی کی۔ شادی ہونے کے بعد میں شدید **معاشی مسائل** کا شکار ہوگیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ میری خستہ حالی میں **اضافہ** ہوتا چلا گیا۔ میں **شدید پریشان** تھا کہ ضروریاتِ زندگی کیونکر پوری ہوں گی۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہوکر **عطّاری** بن چکا تھا اور **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے بھی وابستہ تھا۔ **توجُّہِ مُرشد** سے ایک دن میری نگاہ رسالہ **"شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ"** میں دیئے گئے شجرہ عالیہ کے اس شعر پر پڑی:

اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقًا سے دے رِزْقِ حَسَن

بندۂ رَزّاق تاجُ الاَصفیاء کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

میں نے اس شعر کے ذریعے بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں اپنے مالی حالات کی **بہتری** کے

لئے دُعا کو اپنا معمول بنالیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ ہی دنوں میں میری تنگ دستی خوشحالی میں بدل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿23﴾ کُتّے بھاگ گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ ایک بار دعوتِ اسلامی کے عالَمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اسلامی بہنوں کا مَدَنی مشورہ تھا۔ ہم چند اسلامی بہنیں اس میں شرکت کے لئے بس اسٹاپ پر بس کے انتظار میں کھڑی تھیں۔ کافی دیر گزر گئی مگر بس نہ آئی۔ اچانک مڑکر پیچھے دیکھا تو خوف کے مارے میرا دل اچھل کر حلق میں آ گیا کہ بہت سے خوفناک کتے ہمیں گھیرے میں لئے ہوئے تھے۔ میں نے ہمت کر کے شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے دعائیہ اشعار میں سے اس شعر کو پڑھنا شروع کر دیا:

بہرِ شِبلی شیرِ حق دنیا کے کُتّوں سے بچا (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

ایک کا رَکھ عبدِ واحد بے رِیا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

حیرت انگیز طور پر وہ کتے یکا یک منتشِر ہوگئے۔ یوں الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کی برکت سے ہمیں اس مصیبت سے نجات ملی۔ شجرہ عالیہ کی یہ برکت دیکھ کر میں نے روزانہ شجرہ عالیہ پڑھنے کی نیت بھی کرلی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿24﴾ پوشیدہ بیماری دور ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک پریشان کُن مردانہ **بیماری** میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹری علاج سے بات بنتی ہوئی نظر نہ آتی تھی۔ کچھ عرصہ قبل ہی میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا تھا اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہوکر **عطّاری** بھی بن چکا تھا۔ **پیر و مرشد** کے عطا کردہ "**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ**" میں دیئے گئے اوراد وظائف پڑھنا میرا معمول تھا۔ میں رسالے کے شروع میں دیا گیا **شجرۂ عالیہ** بھی پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن جب میں اس شعر پر پہنچا:

دل کو اچھا تن کو سُتھرا جان کو پُر نور کر
اچھے پیارے شَمسِ دِیں بَدْرُ الْعُلیٰ کے واسِطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

تو میں نے اپنے **مرض** سے **شفایابی** پانے کی نیت سے اس شعر کی تکرار کرنا شروع کر دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا کرتے ہوئے کچھ ہی دِن گزرے ہوں گے کہ کوئی دوائی استعمال کئے بغیر حیرت انگیز طور پر اس مرض سے میری جان **چھوٹ** گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿25﴾ طویل پریشانی سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خُلاصہ ہے کہ میرے ابوجان پر 2 سال سے ایک ایکسیڈنٹ (حادثہ) کے حوالے سے مقدمہ چل رہا تھا۔

دوسرے فریق سے صلح کا معاہدہ بھی ہوگیا اورانہوں نے ڈیڑھ یا دولاکھ رقم بھی وصول کرلی تھی مگرمقدمہ کی سماعت **طویل** ہوتی چلی جارہی تھی۔سب گھر والے بہت **پریشان** تھے۔ ایک اسلامی بہن کو ہماری اس پریشانی کا پتا چلا تو انہوں نے مجھے **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطّاریہ پڑھنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ 3 یا 12 یا 26 دن کا ارادہ کرکے اپنی پریشانی دُور ہونے کی نیت سے روزانہ شجرہ عالیہ پڑھئے اوراس شعر کی بالخصوص تکرار کیجئے:

مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رَدّ شہیدِ کربلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اوراس کی برکتیں دیکھئے۔میں نے 12 دن تک شجرہ عالیہ پڑھنے کی نیت کی اوراس پر عمل شروع کردیا۔**الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ صرف 3 دن پڑھنے کی برکت سے اس مقدمے کا (جس کا دوسال سے کوئی فیصلہ نہیں ہوپارہا تھا) فیصلہ ہوگیا اور میرے ابو باعزت بری ہوگئے۔یوں **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کے دعائیہ اشعار پڑھنے کی برکت سے ہمیں اس طویل پریشانی سے نجات مل گئی۔اس دن کے بعد گھر والوں نے مجھے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی کام کرنے کی مکمل اجازت دے دی ہے ورنہ پہلے کافی رُکاوٹ کا سامنا تھا۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت

میری گردن میں بھی ہے دور کا ڈورا تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿26﴾ سبق یاد ہو جاتا ہے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کالبِّ لباب ہے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ اس نے مجھے شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت ہوکر **عطّاریہ** ہونے کا شرف بخشا۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں **مدرسۃ المدینہ** میں **قراٰن پاک حفظ** کر رہی ہوں۔ **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کے دعائیہ اشعار پڑھنا میرا معمول ہے۔ بالخصوص جب کبھی مجھے سبق یاد کرنے میں دُشواری ہوتی ہے یا مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آج میں سبق ٹھیک سے نہیں سُنا پاؤں گی تو میں گھر سے مدرسہ تک اس شعر کی تکرار کرتی ہوئی آتی ہوں:

مشکلیں حل کر شہِ مشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تو الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے سارا **سبق** بالکل صحیح سُنا دیتی ہوں اور میری معلّمہ کو بھی مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہوتی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿27﴾ مَدَنی ماحول میں استقامت مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی (جو دعوتِ اسلامی کی مجلس مکتوبات وتعویذات کے ذمہ دار بھی ہیں) کا بیان کچھ یوں ہے: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول ملا اور شیخِ طریقت

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے شرفِ **بیعت** نصیب ہوا۔مگر میرے دل کو یہ دھڑ کا لگا رہتا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ **استقامت** نہ ملنے کی وجہ سے میں **دعوتِ اسلامی** کے اس سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور ہوجاؤں ۔ میں اس **عظیم نعمت** کو کھونا نہیں چاہتا تھا۔میں نے اپنے **ربّ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں **دعائے استقامت** کے لئے رسالہ **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ''** میں دیئے گئے شجرہ عالیہ کے اس شعر کو خصوصیت کے ساتھ پڑھنا شروع کیا:

نصرِ ابی صالح کا صدقہ صالح و منصور رکھ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

دے حیاتِ دین مُحیِ جانفزا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس دعائیہ شعر کی بَرَکت سے شیطانی وسوسوں سے نجات مل گئی اور مجھے ایسی استقامت **نصیب** ہوئی کہ تادمِ بیان تقریباً 12 سال ہوگئے ، میں **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے سنّتوں کی خدمت کررہا ہوں اور نگاہِ مُرشِد کے صدقے (تادمِ بیان) دعوتِ اسلامی کی پاکستان انتظامی کابینہ کا رُکن بھی ہوں۔آج بھی مجھے کوئی **پریشانی** آتی ہے تو میں اُس پریشانی کی مناسبت سے **شجرہ عالیہ** کے کسی ایک شعر کو اپنی **دُعا** کا حصہ بنالیتا ہوں۔**اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میری وہ پریشانی **دُور** ہوجاتی ہے۔نہ صرف میں خُود ایسا کرتا ہوں بلکہ خیر خواہی کے جذبے کے تحت دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اس کا مشورہ پیش کرتا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿28﴾ لاکھوں کا کاروبار واپس مل گیا

بابُ الاسلام (سندھ) کے ایک اسلامی بھائی نے **شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ** سے حاصل ہونے والی برکتوں کا بیان کچھ یوں کیا: میرا چلتا ہوا کاروبار تھا اور **مالی** طور پر کسی قسم کی پریشانی نہ تھی۔ پھر حالات نے ایسی کروٹ لی کہ میرا سارا کاروبار **ڈُوب گیا** اور میں گویا عالیشان بنگلے سے نکل کر **فٹ پاتھ** پر آگیا۔ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میں دامنِ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے وابستہ ہو کر **عطّاری** بن چکا تھا۔ آزمائش کے ان دنوں میں یہ نسبت میرے **کام** آئی۔ وہ اس طرح کہ میں نے رسالہ "**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ**" میں دیئے گئے **شجرہ عالیہ** کے اس شعر کے ذریعے اپنے **ربّ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں **دُعا** کرنا شروع کی۔

بہرِ ابراہیم مجھ پَر نارِغم گلزار کر (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

بھیک دے داتا بھکاری بادشاہ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! چند ہی دنوں میں ایسے اسباب بنے کہ میرا ڈُوبا ہوا لاکھوں کا کاروبار مجھے **واپس** مل گیا اور میری خوشحالی کے دن لَوٹ آئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿29﴾ ذہنی پریشانی سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں کورنگی انڈسٹریل ایریا کی ایک فیکٹری میں مُلازم تھا۔ وہاں میری ایک ذمہ داری یہ بھی

تھی کہ اگر کپڑا بننے کی مشین کا کوئی پُرزہ خراب ہوجائے تو میں اسے فیکٹری والوں کی اجازت سے لے جاؤں اور اسے دکھا کر بازار سے نیا پُرزہ خرید لاؤں۔ میں اپنا یہ فریضہ بخوبی انجام دیتا تھا مگر مجھے شدید ذہنی **پریشانی** کا سامنا کرنا پڑتا۔ وہ یوں کہ جب میں فیکٹری سے وہ قیمتی پُرزہ لے کر بازار کا رُخ کرتا تو راستے میں کچھ پولیس والے آنے جانے والوں کو چیکنگ کے نام پر روکتے اور ''چائے پانی'' کا مطالبہ کرتے۔ میں اُن کی اس زیادتی سے بچنے کے لئے دوسرا راستہ اختیار کرتا جو خاصا **طویل** تھا۔ مجھے کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا مگر کیا کرتا مجبور تھا۔ ایک دن میں نے ایک اسلامی بھائی سے اپنا یہ مسئلہ بیان کیا تو وہ فرمانے لگے کہ آپ **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے مُرید ہیں، **عطّاری** ہیں، کیا ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' کا رسالہ اپنے پاس رکھتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ یہ رسالہ اپنے پاس رکھئے اور **شجرۂ عالیہ** کا ایک شعر کثرت سے پڑھنے کی تاکید کرتے ہوئے کہا: آپ **اِن شاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کھلی آنکھوں سے اس کی برکتیں دیکھیں گے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر جس دن مجھے بازار جانا تھا۔ اسی شعر کی تکرار کرتے ہوئے پھٹ پھٹ کرتی فِفٹی موٹر سائیکل پر پولیس والوں کے پاس سے گزرا تو وہ حسبِ معمول وہاں سے گزرنے والی گاڑیوں کو روکنے میں مصروف تھے مگر حیرت انگیز طور پر انہوں نے روکنا

تو دُور کی بات میری طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔ یہ دیکھ کر میرا حوصلہ اتنا **بُلند** ہو گیا کہ اب میں اسی راستے سے اپنی پھٹ پھٹ کرتی فِفٹی موٹر سائیکل پر انہی پولیس والوں کے پاس سے گزرتا ہوں مگر انہوں نے مجھے کبھی تنگ نہیں کیا۔ ایسا لگتا ہے کہ میں انہیں دکھائی ہی نہیں دیتا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یوں شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ کی برکت سے مجھے **ذہنی پریشانی سے نجات مل گئی**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿30﴾ تنخواہ بڑھ گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کے علاقے واٹر پمپ (گلستانِ مرشد) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: میں ایک سیٹھ کے ہاں نوکری کرتا تھا اور شادی شدہ تھا۔ 5 بچے تھے اور تنخواہ بہت کم تھی، لہٰذا بڑی **تنگی** سے گزر بسر ہوتی تھی۔ ایک دن میں نے اپنے سیٹھ سے اپنی اس پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے تنخواہ **بڑھانے** کی درخواست کی تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ جس پر میری ان سے تلخ کلامی ہو گئی اور میں نے جذبات میں آ کر نوکری سے ہی **استعفیٰ** دے دیا۔ میری تنگ دستی مزید بڑھ گئی۔ ایک اسلامی بھائی سے مُلاقات ہوئی تو انہوں نے میرا مسئلہ سُن کر پوچھا: کیا آپ اپنے پیر ومرشد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ''** سے شجرہ عالیہ پڑھتے ہیں؟ میں نے نفی میں سر ہلا کر اپنی سُستی کا اقرار کیا۔ انہوں نے میرا ذہن بنایا کہ آپ شجرہ عالیہ پڑھنے کا معمول بنا لیجئے اور

بالخصوص ان 3 دُعائیہ اشعار کی بار بار تکرار کیجئے:

﴿1﴾ دے محمد کے لئے روزی کر احمد کے لئے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما)

خوانِ فَضْلُ اللّٰہ سے حصہ گدا کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

﴿2﴾ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَھُمْ رِزْقًا سے دے رِزْقِ حَسَن

بندۂ رَزّاق تاجُ الاصفیاء کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

﴿3﴾ دین و دنیا کے مجھے بَرَکات دے بَرَکات سے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

عشقِ حق دے عشقی عشقِ اِنتِمَا کے واسطے

میں نے ان کے مشورے پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ شریف پڑھنے بالخصوص مذکورہ اشعار کی تکرار کی مجھے ایسی برکتیں نصیب ہوئیں کہ تیسرے ہی دن وہ سیٹھ (جو پہلے مجھ سے سیدھے منہ بات کرنے کو تیار نہ تھا) خود چل کر میرے گھر آیا اور نہ صرف مجھے دوبارہ نوکری دی بلکہ میرے مطالبے کی مطابق میری تنخواہ بھی بڑھا دی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿31﴾ کھوئی ہوئی چابی مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) میں مقیم ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں موٹر سائیکل پر کسی کام سے ایم اے جناح روڈ پر گیا۔ مارکیٹ کے باہر میں نے موٹر سائیکل کو تالا لگایا اور اندر کی طرف چل دیا۔ ابھی مارکیٹ میں داخل بھی نہ ہوا تھا

کہ میری نظر اپنے ہاتھ پر گئی تو چابی کا پلاسٹک کا خول میری انگلیوں میں دبا ہوا تھا اور بقیہ چابی غائب تھی۔ پریشان ہوکر زمین پر تلاش شروع کردی۔ بہت کوشش کے باجود چابی نہ ملی۔ موٹرسائیکل کے اِگنیشن (یعنی سوئچ) میں بھی دیکھا مگر دکھائی نہ دی۔ میں بہت پریشان تھا کہ اب شدید رش میں کس طرح موٹرسائیکل کو گھسیٹ کر چابی بنانے والے کے پاس لے جاؤں گا۔ اچانک میرے ذہن میں شجرہ شریف کی برکتوں کا خیال آیا۔ چنانچہ میں نے اپنا مسئلہ حل ہونے کی نیت سے شجرہ شریف کے یہ دو اشعار پڑھنا شروع کئے اور تلاش بھی جاری رکھی۔

؎ یا الٰہی رَحم فرما مصطفٰے کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم)

یارسولَ اللہ کرم کیجیے خدا کے واسطے (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم)

؎ مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسطے (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

ایک یا دو منٹ گزرے ہوں گے کہ میرے ذہن میں تجویز آئی کہ ہینڈل لاک میں دیکھنا چاہیے۔ جب میں نے دیکھا تو بقیہ چابی مجھے وہاں لگی ہوئی مل گئی۔ میں نے رب تعالٰی کا شکر ادا کیا اور شجرہ شریف کی برکتوں پر میرا اعتقاد اور بھی مضبوط ہوگیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿32﴾ دل نیکیوں کی طرف مائل ہوگیا

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول اوراپنے پیرومرشد شیخ طریقت **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے دامن سے وابستگی کی برکت سے میں **نماز** تو پڑھنے لگا تھا مگرثواب کمانے کے دیگر ذرائع مثلاً درسِ فیضانِ سنّت ،علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت اور دیگر **مَدَنی کاموں** سے محروم تھا۔نفس وشیطان مجھے **ثواب جاریہ** کے ان عظیم کاموں کی طرف آنے ہی نہیں دیتے تھے۔مجھے ڈر تھا کہ کہیں میں اس مَدَنی ماحول سے دُور ہوکر پھر سے غفلت کا شکار نہ ہوجاؤں۔ایک اسلامی بھائی سے مُلاقات ہوئی تو میں نے اُن سے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا۔انہوں نے مجھے **امیرِاہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطاکردہ رسالے **"شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ"** سے شجرہ عالیہ پڑھنے کا مشورہ دیا۔میں نے ایسا ہی کیا۔تین یا چار دن ہی گزرے ہوں گے **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میرا دل **نیکیوں** کی طرف مائل ہوگیا اور میں نے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی کام بھی کرنا شروع کردیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿33﴾ دل سُتھرا ہوگیا

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: میں نے اپنے علاقے کے ایک اسلامی بھائی (جو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ نہیں تھے) کو **نماز** کی دعوت پیش کی تو انہوں نے اپنی حالتِ زار کچھ اس طرح بیان کی: "آہ! نماز

تو دُور کی بات، میں تو غسلِ جنابت تک میں ایسی **سستی** کرتا ہوں کہ کئی کئی دن ناپاکی کی حالت میں گزر جاتے ہیں، میں کیا کروں میرا دل ہی اس معنوی گندگی سے صفائی کی طرف **مائل** نہیں ہوتا۔'' میں نے ان کی خیر خواہی کرتے ہوئے عرض کی: ''آپ ہمت رکھئے اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ''** سے **شجرۂ عالیہ** بالخصوص یہ شعر کثرت پڑھا کریں:

دل کو اچھا تَن کو سُتھرا جان کو پُر نور کر

اچھے پیارے شمسِ دیں بدرُ العُلیٰ کے واسطے (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

انہوں نے اس پر عمل کی نیت کر لی۔ چند دن کے بعد جب ان سے مُلاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ شجرۂ عالیہ کی برکت سے اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرا دل **نیکیوں** کی طرف مائل ہوگیا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾34﴿ گھریلو مسائل حل ہوگئے

بابُ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: میں چند گھریلو مسائل کی وجہ سے شدید **ذہنی اذیت** کا شِکار تھا۔ اس پریشانی سے نجات پانے کے لئے میں ایک **عامل** کے پاس جا پہنچا۔ اس نے مجھے اپنی چکنی چپڑی باتوں میں اُلجھا کر **10,000** (دس ہزار) روپے ہتھیا لئے اور مجھے کچھ پڑھنے کے لئے کہا۔ میں نے حسبِ ہدایت عمل شروع کر دیا۔ مسائل تو کیا حل ہونے تھے، میری اپنی طبیعت **خراب** رہنے لگی۔ سر درد سے دُکھتا اور جسم **بخار** میں جلتا رہتا۔ اس دوہری

مصیبت سے میرے اوسان خطا ہوگئے ۔ کچھ سوجھائی نہ دیتا تھا۔ میں نے اپنا مسئلہ ایک اسلامی بھائی سے بیان کیا تو انہوں نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا: آپ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے **سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ** میں بیعت ہیں۔ آپ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ''** سے **شجرۂ عالیہ** پڑھنے کا معمول کیوں نہیں بنالیتے۔'' اور خصوصاً مجھے یہ شعر بار بار پڑھنے کا مشورہ دیا:

مشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسِطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسِطے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

میں نے شجرۂ عالیہ پڑھنا شروع کردیا اور ہر نماز کے بعد مذکورہ **شعر** پڑھ پڑھ کر اپنے **ربّ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پریشانیوں سے چھٹکارے کے لئے **دُعا** مانگنے لگا۔ دوسرے ہی دن کوئی دوائی استعمال کئے بغیر حیرت انگیز طور پر میرا سر درد اور بخار **جاتا رہا** اور میری طبیعت **بحال** ہونے لگی اور بتدریج میرے گھریلو مسائل بھی **حل** ہوگئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! 　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿35﴾ مَدَنی مُنّی صحت یاب ہوگئی

باب المدینہ (کراچی) کے ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میری اڑھائی سالہ مَدَنی مُنّی کو اچانک فِٹس Fits کا دورہ پڑا (جس میں مریض کے ہاتھ پاؤں اور قوتِ حس کام کرنا چھوڑ دیتی ہے)۔ اسے فوراً اسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں لے جایا

گیا۔ میں بے حد پریشان تھا، مَدَنی مُنّی کی امّی تو مسلسل روئے جا رہی تھی کہ شاید اب میری بیٹی جانبر نہ ہو سکے۔ اسی دوران میں عصر کی نماز پڑھنے قریبی مسجد میں گیا۔ نماز کے بعد میں نے رو رو کر شجرہ شریف کے یہ دعائیہ اشعار پڑھے؛

یا الٰہی رَحم فرما مصطفٰی کے واسِطے (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم)
یارسولَ اللہ کرم کیجئے خدا کے واسِطے (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم)

مشکلیں حل کر شہ مُشکل کُشا کے واسِطے (رضی اللہ تعالٰی عنہ)
کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسِطے (رضی اللہ تعالٰی عنہ)

پھر میں نے اپنے پیرومُرشِد شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے وسیلے سے دعا مانگی کہ ''یارب عزوجل! میری مَدَنی مُنّی کو شفا عطا فرما۔'' دعا کے بعد جب میں مسجد سے نکلا تو مجھے ایسا لگا کہ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں نے میری مَدَنی مُنّی کو ڈھانپ لیا ہے اور ایسا ہی ہوا ڈاکٹروں کی توقع کے برعکس کچھ ہی دیر میں میری مَدَنی مُنّی نے آنکھیں کھولدیں اور یوں ہنسنے مُسکرانے لگی جیسے کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ بس ذرا سی نقاہت نظر آرہی تھی۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ دوسرے ہی دن مَدَنی مُنّی اسپتال سے گھر واپس آگئی۔ تادمِ تحریر ایک ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے، اُس کی طبیعت دوبارہ خراب نہیں ہوئی بلکہ اس کی صحت پہلے سے بہتر نظر آتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اَہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

﴾36﴿ خوفناک بَلا

ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ ایک رات میں اپنی گاڑی پر قدرے سنسان علاقے سے گزر رہا تھا۔ایک چھوٹے سے پل پر سے گزرتے ہوئے اچانک ایسا لگا جیسے کوئی بہت زیادہ وزنی چیز گاڑی پر لاد دی گئی ہو۔ فل اسپیڈ دینے کے باوجود گاڑی بہت آہستہ آہستہ چل رہی تھی ۔کسی نہ کسی طرح گھر پہنچ کر جیسے ہی گاڑی سے اترا تو مجھے اپنے کندھوں پر کسی ان دیکھی شئے کا وزن محسوس ہوا۔جیسے تیسے میں نے کمرے میں پہنچ کر دروازہ بند کیا اور بستر پر جا گرا۔رات کے کم وبیش 1:30 بجے کا وقت تھا کہ میری آنکھ کھلی ۔مجھ پر ایک عجیب خوف طاری تھا۔بہرحال میں ہمت کر کے واش روم جانے کیلئے اٹھا،تو کسی ان دیکھی طاقت نے میرا ہاتھ موڑ کر کمر پر لگا دیا۔میری چیخ نکل گئی ۔اس ان دیکھی شے نے ساری رات مجھے اذیت میں مبتلا رکھا۔کبھی میری ٹانگ موڑ دی جاتی تو کبھی اٹھا کر پٹخ دیا جاتا۔ میں خوف و تکلیف میں چلاتا اور گھر والوں کو بلاتا رہا مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ گھر والوں کو میری آواز نہیں پہنچ رہی تھی ۔اذان فجر ہونے پر وہ نادیدہ قوت چلی گئی۔میرا پورا جسم پھوڑے کی طرح دکھ رہا تھا۔

صبح اس خیال سے گھر میں کچھ نہ بتایا کہ خوامخواہ پریشان ہوں گے ۔گلی میں رہنے والے ایک باریش نمازی شخص کے (جو دم وغیرہ کرتے تھے) پاس پہنچا۔انہوں نے استخارہ کر کے بتایا کہ سخت جان لیوا چیز تمھارے ساتھ ہے۔لگتا ہے کہ تم کسی کامل

پیر کے مرید ہو اس لئے جان بچ گئی۔ اس کا علاج میرے بس میں نہیں ہے۔ دوسری رات پھر اسی طرح 2:00 بجے کے قریب کسی نادیدہ قوت نے نیند کی حالت میں بستر سے اٹھا کر نیچے پھینک دیا اور ساری رات مجھے اذیت دی جاتی رہی۔ مدد کیلئے پکارتا رہا مگر بے سُود۔ دن کے وقت میں نے قریبی مزار پر حاضری دی اور آنکھیں بند کر کے عرض کی: ''حضور! میرے مرشد کا واسطہ! کم از کم اتنا تو ہو کہ جو نادیدہ قوت مجھے تکلیف دیتی ہے نظر آئے۔'' یہ عرض کرکے جیسے ہی آنکھیں کھولیں تو برابر میں بھیانک چہرے والی ایک خوفناک بلا کھڑی دکھائی دی۔ جس کے دانت سینے تک نکلے ہوئے تھے اور سر چھت کو چھو رہا تھا۔ اس کا چہرہ بے حد سیاہ تھا۔ وہ بڑی بڑی سرخ آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں۔ میں گھبرا کر وہاں سے چل دیا تو وہ بلا بھی میرے ساتھ ہو لی۔ باہر آکر جب میں نے مزار کے احاطے میں نگاہ دوڑائی تو مجھے عجیب الخلقت مخلوق دکھائی دی جن میں بچے بھی تھے اور لمبے قد والے مرد بھی جن کے بال گھٹنوں تک اور چہرے انسانوں سے مختلف تھے۔ اب چونکہ وہ نادیدہ قوت ظاہر ہو چکی تھی۔ لہٰذا سامنے آکر میری پٹائی کیا کرتی۔

ایک صبح میں نے سبز عمامہ باندھے ہوئے اسلامی بھائی کو یہ تمام معاملہ بتایا تو انہوں نے پوچھا: ''تم اپنے پیرو مرشد شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ شجرہ شریف میں سے اوراد و وظائف پڑھتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''پڑھنا تو دور کی بات، میرے پاس تو شجرہ بھی نہیں ہے۔'' انہوں نے مجھے شجرہ عطاریہ دیا

اورتا کید کی کہ اسے اپنے پاس رکھئے اوراس میں دیئے گئے اورادو وظائف پڑھنے کا معمول بھی بنالیجئے اور فیضان مدینہ سے مجلس مکتوبات تعویذات عطاریہ کے مکتب سے تعویذات بھی لیجئے ،ان شاء اللہ عزوجل اس خوفناک بلا سے نجات مل جائے گی۔

اس رات جب میں سویا تو **شجرہ عطاریہ** میری جیب میں تھا۔عجیب قسم کی پراَسرار آواز سے میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ وہ بھیانک بلا کمرے میں کھڑی ہے۔میں چونکہ اب عادی ہوچکا تھا، لہٰذا خوف میں کمی آگئی تھی۔میں نے محسوس کیا آج وہ مجھ سے دور دور ہے اورقریب آنے سے کترا رہی ہے۔وہ بلا دور سے ہی بھیانک آواز میں کہنے لگی:''تمہاری جیب میں کیا ہے؟ اسکو نکال دو میں تجھے کچھ نہیں کہوں گی۔'' اب مجھ پر انکشاف ہوا کہ میری جیب میں **شجرہ عطاریہ** ہے اوراسی کی وجہ سے اس بلا کو میرے قریب آنے کی ہمت نہیں ہورہی۔ساری رات وہ بلا دور دور کمرے میں ٹہلتی رہی اور جیب سے شجرہ عطاریہ نکالنے کا مشورہ دیتی رہی۔رات میں سوتو نہ سکا مگراس کی اذیت سے بہرحال محفوظ رہا۔

دوسرے دن فیضان مدینہ میں **مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے مکتب سے تعویذات لئے اورلاکرایک تعویذ کمرے میں لٹکا دیا۔الحمد للہ عزوجل تعویذ لٹکانے کی برکت سے اس بھیانک بلا کا کمرے میں داخلہ بھی بند ہوگیا۔چند دن مختلف روپ میں آکر باہر دالان سے کبھی کھڑکی سے،آواز دیتی رہی: تعویذ ہٹادے...... تیرے بہت کام آؤنگی......مجھ سے دوستی کرلے...... تجھے اب نہیں ماروں گی۔وغیرہ وغیرہ''

اس کے بعد میں نے باہر بھی تعویذات لٹکا دیئے اور خود بھی تعویذ پہن لیا کاٹ کا پانی بھی پیتا رہا۔ الحمدللہ عزوجل کچھ ہی عرصے میں **شجرۂ عطاریہ** اور **تعویذاتِ عطاریہ** کی برکت سے اس خوفناک بلا سے نجات مل گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿37﴾ ہوش میں آگئیں

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کچھ یوں بیان کرتی ہیں کہ میں نے **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** سے شائع ہونے والے تعویذاتِ عطاریہ کی بہاروں پر مشتمل رسالے ''**خوفناک بلا**'' میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالہ ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' اپنے پاس رکھنے کی برکتیں پڑھیں تو میں نے بھی شجرۂ عطاریہ پڑھنے اور اپنے پاس رکھنے کا معمول بنالیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے شجرہ عطاریہ پڑھنے اور پاس رکھنے کی بدولت خوب خوب برکتیں ملیں۔ جس کی ایک برکت یوں بھی ظاہر ہوئی کہ ہمارے علاقے کی ایک اسلامی بہن پر جنات کے **اثرات** تھے۔ ایک دن اچانک انکی طبیعت بگڑی اور ان پر **بے ہوشی** کی کیفیت طاری ہوگئی۔ ان کو ہوش میں لانے کے لئے پانی کے چھینٹے مارے گئے مگر بے سُود۔ میں چونکہ **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ کی برکتوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی، چُنانچہ میں نے جھٹ سے شجرہ عطاریہ نکال کر ان کے ہاتھ میں دے دیا۔ شجرۂ عطاریہ ان کے ہاتھ میں دینے کی دیر تھی **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی

طبیعت سنبھلنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ **ہوش** میں آ گئیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿38﴾ گھریلو پریشانیاں دور ہو گئیں

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حلفیہ بیان کا خلاصہ ہے کہ کچھ عرصے سے ہمیں مختلف **گھریلو پریشانیوں** کا سامنا تھا۔ بہت کوششیں کیں مگر پریشانیاں تھیں کہ **دور** ہونے کا نام ہی نہ لیتی تھی۔ معاملات ایسے تھے کہ کسی کو بتا بھی نہیں سکتے تھے۔ میں شیخ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے بیعت تھی۔ میں نے اپنے مسائل کے حل کی نیت سے **آپ** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' میں موجود **شجرۂ عالیہ** کے اس دعائیہ **شعر** کو بار بار پڑھنا شروع کیا:

یا الٰہی رَحم فرما مصطفٰے کے واسِطے (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم)

یارسولَ اللہ کرم کیجئے خدا کے واسِطے (عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم)

الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ ! **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ کے اس دعائیہ شعر کی برکت سے ہمارے گھر کے مسائل بتدریج **حل** ہو گئے اور گھر میں **خوشحالی** آ گئی۔ الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ! اب میں نہ صرف **شجرۂ عطّاریہ** باقاعدگی سے پڑھتی ہوں بلکہ شجرہ شریف میں موجود دیگر اوراد و وظائف پڑھنے کا بھی معمول ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿39﴾ سینے کی تکلیف دُور ہوگئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان ہے کہ ہمارے علاقے کی ایک اسلامی بہن **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **"شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ"** سے **شجرۂ عالیہ** پڑھنے کی پیاری پیاری عادت بنائے ہوئے تھیں۔ایک دن اچانک ان کے سینے میں **تکلیف** شروع ہوئی جو وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی گئی۔انہوں نے بہت علاج کروایا مگر کوئی خاص آرام نہ آیا۔وہ بڑی آزمائش میں مبتلا تھیں۔اپنی بیماری کی وجہ سے دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت سے بھی محروم رہنے لگیں۔لیڈی ڈاکٹر نے **انفیکشن** کا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے فوری طور پر میموگرافی (Mammo Graphy) کروانے کو کہا۔جس دن وہ میموگرافی کروانے کے لئے لیبارٹری میں گئیں تو راستے میں **شجرۂ عالیہ** کا ورد شروع کر دیا کہ رپورٹ ٹھیک آئے اور کسی **بڑی بیماری** کا انکشاف نہ ہو۔جب میموگرافی کی رپورٹ آئی تو انفیکشن کا خدشہ غلط ثابت ہوا۔**الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کچھ عرصے بعد انہیں **شجرۂ عالیہ** پڑھنے کی برکت سے سینے کی اس **تکلیف سے نجات** بھی مل گئی۔**الحمدللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! اب وہ اسلامی بہن دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے **سنّتوں بھرے اجتماعات** میں پابندی سے شرکت کرتی ہیں۔

دل عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تڑپتا رہے ہر دم
سینے کو مدینہ میرے **اللّٰہ** جَلَّ جَلَالُہٗ بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

﴿40﴾ اثرات ختم ہو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ کچھ عرصے پہلے میری **طبیعت اچانک خراب** ہوگئی۔ بہت علاج کروایا مگر آرام نہ آیا۔ مسلسل بیمار رہنے کی وجہ سے میری **صحت** گرنا شروع ہوگئی۔ گھر والے میری حالت دیکھ کر بہت پریشان تھے۔ انہیں یہ بھی شبہ تھا کہ کہیں مجھ پر جنات وغیرہ کے **اثرات** تو نہیں؟ جب مجھے ان کے خیالات کا پتہ چلا تو شیخ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی نظرِ عنایت سے میری توجہ آپ کے عطا کردہ رسالے **"شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ"** میں دیئے گئے **شجرۂ عالیہ** کی طرف ہوگئی۔ جس کی برکتوں کی میں پہلے ہی قائل تھی۔ میں نے اس **حسن ظن** کے ساتھ کہ ان شآءاللہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عطاریہ کی برکت سے مجھے **شفا** مل جائے گی، اسی دن سے شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ اپنے پاس رکھنا شروع کردیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ ایسا ہی ہوا یعنی میں شجرہ قادریہ عطاریہ کی برکت سے **چند ہی دنوں میں صحت یاب ہوگئی**۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿41﴾ خوفناک خواب

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کا بیان کچھ یوں ہے کہ میں نے دو مرتبہ یہ **خواب** دیکھا کہ کوئی خوفناک بلا مجھ پر حملہ کرنے کیلئے آرہی ہے۔ لیکن جیسے ہی میرے ہاتھ میں **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ **"شجرہ قادریہ رضویہ**

ضیائیہ عطّاریہ'' کا رسالہ دیکھتی ہے تو فوراً گھبرا کر **دور** ہو جاتی ہے۔ اس طرح شجرہ قادریہ عطاریہ اس خوفناک بلا کو میرے قریب ہونے سے **روکتا ہے** اور میں اس بلا سے محفوظ رہتی ہوں۔ بس پھر کیا تھا میں نے بیداری میں بھی شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ اپنے پاس رکھنا شروع کر دیا۔ مجھے اس کی ایسی برکت نصیب ہوئی کہ حقیقت میں تو کیا **نقصان** پہنچتا، **اَلْحَمْدُلِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وہ **خوفناک بلا** مجھے خواب میں بھی نظر آنا بند ہو گئی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿42﴾ پر اَسرار بچی

باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا حلفیہ بیان کچھ یوں ہے کہ میرے گھر والے ایک شادی میں شرکت کے بعد رات تقریباً 2 بجے گھر واپس آ رہے تھے۔ جب وہ ایک ویران جگہ سے گزر رہے تھے تو میری بہن نے وہاں موجود کچرے کے ڈھیر سے ایک **پُراسرار بچی** کو نکل کر اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا۔ میری بہن خوفزدہ ہو کر پیچھے ہٹی مگر وہ **پراسرار بچی** قریب آ کر بہن سے ٹکرائی اور غائب ہو گئی۔ گھر آتے ہی بہن کی حالت خراب ہونا شروع ہو گئی اور وہ بدلی ہوئی آواز میں عجیب عجیب باتیں کرنے لگی۔ بقول اس کے اسے **سینکڑوں جنات** نظر آتے۔ کئی عاملین سے علاج کروایا گیا مگر طبیعت بگڑتی ہی چلی گئی۔ پریشان ہو کر سسرال والے بہن کو میرے گھر چھوڑ گئے۔ میں نے بھی جگہ جگہ علاج کیلئے عاملین سے رابطہ کیا مگر بہن کی طبیعت صحیح ہونا تو ایک طرف رہا خود میری اہلیہ بھی اس کی لپیٹ میں آ گئی۔

میں انتہائی پریشان تھا کہ کیا کروں۔

ایک دن میری ساس ملنے کیلئے آئی اور اپنی بیٹی کے ساتھ کمرے میں سوگئی۔ صبح جب میں جاگا تو اہلیہ کی طبیعت خراب تھی اور وہ بار بار ہنس رہی تھی۔ گھر والے جب میری ساس کو بیدار کرنے کے لئے کمرے میں پہنچے تو وہ **دم توڑ چکی تھیں**۔ اس واقعے کے بعد میں نے **مجلس مکتوبات وتعویذات عطاریہ** کے بستے سے رابطہ کر کے کافی عرصہ علاج کروایا اور **شجرہ عالیہ عطاریہ** پڑھنے کا بھی معمول رکھا۔ الحمد للہ عزوجل اسکی برکت سے ان آفتوں اور بلاؤں سے ہمیں نجات مل گئی اور اب گھر میں سکون ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿43﴾ ڈرنا چھوڑ دیا

ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ تقریباً دس سال پہلے (1997ء) کی بات ہے، لیاقت آباد (باب المدینہ کراچی) کی فردوس مارکیٹ میں ایک اسلامی بھائی کی فوم کے گدے اور لحاف وغیرہ کی دُکان تھی۔ وہ رات گئے تقریباً 2:00 بجے تک دُکان کھلی رکھتے۔ انہی دنوں **فائرنگ** اور **قتل وغارت** کے واقعات میں ایک دم اضافہ ہو گیا اور ہر طرف **خوف وہراس** پھیل گیا۔ لوگ خصوصاً رات کے وقت گھروں سے باہر نکلنے سے کترانے لگے۔ یہ اسلامی بھائی تو اس قدر **گھبرائے** کہ مارے خوف کے (فیڈرل بی ایریا میں واقع) اپنے چچا کے گھر منتقل ہو گئے اور دُکان پر بیٹھنا چھوڑ دیا۔ ان کے بھائی اور والد صاحب انہیں لینے کے لئے جاتے تو یہ **خوف زدہ** ہو کر چلانے

لگتے: ''وہ مجھے مار ڈالیں گے، وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔'' گھر والے پوچھتے: ''کون مار ڈالیں گے؟'' تو وہ کوئی جواب دینے کے بجائے یہی کہتے رہتے۔ یوں وہ نفسیاتی مریض بن چکے تھے جس سے ان کے گھر والے سخت **پریشان** تھے۔ انہوں نے علاقے کے ایک اسلامی بھائی کو سارا ماجرا سنایا اور درخواست کی کہ وہ آپ سے بڑی محبت کرتے ہیں لہٰذا آپ ہی اُن کو **سمجھایئے**، ہوسکتا ہے آپ کی بات مان جائیں۔ چُنانچہ وہ اسلامی بھائی انہیں سمجھانے پہنچے تو وہ حسبِ معمول خوف سے چیخنے چلانے لگے: ''وہ مجھے مار ڈالیں گے، وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔'' اسلامی بھائی نے ان کو مشورہ دیا کہ اپنے پیرو مرشد **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ**'' کو اپنے سینے سے لگا کر رکھئے، ان شاء اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کچھ نہیں ہوگا۔ انہوں نے یہ بات **مان لی** اور واپس آ گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شجرہ عالیہ کو سینے سے لگائے رکھنے کی **برکت** سے ان کا خوف ایسا **دُور** ہوا کہ فائرنگ کے واقعات کے باوجود وہ پھر سے رات دو دو بجے تک دکان پر بیٹھنے لگے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴾44﴿ مَدَنی منّے نے رونا چھوڑ دیا

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں **دعوتِ اسلامی** کے **مدرسۃ المدینہ** (بالِغان) میں شرکت کے بعد اپنے گھر کی طرف روانہ ہونے لگا تو مجھے کسی نے آواز دی۔ مُڑ کر دیکھا تو مسجد کے ایک نمازی اسلامی بھائی نظر آئے جو کافی **پریشان** دکھائی

دیتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے اپنی پریشانی کچھ یوں بیان کی کہ ''میرا مَدَنی منّا تقریباً 25 گھنٹے سے **مسلسل روئے** جارہا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے ایک خوفناک عورت دکھائی دیتی ہے جو مجھے اپنے **ساتھ لے جانا** چاہتی ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں؟'' میں نے انہیں تسلی دی اور **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ رسالہ ''**شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ**'' مَدَنی منّے کی **جیب میں رکھنے** کا مشورہ دیا۔ دوسرے دن جب صبح نمازِ فجر کے بعد مسجد میں فکرِ مدینہ کا حلقہ لگا تو میری نظر اس اسلامی بھائی پر پڑی۔ میں نے ان سے مَدَنی منّے کی **خیریت** دریافت کی۔ انہوں نے خوشی کے عالم میں بتایا: الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ جیسے ہی میں نے **شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ** کا رسالہ اپنے بیٹے کی جیب میں رکھا حیرت انگیز طور پر اس نے **رونا بند کردیا**۔ اس کی گھبراہٹ اور خوف میں کمی آئی اور وہ تقریباً 30 منٹ کے اندر اندر سکون سے **سو گیا**۔ اب اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طبیعت بہت بہتر ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿45﴾ T.V خریدنے سے باز آگئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک عطّاریہ اسلامی بہن کا بیان ہے: **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی برکت سے ہمارا گھر T.V کی تباہ کاریوں سے محفوظ تھا۔ گھر بھر میں سنّتوں کی مَدَنی بہاریں تھیں۔ اچانک میرے بچوں کے ابو کو بیٹھے بٹھائے نہ جانے کیا سوجھی کہ انہوں نے **T.V** خریدنے کا ارادہ کرلیا۔ جب مجھے

پتا چلا تو میں بہت **پریشان** ہوئی کہ تباہی کا یہ آلہ (یعنی T.V) نہ جانے کیا گل کھلائے۔ میں نے انہیں اس ارادے سے باز رکھنے کی اپنی سی کوششیں کیں مگر ناکام رہی۔ میری تشویش میں اور اضافہ ہوگیا۔ اسی دوران میں **دعوتِ اسلامی** کے تحت ہونے والے اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع (جوکہ ہر بدھ شریف کو باب المدینہ (کراچی) کے تقریباً تمام علاقوں میں ہوا کرتا ہے) میں شریک ہوئی۔ میں نے وہاں **شجرۂ عالیہ** قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ کا پوسٹر کارڈ دیکھا تو سوچا کہ اسے اپنے گھر میں آویزاں کرتی ہوں شاید **T.V** سے بچنے کی کوئی صورت نکل آئے۔ چُنانچہ میں **شجرۂ عالیہ** اپنے گھر لے آئی اور ایک دیوار پر سجا دیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ! **شجرہ عطاریہ** قادریہ رضویہ عطاریہ دیوار پر آویزاں کرنے کی برکت سے میرے بچوں کے ابو نے گھر میں T.V لانے کا ارادہ خُود ہی **ترک** کردیا اور یوں ہمارا گھر T.V کا شکار ہونے سے بچ گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿46﴾ ڈر سے نجات مل گئی

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے بچے رات کو ایک دم چیخ مار کر اٹھ جاتے اور **ڈر** کے مارے رونے لگتے۔ مجھے بھی ان کے ساتھ جاگنا پڑتا جس سے میری نیند پوری نہیں ہو پاتی تھی۔ اس صورتِ حال سے میں بہت **پریشان** تھی۔ کئی جگہ سے علاج کروایا مگر ڈرنے کا یہ سلسلہ **ختم نہ ہوا**۔ ایک مرتبہ آدھی رات کو اچانک میری مدنی منی نے ایک **خوفناک چیخ** ماری اور

اٹھ کر بیٹھ گئی۔ چیخ اس قدر خوفناک تھی کہ میں بھی **خوفزدہ** ہوگئی۔ مدنی منی کے چہرہ **خوف** سے پیلا ہورہا تھا۔ میں شدید پریشان تھی کہ اب کیا کروں؟ اسی پریشانی کے عالم میں مجھے **مکتبۃ المدینہ** سے شائع ہونے والے تعویذاتِ عطاریہ کی بہاروں پر مشتمل رسالے **''خوفناک بلا''** میں لکھی جانے والی ایک بہار کا خیال آیا کہ کس طرح ایک اسلامی بھائی **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ رسالے **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ''** اپنے پاس رکھنے کی برکت سے خوفناک بلا سے **محفوظ** رہے۔ اس خیال کا آنا تھا کہ میں نے اسی وقت شجرہ عطاریہ نکالا اور اپنی مدنی منی کے **سرہانے** رکھ دیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ شجرۂ عطاریہ سرہانے رکھنے کی برکت سے میری مدنی منی کی طبیعت **بحال** ہونے لگی اور وہ بقیہ رات **سکون کی نیند** سوئی۔ شجرۂ عطاریہ کی یہ برکت دیکھ کر میں نے باقاعدگی سے **شجرہ عطاریہ** سرہانے رکھنا شروع کر دیا۔ **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر کبھی میرے بچے نیند میں نہیں ڈرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿47﴾ سکون کی نیند سویا

بابُ الاسلام (سندھ) کے شہر کوٹ عطاری (کوٹری) کے مقیم اسلامی بھائی (جو مدرسۃ المدینہ ''خدا کی بستی'' میں مُدرّس ہیں) کے بیان کا خُلاصہ ہے کہ میں حسب معمول طلبہ کو قرآن پاک پڑھانے میں مصروف تھا کہ ایک اسلامی بھائی (عمر تقریباً 65 سال) میرے پاس آئے جن کے چہرے پر آثارِ غم نمایاں تھے۔ انہوں نے مجھ

سے اپنی پریشانی کچھ اس طرح سے بیان کی کہ ہم حیدرآباد (سندھ) میں خوش وخُرم زندگی بسر کر رہے تھے، خاندان والوں کی آپس میں محبت مثالی تھی۔ مگر ہمارے ہنستے بستے خاندان کو نہ جانے کس کی نظر لگ گئی کہ زمین کے تنازع کی وجہ سے آپس میں جھگڑے شروع ہوگئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے دکھائی دینے لگے۔ میری جان لینے کی بھی کئی مرتبہ کوشش کی گئی مگر مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے بچالیا۔ سوتے میں کوئی ان دیکھی قوت میرا بازو مروڑ کر مجھے چارپائی سے نیچے گرادیتی تو کبھی میری چارپائی ہوا میں معلق ہوجاتی۔ ایک بار تو کسی کے چھوئے بغیر پانی کا مٹکا دو ٹکڑے ہوگیا جس سے ہم اور زیادہ خوف زدہ رہنے لگے۔ انہی پریشانیوں میں 15 سال کا طویل عرصہ گزر گیا، علاج کے لئے لاکھوں روپے ڈاکٹروں اور عاملوں کی نذر کئے مگر کوئی حل نہ نکل سکا بلکہ حالات مزید بگڑ گئے۔ میری بیوی روٹھ کر میکے میں جا بیٹھی، میں نعمتِ اولاد سے بھی محروم تھا۔ میری تو راتوں کی نیند اڑ گئی۔ پہلے پہل تو حیدرآباد میں ہی تنہائی کی زندگی بسر کرتا رہا پھر پریشان ہوکر ''خدا کی بستی'' میں مکان لیا ہے۔ یہاں فیضانِ مدینہ سے تعویذاتِ عطاریہ لئے ہیں جس سے **الحمدللہ** عَزَّوَجَلَّ کافی فرق ہے مگر رات میں دیئے کی مانند کوئی چیز جلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ آپ دعا کیجئے کہ میری بے خوابی کا مسئلہ بھی حل ہوجائے۔ ان کی درد بھری داستان سن کر میں نے تسلی دی اور پوچھا: آپ کس کے مُرید ہیں؟ فرمانے لگے: میں مُرید تو کسی اور

پیر صاحب کا ہوں مگر میں **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ سے طالب ہوں۔ میں نے اپنی جیب سے **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا عطا کردہ رسالہ **''شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ''** نکالا اور انہیں پیش کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ آج رات اسے اپنے سرہانے رکھ لیجئے گا، **ان شاء اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ انہوں نے **شجرہ عطاریہ** کا رسالہ لیا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے الوداعی سلام کے بعد رُخصت ہوگئے۔

دوسرے دن جب میں مدرسے پہنچا تو مجھے وہی اسلامی بھائی دوبارہ دکھائی دیئے۔ اب کی بار وہ بہت ہشاش بشاش دکھائی دے رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ میں پہلے بھی آیا تھا مگر آپ سے ملاقات نہ ہوسکی، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ **شجرہ عالیہ** قادریہ رضویہ عطاریہ سرہانے رکھنے کی برکت سے میں کم وبیش 15 سال بعد سُکون کی نیند سویا ہوں۔ آج مجھے کوئی جلتا ہوا دِیا بھی نظر نہیں آیا۔'' تادمِ تحریر دوسال کا عرصہ ہو چکا ہے مذکورہ اسلامی بھائی کی پریشانیاں بتدریج دور ہوچکی ہیں، ان کی زوجہ پھر سے ان کے ساتھ رہنے لگیں اور دیگر روحانی مسائل بھی حل ہوگئے۔ یوں تعویذات عطاریہ اور شجرہ عالیہ کی برکت سے ان کی خزاں رسیدہ زندگی میں خوشیوں کی بہار آگئی۔ **الحمد للّٰہ عَلٰی ذٰلِک**

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حُسنِ اِعتقاد کی بَہاریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ شجرہ قادریہ رضویہ عطّاریہ پڑھنے اوراپنے پاس تحریری صورت میں رکھنے کی کیسی برکتیں ہیں۔مگر یاد رکھئے کہ یہ سب حُسنِ اعتقاد کی بَہاریں ہیں، اگر اعتِقاد مُتزَلزِل ہوتو اِس طرح کے نتائج برآمد نہیں ہو سکتے۔فیض پانے کیلئے اِعتِقاد پکّا ہونا چاہئے، ڈِھلمِل یقین (یعنی کچّے یقین) والا نہ ہو، مَثَلاً سوچتا ہو کہ فُلاں بُزُرگ سے یافُلاں ولیُّ اللہ کے مزار پر حاضِری دینے سے نہ جانے فائدہ ہوگا یا نہیں ہوگا وغیرہ۔ایسا شخص فیض نہیں پا سکتا۔نیز فیض ملنے میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوتی اپنا اپنا مقدر ہوتا ہے کسی کو فوراً فیض مل جاتا ہے کسی کا برسوں تک کام نہیں ہوتا۔کام ہو یا نہ ہو''یك در گِیرو مُحکَم گیر ''یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ'' کے مِصداق پڑے رَہنا چاہئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّو اعَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آپ بھی مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوجائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ بھی تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجایئے۔ان شآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ!

مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے اعلیٰ اَخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کِردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے ۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے ۔ اِن مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے اپنے سابِقہ طرزِ زندگی پر غور وفکر کا موقع ملے گا اور دِل حُسنِ عاقبت کے لئے بے چین ہوجائے گا جس کے نتیجے میں ارتکابِ گناہ کی کثرت پر نَدامت محسوس ہوگی اور توبہ کی توفیق ملے گی ۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں زبان پر فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ دُرُودِ پاک جاری ہوجائے گا ، یہ تلاوت قران ، حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی عادی بن جائے گی ، غصیلہ پن رخصت ہوجائے گا اور اس کی جگہ نرمی لے لے گی ، بے صبری کی عادت ترک کر کے صابر وشاکر رہنا نصیب ہوگا ، بدگُمانی کی عادتِ بد نکل جائے گی اور حسنِ ظن کی عادت بنے گی ، تکبُّر سے جان چھوٹ جائے گی اور اِحترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا ، دُنیاوی مال ودولت کی لالچ سے پیچھا چھوٹ جائے گا اور نیکیوں کی حِرص ملے گی ، الغرض بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہوجائے گا ۔ ان شآ اللہ عَزَّوَجَلَّ

میں فنکار تھا!

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف **''فیضانِ سنّت''** جلداول کے صفحہ 851 پر لکھتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آیئے ! گناہوں کے دلدل میں دھنسے ہوئے

ایک **فنکار** کا واقِعہ پڑھئے جسے دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی ماحول** نے مَدَنی رنگ چڑھا دیا۔ چُنانچِہ **اورنگی** ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: افسوس صد کروڑ افسوس! میں ایک **فنکار** تھا، میوزیکل پروگرامز اور فنکشنز کرتے ہوئے زندگی کے انمول اوقات برباد ہوئے جارہے تھے، قلب و دماغ پرغفلت کے کچھ ایسے پردے پڑے ہوئے تھے کہ نہ نَماز کی توفیق تھی نہ ہی گناہوں کا احساس۔ صحرائے مدینہ ٹُول پلازہ سُپر ہائی وے بابُ المدینہ کراچی میں بابُ الاسلام سطح پر ہونے والے **تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع** (۱۴۲۴ھ۔ 2003ء) میں حاضِری کیلئے ایک ذِمّہ دار اسلامی بھائی نے **انفرادی کوشش** کر کے ترغیب دلائی۔ زہے نصیب! اُس میں شرکت کی سعادت مل گئی۔ تین روزہ اجتماع کے اختتام پر **رِقّت انگیز دُعا** میں مجھے اپنے گناہوں پر بہُت زیادہ نَدامت ہوئی، میں اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا، پھوٹ پھوٹ کررویا، بس رونے نے کام دکھا دیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول مل گیا۔ اور میں نے رقص وسَرود (سَ۔رُوْ۔د) کی محفلوں سے **توبہ** کرلی اور **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کو اپنا معمول بنالیا۔

25 دسمبر 2004 کو میں جب **مَدَنی قافِلے** میں سفر پر روانہ ہو رہا تھا کہ چھوٹی ہمشیرہ کا فون آیا، بھرّائی ہوئی آواز میں انہوں نے اپنے یہاں ہونے والی **نابینا بچّی** کی ولادت کی خبر سنائی اور ساتھ ہی کہا، ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ اِس کی آنکھیں روشن نہیں ہوسکتیں۔ اتنا کہنے کے بعد بندٹوٹا اور چھوٹی بہن صدمے سے بِلک بِلک کررونے لگی۔ میں نے یہ کہکر ڈھارس بندھائی کہ **اِنْ شَاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی**

قافِلے میں دعاء کروں گا۔ میں نے مَدَنی قافِلے میں خود بھی بَہُت دعائیں کیں اور مَدَنی قافِلہ والے عاشِقانِ رسول سے بھی دعائیں کروائیں۔ جب مَدَنی قافلے سے پلٹا تو دوسرے ہی دن چھوٹی بہن کا مُسکراتا ہوا فون آیا اور انہوں نے خوشی خوشی یہ خبرِ فرحت اثر سنائی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میری نابینا بیٹی مہک کی آنکھیں روشن ہوگئی ہیں اور ڈاکٹرز تَعَجُّب کررہے ہیں کہ یہ کیسے ہوگیا! کیوں کہ ہماری ڈاکٹری میں اس کا کوئی علاج ہی نہیں تھا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بابُ المدینہ کراچی میں علاقائی مُشاوَرت کے ایک رُکن کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لئے کوششیں کرنے کی سعادتیں حاصل ہیں۔

آفتوں سے نہ ڈر، رکھ کرم پر نظر روشن آنکھیں ملیں، قافِلے میں چلو
آپ کو ڈاکٹر، نے گو مایوس کر بھی دیا مت ڈریں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضان رمضان، ج۱،ص۱۸۵)

الحمدللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! سنّتوں بھری زندگی گزارنے کیلئے عبادات و اخلاقیات کے تعلُّق سے امیرِ اہلِ سنت، شیخِ طریقت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے اِسلامی بھائیوں کیلئے 72، اِسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83 اور مَدَنی مُنّوں اور مُنّیوں کیلئے 40 مَدَنی اِنعامات سُوالات کی صورت میں مُرتَّب کئے ہیں۔ مَدَنی انعامات کا کارڈ مکتبۃُ المدینہ سے مِل سکتا ہے۔ روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے اُس کو پُر کر کے مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے

دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ دار کو جمع کروانا ہوتا ہے۔اپنے گناہوں کا اِحتساب کرنے، قَبر وحَشر کے بارے میں غوروفکر کرنے اوراپنے اچھے بُرے کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا کارڈ پُر کرنے کو **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول میں **فکرِ مدینہ** کرنا کہتے ہیں۔آپ بھی کارڈ حاصل کر لیجئے اگرفی الحال پُرنہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی، اتنا تو کیجئے کہ ولیٔ کامل، عاشقِ رسول، **اعلیٰ حضرت** امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی پچیسویں شریف کی نسبت سے روزانہ کم از کم 25 سیکنڈ کیلئے اُس کو دیکھ لیجئے۔اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیکھنے سے پڑھنے اور پڑھتے رہنے سے **فکرِ مدینہ** کرنے اور اِس کارڈ کو بھرنے کا ذِہن بنے گا اور اگر بھرنے کا معمول بن گیا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے۔

مَدَنی انعامات پر کرتا ہے جو کوئی عمل
مغفرت کر بے حساب اس کی خدائے لم یزل

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی انعامات پرعمل کرنے والوں پر رحمتوں کی کیسی بارشیں برستی ہیں! اِس کی ایک جھلک مُلاحظہ ہو:

روزانہ فکرِ مدینہ کرنے کا انعام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے **مَدَنی انعامات** سے پیار ہے اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کرنے کا میرا معمول ہے۔ایک بار میں

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ صوبۂ بلوچستان (پاکستان) کے سفر پر تھا۔ اِسی دَوران مجھ گنہگار پر بابِ کرم کُھل گیا۔ ہوا یوں کہ رات کو جب سویا تو قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی، **جنابِ رسالت مآب** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خواب میں تشریف لے آئے، ابھی جلووں میں گُم تھا کہ لب ہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی اور رَحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: جو مَدَنی قافِلے میں **روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہیں میں انہیں اپنے ساتھ جنّت میں لے جاؤں گا۔"**

شکریہ کیوں کر ادا ہو آپ کا یا مصطفےٰ
کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(فیضانِ سنت، باب فیضانِ رمضان، فیضان لیلۃ القدر، ج۱، ص۹۳۱)

یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔ **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشقِ رسول بنا۔ **یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمّتِ محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تواریخِ اعراس ومدفن شریف

نمبر	اسمائے گرامی	رِحلت	مزارِاقدس
۱	شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم	۱۲ربیع النّور ۱۱ھ	مدینۂ منوّرہ
۲	حضرت مولاعلی کرم اللہ وجہہ الکریم	۲۱رمضان المبارک ۴۰ھ	نجف شریف
۳	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	جمعہ۱۰محرم الحرام ۶۱ھ	کربلائے معلیٰ
۴	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۸محرم الحرام ۹۴ھ	مدینہ طیبہ
۵	حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷ذی الحجہ ۱۱۴ھ	//
۶	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵رجب ۱۴۸ھ	//
۷	حضرت امام کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵رجب ۱۸۴ھ	بغداد شریف
۸	حضرت امام رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۱رمضان المبارک ۲۰۲ھ	مشہد مقدس
۹	حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲محرم الحرام ۲۰۰ھ	بغداد شریف
۱۰	حضرت امام سری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳رمضان المبارک ۲۵۳ھ	//
۱۱	حضرت امام جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷رجب ۲۹۷،۲۹۸،۲۹۹ھ	//
۱۲	حضرت امام شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷ذی الحجہ ۳۳۴ھ	//
۱۳	حضرت امام شیخ عبدالواحد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۶جمادی الآخر ۴۲۵ھ	//
۱۴	حضرت امام ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ	۳شعبان المعظم ۴۴۷ھ	//
۱۵	حضرت امام ابوالحسن ہکّاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	یکم محرم الحرام ۴۸۶ھ	//
۱۶	حضرت امام ابوسعید مخزومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷شعبان المعظم ۵۱۳ھ	بغداد شریف
۱۷	حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ربیع الآخر ۵۸۲ھ	//
۱۸	حضرت سید عبدالرزاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶شوال المکرّم ۶۲۳ھ	//
۱۹	حضرت ابوصالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۷رجب المرجب ۶۳۲ھ	//

۲۰	حضرت محی الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۲ ربیع الاول ۶۵۶ھ	//
۲۱	حضرت سید علی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۳ شوال المکرّم ۷۳۹ھ	//
۲۲	حضرت سید موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳ رجب المرجب ۷۶۳ھ	//
۲۳	حضرت سید حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۶ صفر المظفر ۷۸۱ھ	//
۲۴	حضرت سید احمد جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۹ محرم الحرام ۸۵۳ھ	//
۲۵	حضرت شیخ بہاء الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ ذی الحجہ ۹۲۱ھ	حیدرآباد دکن
۲۶	حضرت ابرہیم ایرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۵ ربیع الآخر ۹۵۳/۹۴۰ھ	دہلی
۲۷	حضرت محمد نظام الدین بھکاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۹ ذیقعدہ ۹۸۱ھ	کاکوری شریف
۲۸	حضرت قاضی ضیاء الدین معروف بجیا رضی اللہ عنہ	۲۲ رجب المرجب ۹۸۹ھ	لکھنؤ
۲۹	حضرت جمال الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ	شب عید الفطر ۱۰۴۷ھ	کوڑا جہاں آباد
۳۰	حضرت سید محمد کالپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶ شعبان المعظم ۱۰۳۰/۱۰۷۱ھ	کالپی شریف
۳۱	حضرت سید احمد کالپوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۹ صفر المظفر ۱۰۸۴ھ	//
۳۲	حضرت سید فضل اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴ ذیقعدہ ۱۱۱۱ھ	//
۳۳	حضرت سید برکت اللہ رضی اللہ عنہ	۱۰ محرم الحرام ۱۱۴۲ھ	مارہرہ مطہر
۳۴	حضرت سید آل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۶ رمضان المبارک ۱۱۶۴ھ	//
۳۵	حضرت شاہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۴ رمضان المبارک ۱۱۹۸ھ	//
۳۶	حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں رضی اللہ عنہ	۱۷ ربیع الاول ۱۲۲۵ھ	//
۳۷	حضرت سید شاہ آل رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۸ ذی الحجہ ۱۲۹۶ھ	//
۳۸	امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ	بریلی شریف
۳۹	شیخ ضیاء الدین مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ	مدینہ طیبہ
۴۰	حضرت مولانا عبد السلام قادری رحمۃ اللہ علیہ		

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نُسخہ

شادی میں جہاں بہت سارا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین وحضرات میں ایک ایک ''**مَدَنی بستہ**''(STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مُفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمائیے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔ آپ صرف **مکتبۃ المدینہ** کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ **جزاکَ اللّٰہ خیراً**۔

نوٹ: سوئم، چہلم وگیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصالِ ثواب** کے لئے اسی طرح ''منتخب رسائل کے'' مدنی بستے لگوائیے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنّت، نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبۃُ المدینہ** سے رُجوع فرمائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 2203311-2314045
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 3642211
لاہور: داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192
سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 2632625
اوکاڑہ: کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد۔ فون: 4411662
کشمیر: چوک شہیداں، میر پور۔ فون: 058610-37212

Email:maktaba@dawateislami.net

Website:www.dawateislami.net